تیری یاد کی آنچ
از
انا الیاس

تیری یاد کی آنچ

مکمل ناول

انا الیاس

صوفے پر اپنے مخصوص لاپرواہ انداز میں بیٹھا لیپ ٹاپ گھٹنوں پر رکھے وہ تیزی سے میلز چیک کر رہا تھا۔

گاہے بگاہے سامنے لگے ٹی وی پر بھی ایک نظر ڈال لیتا تھا۔

دروازے پر پڑنے والی دستک پر ہولے سے کم ان کہا۔

سر ہمیں بس تھوڑی دیر تک کینیڈا کی فلائٹ کے لئیے نکلنا ہے "اسے ہنوز ٹراؤزر ٹی شرٹ میں بیٹھے دیکھ کر مینجر نے یاد دلایا۔ "

کریم تم ہر آدھے گھنٹے بعد بس یہی کہنے کے لئیے آتے ہو۔"ہولے سے مسکرا کر اس نے نظریں لیپ ٹاپ کی اسکرین سے ہٹائے بغیر" کہا۔

سر وہ۔۔"کریم خفت زدہ ہوا۔ "

لالے تو جانتا ہے مجھے کبھی اپنے گیٹ اپ کا ہوش نہیں رہا۔ شو شروع ہونے سے پہلے جو بھی کہے گا پہن لوں گا۔ ابھی تنگ نہ کر۔ میرا" بیگ ریڈی ہے بس وہ گاڑی میں پہنچا میں بس پانچ منٹ میں اس کام سے فارغ ہوتا ہوں "اپنے مینجر کو ایک جانب اشارہ کر کے بیگ اٹھانے کا کہتے وہ پھر سے مصروف ہو چکا تھا۔

کریم نے حکم کی تعمیل کی۔ یکدم کان میں ٹی وی سے آنے والی آواز نے اسے چونکایا۔

سامنے کمپئیر بچوں کے ایشیائی سپیلنگ کاپمٹیشن میں جیتنے والی بچی کا نام اناؤنس کر رہی تھی۔ جس کا تعلق پاکستان سے تھا۔

پاکستان کا نام سن کر وہ نہ صرف چونکا بلکہ لیپ ٹاپ پر چلتا ہوا ہاتھ روک کر ایک ٹرانس کی سی کیفیت میں ہاتھ بڑھا کر ریموٹ سے آواز بھی اونچی کی۔

وشہ نور، پاکستان سے جیتنے والی یہ پانچ سالہ بچی آج کا یہ کاپمٹیشن جیت چکی ہے" کمپئیر انگلش میں نہایت پر جوش انداز میں اس بچی کا" نام پکار رہی تھی۔

ان کی والدہ اور دادا بھی یہاں موجود ہیں۔ ہم انہیں بے حد مبارک دیتے ہیں۔ اور انہیں بھی وشہ کے ساتھ اسٹیج پر آنے کی دعوت "دیتے ہیں "اب کی بار کیمرے نے جس چہرے کو فوکس کیا وہ فاتک کی دنیا ہلانے کے لیئے بہت تھا۔

وہ بے یقینی سے اس چہرے کو دیکھ رہا تھا۔ ایک ایک نقش ویسا ہی تھا۔ ماہ و سال اس چہرے کی شادابی کو جیسے اور بھی نکھار گۓ تھے۔

اس لمحے وہ ہر چیز فراموش کر چکا تھا یاد تھا تو بس وہ، اور اسکی بیٹی۔ اسکی۔۔۔۔۔۔؟؟؟

دماغ سائیں سائیں کرنے لگا۔ اس کا مسکراتا فخریہ چہرہ بیٹی کو محبت سے تکتی اس لڑکی کی نظریں۔ فاتک مبہوت ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

پھر سے ناک ہوا۔

فاتک جیسے ہوش میں آیا۔ کچھ لمحے غائب دماغی سے دروازے کی جانب دیکھتا رہا۔

پھر شکستہ لہجے میں کم ان کہا۔

" سر بس دس منٹ تک ہمیں یہاں سے چیک آؤٹ کرنا ہے" کریم اس کا مینجر ایک بار پھر اسے یاد دہانی کروانے آیا۔

" کریم ادھر آؤ" وہ اس لمحے کریم کو کہاں سن رہا تھا۔

" جی سر۔۔" وہ مودب ہوٹل کے اس کمرے میں داخل ہوا جو پچھلے کچھ دن سے فاتک کے زیر استعمال تھا۔

" یہ مقابلہ کہاں پہ منعقد ہوا ہے۔" اسکے سوال پر کریم نے اچنبھے سے اسکی جانب دیکھا۔

" کون سا سر" اب کی بار اسکی نظریں ٹی وی کی جانب اٹھیں۔"

" اس کا پتہ کرواؤ کہ یہ مقابلہ کہاں پر منعقد ہوا ہے" کریم کو اسکی طبیعت ٹھیک نہیں لگی۔

" بلکہ ایک۔۔۔ایک کام کرو" اپنے چپل ڈھونڈتے ہوئے وہ کچھ سوچ کر بولا۔

"جی سر"

" پتہ کرواؤ پاکستان جانے والی قریب کی کون سی فلائٹ ہے" اب کی بار کریم کو اسکی دماغی حالت پر شبہ ہوا۔

" مگر سر وہ۔۔۔وہ کینیڈا" وہ ہکلا کر بولا۔

" بھاڑ میں گیا کینیڈا کا ٹور مجھے آج اور جلد از جلد پاکستان پہنچنا ہے۔ تم پتہ کرواسکتے ہو کہ نہیں" فاتک درشت لہجے میں بولا۔

" سر میں پتہ کروا دیتا ہوں۔ لیکن ہمارا کانٹریکٹ اور غزنی صاحب" وہ پھر سے اسے کچھ یاد دلانا چاہتا تھا۔

فاتک نے ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش رہنے کا کہا۔

کریم نے بے چارگی سے اس چارمنگ پرسنالیٹی والے فاتک کو دیکھا جو نجانے کتنے دلوں کی دھڑکن تھا۔

" میں پہلے ہی بہت وقت ضائع کر چکا ہوں۔۔ اب کوئی اور دیوار حائل نہ کرو۔ بس میں اب سیدھا پاکستان ہی جاؤں گا۔" وہ دوٹوک انداز

میں بولا۔

کریم الٹے قدموں اسکا حکم پورا کرنے چل پڑا۔

"

میں پوچھتی ہوں آج کے دن یہ قافلہ گھر سے نکلے گا یا کل باراتیوں کا استقبال ہی کرے گا۔" عارفہ مناب کے کمرے میں آتے ہوئے غصے سے سب لڑکیوں کو دیکھ کر بولیں۔ جن کی تیاریاں ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں۔

دوپہر تین بجے سے تم سب اس کمرے میں گھسی پڑی ہو۔ اور اب سات بج گئے ہیں۔ میرے خدا چار گھنٹوں میں منہ ہی نہیں سنور رہے۔" صبغہ کو آئی لائنر لگاتے دیکھ کر ان کا غصہ اور بھی سوا نیزے پر آچکا تھا۔

امی کیا ہے اب یوں منہ اٹھا کر تو اپنی آپا کی شادی اٹینڈ نہیں کر سکتی تھی نا۔ آخر کو دلہن کی بہن ہوں۔" لائنر والا ہاتھ مسلسل چل رہا تھا اور ساتھ زبان بھی۔

تو تجھے کس نے اس بات پہ میڈل دینا ہے۔ میں بھی تو دلہن کی ماں ہوں۔ میں کون سا کترینہ بننے کے جتن کر رہی ہوں" صبغہ کی زبان کے جوہر پر انہیں گویا پتنگے لگ گئے۔

خالہ بس ریڈی ہو گئے ہیں" فرح نے ان کا غصہ بڑھتا دیکھ کر جلدی سے کہا۔ "

پانچ منٹ سے پہلے تم لوگ باہر نہیں آئیں تو اب تمہارے ابو اندر آئیں گے" انہوں نے غصیلی نظر ڈال کر واپسی کی راہ لی۔ "

صبغہ کتنی بدتمیز ہو گئی ہو تم" مناب نے اسے ٹوکا۔ "

جلدی کرو اب ابو آگئے نا تو ساری تیزی اور طراری نکل جائے گی" مناب مایوں کے جوڑے میں دوڑتی بھاگتی سب کی تیاری میں مدد کروانے مین مصروف تھی۔

اس وقت بھی سینڈل پہنتی صبغہ کو دوپٹہ لا کر دیا۔

کر تو رہی ہوں جلدی۔۔" وہ جھنجھلائی ہوئی بولی۔ "

چلو جو جو تیار ہو گیا ہے باہر نکلے" اب کی بار خاور بھائی ناک کر کے باہر سے آواز لگانے لگے۔"

حنا بھابھی باقیوں کو باہر نکالنے لگیں۔

دھیان سے کچھ کھا لینا۔ دوپہر کو بھی تم نے کچھ نہیں لیا تھا۔ یہ نہ ہو کل فاتک تمہیں لیئے ہاسپٹلز کے چکر لگا رہا ہو۔ ہم سب کا قیمہ بنا دینا" ہے اس نے اگر تمہیں کچھ ہوا" فنزا بھابھی پیار سے مناب کے چہرے پر آنے والی لٹ کو سنوارتے ہوئے محبت پاش لہجے میں بولیں۔ جس کے چہرے پر فاتک کا نام سنتے ہی حیا کی لالی بکھر گئی۔

اتنے بھی اب جلاد نہیں" نظریں چرا کر بولی۔ "

بیٹا ایک مہینے میں جو ہم سب کو آگے لگا کر شادی کی تیاری کروا سکتا ہے وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔ اچھا چلو۔۔ بس اپنا خیال رکھنا" اسکے چہرے پر پیار سے ہاتھ رکھ کر وہ بھی باہر کی جانب لپکیں۔ سب گاڑیوں میں بھر کر فاتک کو مہندی لگانے واجد لاج کی جانب بڑھے۔

مناب کے پاس دد ا اور کام کرنے والیاں موجود تھیں۔

وہ اداس سی سب کو جاتا دیکھ رہی تھی۔

صرف ایک دن اس گھر میں رہ گیا ہے۔ اور پھر سب کچھ اجنبی ہو جائے گا" کمرے کی کھڑکی سے لان میں لگی فینسی لائٹس کو دیکھتے" ہوئے دل بوجھل ہو رہا تھا۔

فاتک کو پرایا نہیں تھا۔ مناب کے ماموں کا بیٹا تھا۔ شروع سے اسے پسند کرتا تھا۔ نا صرف پسند بلکہ طوفانی محبت تھی۔ مناب، فاتک سے چار سال چھوٹی تھی۔

منگنی چند سال پہلے ہی ہوئی تھی۔

اور اب ماسٹرز مکمل ہوتے ہی فاتک نے جو شادی شادی کی رٹ لگائی سب کو اسکی ماننتے ہی بنی۔

مناب ابھی سیکنڈ ائیر کے پیپرز دے کر بی ایس سی میں داخلہ بھی نہیں لے پائی تھی کہ فاتک نے جلدی شادی کا ہنگامہ کھڑا کر دیا۔

مناب کو یہ کہہ کر منا لیا کہ 'شادی کے بعد بھی جتنا مرضی پڑھنا چاہتی ہو پڑھ لینا۔۔ بس ابھی شادی کر لو' واجد ماموں کے فرنیچر ز کے شو روم تھے جنہیں بڑا بیٹا ہونے کے سبب فاتک کو ہی سنبھالنا تھا۔ اسی لئے کسی کو کوئی اعتراض نہ تھا۔ نوکری وکری کا کوئی مسئلہ بھی نہیں تھا۔ ویل سیٹلڈ تھے۔ اور دوسرے بھائی کا گھر تھا لہذا عارفہ (مناب کی والدہ) اور صمد (مناب کے والد) کو بھی کوئی اعتراض نہ تھا۔ مناب اور صبغہ دو ہی بیٹیاں تھیں۔ لہذا ایک مہینے کے اندر اندر شادی کی تیاری ہو گئیں کل مناب کی مہندی آئی تھی آج وہ لوگ فاتک کی مہندی لے کر جا رہے تھے۔۔

عارفہ چار بہن بھائی تھے۔ عارفہ سب سے بڑی تھیں۔ ان کے بعد واجد، ان سے چھوٹی نتاشہ اور سب سے چھوٹے داؤد تھے۔

عارفہ کے چار بچے تھے۔ سب سے بڑے دو بیٹے خاور اور اسیس تھے دونوں شادی شدہ تھے۔ حنا خاور کی بیوی تھیں اور عائشہ اسیس کی بیوی تھیں۔ دو بیٹوں کے بعد دو بیٹیاں تھیں۔ بڑی مناب اور اس سے چھوٹی صبغہ۔

واجد کے تین بچے تھے۔ بڑا فاتک، پھر غازی اور بیٹی ضوفشاں تھی۔ نتاشہ کے بھی تین ہی بچے تھے۔ دو بیٹیاں مریم، فروا اور بیٹا وہاج۔ جبکہ داؤد کے دو جڑواں بیٹے فاران اور حسان تھے۔

سب بہن بھائیوں کے گھر آس پاس ہی تھے۔

صمد دو ہی بہن بھائی تھے۔بہن زرقہ کی ایک ہی بیٹی تھی کنزہ۔صمد کی بہن بھی قریب ہی رہتی تھیں۔

صمد کے والد احمد حیات تھے والدہ کی بہت عرصہ پہلے وفات ہو چکی تھی۔

احمد صاحب کو سب دادا کہتے تھے۔

عارفہ کے والدین بھی حیات نہیں تھے۔انہوں نے ہمیشہ بہن بھائیوں کو ماں کی طرح محبت اور شفقت دی تھی اور اس میں بہت بڑا ہاتھ صمد کا تھا۔جنہوں نے ہمیشہ عارفہ کے بہن بھائیوں کے لیئے ان کے ساتھ تعاون کیا تھا۔زرقہ بھی عارفہ سے بے حد محبت کرتی تھیں۔اور انکے بہن بھائیوں کے ساتھ ایسے ہی میل جول رکھتی تھیں جیسے انکے اپنے بہن بھائی ہوں۔

سب لوگ ایک مثالی خاندان کی طرح ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔

ان محبتوں کو واجد نے فاتک اور مناب کا رشتہ فاتک کی ایماء پر کر کے مزید مضبوط کر دیا۔

باہر بڑھنے والی خنکی کے سبب وہ کمرے کی کھڑکی بند کر کے اندر کی جانب بڑھی۔

کھڑکی پر ہونے والی ٹھک ٹھک نے مناب کو بری طرح چونکایا۔

خوفزدہ نظروں سے جیسے ہی نگاہ کھڑکی کی جانب کی شیشے کے اس پار فاتک کو دیکھ کر وہ ہقابقا رہ گئی۔

گرین شلوار قمیض پر ست رنگی دوپٹہ لیئے ہلکی سی بڑھی ہوئی شیو میں وہ بے حد ہینڈسم لگ رہا تھا۔

دھڑکتے دل کو قابو کرتے وہ تیزی سے کھڑکی کی جانب بڑھی۔کھڑکی میں جالی نہ ہونے کے سبب فاتک آسانی سے اندر آگیا۔

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔"مناب کی حیرت عروج پر تھی۔ "

فاتک نے خاموش مگر معنی خیز نظروں سے اسکے سراپے کو دیکھا۔

میں یہاں کیا کر رہا ہوں۔۔۔"اسکی بات دہرا کر دو قدم اور آگے آتے وہ خاموش ہوا سر جھکا کر جیسے کچھ سوچا پھر سر اٹھا کر مسکراہٹ " ہونٹوں میں دبائے گہری نگاہوں سے مناب کو دیکھا۔

اسکے یہ جان لیوا انداز مناب کو گھبراہٹ سے دوچار کر گئے۔

سب نے آپکو اس روپ میں دیکھ لیا اور جس کا حق ہے وہی نہ دیکھ سکا" بازو چوڑے سینے پر باندھے اسکی ہر نظر مناب کے دل کی دھڑکن " تیز تر کر رہی تھی۔

پکچرز لیں تو تھیں سب نے"اسکی نظروں سے بمشکل پیچھا چھڑاتے ہلکا سا رخ موڑ کر بے چارگی سے بولی۔ "

پکچرز پر ہی گزارا کرنا ہوتا تو آپ کو اپنے گھر لے جانے پر اتنی ضد نہ کرتا" اسکی معنی خیز بات مناب کے گال دہکا گئ۔ "

پلیز فاتک جائیں۔ وہاں سب آپکا انتظار کر رہے ہوں گے۔ کسی کو بھی پتہ چل گیا تو۔۔" اسکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی فاتک کی گرم" سانسیں اسکے ماتھے کو ہولے سے چھو گئیں۔

مہندی اور ابٹن کی اس خوشبو کے لیئے ہر ڈانٹ کھانے کو تیار ہوں" فاتک کی یہ جرات مناب کو حواس باختہ کر گئ۔ "

جائیں نا" بمشکل چند الفاظ اسکے منہ سے ادا ہوئے۔ "

چلا جاتا ہوں۔ بس کچھ دیر خود کو محسوس تو کر لینے دیں۔ یہ یقین کر لینے دیں۔ کہ میرے اور آپکے بیچ بس ایک دن کی دوری ہے۔" اسکا" چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرے فاتک بمشکل خود کو سنبھال رہا تھا۔

پتہ نہیں آپکو کس بات کی جلدی ہے" نہ چاہتے ہوئے بھی آنسو مناب کی آنکھوں میں جھلملائے۔"

میرے ساتھ کی کوئی خوشی نہیں آپ کو" فاتک کے ہاتھ اسکے چہرے پر ڈھیلے پڑے۔ "

"ایسا نہیں ہے۔ مگر۔۔۔"

خوشی ہے تو پھر اگر مگر کیسی" فاتک نے اسکی بات کاٹی۔ "

میرا فائن آرٹس کا شوق" وہ روہانسی ہوئ۔ "

میرے محبت کے رنگ کافی نہیں۔۔ان میں کھیلنا" فاتک پھر سے اسے تنگ کرنے لگا۔ "

آپ کبھی نہیں سمجھیں گے" وہ ناراضگی سے منہ پھلا گئ۔ "

آپ سمجھا دینا نا۔ مگر محبت سے۔۔پیار سے۔۔۔ان آنسوؤں سے نہیں" فاتک نے اسکے گال پر پھسلنے والے آنسوؤں کو اپنے ہاتھ سے" صاف کیا۔

مناب کے ہاتھ تھام کر ایک پیار بھرا بوسہ دیا۔

سب خواب پورے کرواؤں گا۔ بس ایک بار میرے خوابوں سے نکل کر حقیقت میں میرے پاس آجائیں" فاتک کی بے پناہ چاہت کے" آگے وہ ہمیشہ کی طرح ہار گئ۔ بے بس ہو گئ۔

اب جائیں" نظریں جھکائے جھکائے اسے کہا۔ "

کل فریش موڈ کے ساتھ ملیں گی نا؟" فاتک نے وعدہ لینے والے انداز میں کہا۔ "

ہمم" مناب نے سر ہلایا۔ "

ایسے نہیں میری طرف دیکھ کر کہیں" فاتک نے اپنے ہاتھوں میں تھامے اسکے ہاتھوں کو ہولے سے جھٹکا دیا۔ "

اچھانا۔۔بہت تنگ کرتے ہیں" بے چار گی سے بمشکل اسکی جانب نگاہ کر کے بولی۔ "

فاتک نے ہلکا سا قہقہہ لگایا۔

دداآگ ہے ناساری بتیسی اندر کردیں گے "اب کی بار اسکے قہقہے پر مناب نے غصے سے کہا۔ "

چلا جاتا ہوں۔۔پہلے میرے ہاتھ پر مہندی لگاؤ اور مٹھائی بھی کھلاؤ۔کتنا کہا تھا سب کو کہ مہندی اکھٹے کردو۔مگر نہیں۔سب کو فنکشنز" زیادہ رکھنے کا چاؤ چڑھا ہوا تھا۔اب انتظار کریں میرا" فاتک اپنی خواہش بتا کر گھر والوں پر غصہ کرنے لگا۔

اور مناب کا دل چاہا اسکی عجیب و غریب فرمائش پر اپنا ماتھا پیٹ لے۔

اچھا ہوا ہے آپکے ساتھ۔ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا" گیلی مہندی ادھر ادھر ڈھونڈتے ہوئے وہ بھی دل کی بھڑاس نکالنے لگی۔ "

اوہو۔۔۔ میرے دشمنوں کی لسٹ میں اضافہ ہو چکا ہے "فاتک اسکے جھنجھلانے پر مسکرایا"

چلو جو کہا ہے وہ کرو۔۔۔جو عورتیں مجازی خدا کی بات نہ مانیں انکو سخت سزا ملتی ہے "فاتک جان بوجھ کر بارعب آواز میں بولا۔"

دوپہر میں ہی تو ان کا نکاح ہوا تھا۔

اف فاتک !اتنی عجیب خواہشیں آپکی کیوں ہوتی ہیں۔اور اتنے بے تکے وقت میں" وہ جلدی جلدی ہاتھ چلا کر مہندی کے وہ تھال ڈھونڈ" رہی تھی جو شام میں ہی اسکی ایک کزن رکھ کے گئ تھی۔

کبھی کبھی کسی کی بے ضرر خواہش یہ سوچ کر بھی پوری کردینی چاہی کہ قسمت اور حالات کہیں اسے دور لے گۓ تو پھر ہم ہاتھ ملتے نہ" رہ جائیں۔"اپنی بات کے جواب میں فاتک کا اتنا سنجیدہ انداز گیلی مہندی کا تھال اٹھاتی مناب کے ہاتھ کپکپا کر رکھ گیا۔

جلدی کرو اس سے پہلے کے آپکی جاسوس رانی میڈم آجائیں "اپنی سنجیدگی کا اثر زائل کرنے کے لیئے فاتک نے ساکت کھڑی مناب کا" دھیان ہٹایا۔

وہ جلدی سے اسکے قریب آئ۔

اب کیا ایسے ہی گیلی مہندی لگادوں۔ہاتھ پہ نشان پڑ جائے گا" ہاتھ میں مہندی کا تھال تھامے پیلے شرارے، چھوٹی کرتی اور گوٹے سے" مزین دوپٹے میں الجھی اور میک اپ سے پاک صورت لیئے وہ سیدھا فاتک کے دل میں اتر رہی تھی۔

اب تو میں پورے کا پورا آپکا ہوں۔جیسے چاہو سلوک کرو اف تک نہیں کہوں گا" محبتوں سے چور لہجے میں وہ مناب کی دل کی دنیا تہہ و" بالا کر گیا۔

منہ پہ لگادوں "شرارتی نظروں اور مسکراہٹ سے اس نے اجازت طلب نظروں سے فاتک کو دیکھا۔ "

فاتک نے دھیرے سے چہرہ اسکے قریب کردیا۔

ہٹیں مذاق کر رہی تھی۔"نرمی سے ہاتھ سے اس کا چہرہ ہٹایا۔ "

مٹھائ تو کھلا دو"فاتک نے اسے مہندی کا تھال واپس رکھتے ہوئے دیکھ کر پھر سے فرمائش کی۔ "

دادا کی جوتیاں نہ کھلوا دوں"ہاتھ کمر پر ٹکا کر تیکھے لہجے میں بولی۔ "

فاتک نے وہی بازو کھینچ کر قریب کیا۔

جتنے بہانے کرنے ہیں کر لو۔کل جب کسی ظالم سماج کا ڈر نہیں ہو گا تب پوچھوں گا۔۔مس نخریلی"محبت سے اسکی ناک کو شہادت کی انگلی" سے چھو کر بازو چھوڑا

مسکراتے ہوئے۔خدا حافظ کہتا کھڑکی کی جانب بڑھا۔

میرے خدا!ماشاءاللہ۔۔۔بھئ سنا تھا پریاں کبھی کبھی زمین کا رخ بھی کر لیتی ہیں مگر آج یقین ہو گیا کہ پریاں واقعی زمین پر بھی آجاتی" ہیں"صبغہ جس لمحے مناب کو پارلر لینے آئ۔اندر آتے ہی ڈیپ ریڈ،اورنج، گرین اور شاکنگ پنک خوبصورت سے جدید تراش خراش کے لہنگے،لانگ شرٹ اور خوبصورتی سے سیٹ کئے گئے دوپٹے میں تیار مناب کو دیکھ کر وہ حقیقت میں اسے پہچان نہیں پائ تھی۔اتنا روپ بھی کسی کسی پر ہی آتا ہے جتنا اس وقت مناب پہ آیا ہوا تھا۔

گھر میں سب ٹھیک تھے۔امی ٹھیک تھیں اب"پارلر آنے سے پہلے نہ صرف وہ خود بے تحاشا روئ تھی بلکہ سب کو رلا کر آئ تھی۔ "

ابھی بھی اپنے دلہناپے کی فکر چھوڑ کر باقی سب کے لیئے ہلکان ہو رہی تھی۔

سب بالکل ٹھیک ہیں اور میری پیاری سی بہن کا انتظار کر رہے ہیں۔"صبغہ محبت سے اسکی ٹھوڑی چھو کر بولی۔ایک ہاتھ میں وہ بیگ پکڑا" جس میں مناب کے وہ کپڑے اور جوتے تھے جو وہ یہاں آتے وقت پہن کر آئ تھی۔

اور دوسرے ہاتھ سے بہن کو اٹھایا۔مناب کے سر پر چادر دی۔

موسم خاصا خوشگوار تھا۔مگر آنے والے لمحوں کا سوچ کر ہی مناب کی ہتھیلیاں عرق آلود تھیں۔

ہولے ہولے کپکپا بھی رہی تھی۔

تمہیں ٹھنڈ لگ رہی ہے کیا؟"صبغہ نے اس کی کپکپاہٹ نوٹ کرتے ہوئے حیرت سے پوچھا۔ "

عجیب گھبراہٹ ہو رہی ہے۔دل بیٹھا جا رہا ہے" گھبرائ ہوئ آواز آئ۔صبغہ اس کا منہ بڑی سی چادر میں ہونے کے سبب دیکھ نہیں" پائ۔مگر آواز سے یہی لگا کہ وہ ابھی کے ابھی رو دے گی۔

پاگل ہو تم۔۔۔فاتک بھائ تمہیں کھا تھوڑی جائیں گے"صبغہ نے اپنی طرف سے اسے تسلی دلانے کی کوشش کی۔ "

مگر ماں باپ کے گھر کو ہمیشہ کے لیئے چھوڑ جانے کی تکلیف ابھی صبغہ سمجھنے سے قاصر تھی۔

مناب اسے اپنی کیفیت سمجھا نہیں سکتی تھی۔ چاہے سسرال کتنا ہی اپنا کیوں نہ ہو، شوہر کو آپ کتنا ہی جانتے کیوں نا ہوں مگر نئی زندگی شروع کرتے وقت وسوسے لڑکی کا گھیراؤ کرتے ہی کرتے ہیں۔

کون کب بدل جائے؟ وقت اور حالات کیسے پلٹا کھائیں یہ کوئی نہیں جانتا۔

فاتک اس سے بے تحاشا محبت کرتا تھا اور یہ محبت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں تھی مگر محب اور شوہر میں بہت فرق ہوتا ہے۔ محب محبوب کی ہر غلطی کو خندہ پیشانی سے معاف کر دیتا ہے مگر شوہر ایک پرفیکٹ بیوی دیکھنے کا خواہشمند ہوتا ہے۔

نجانے کون کون سے قصے کہانیاں مناب کے دماغ میں چل رہی تھیں۔

گاڑی میں بیٹھ کر ہال تک آتے آتے بھی وہ شدید گھبراہٹ کا شکار تھی۔

بارات پہنچ چکی تھی۔ بلیک شیروانی اور گولڈن پاجامے اور کلہ میں ملبوس فاتک کسی ریاست کے شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا۔

اپنی محبت کو پالینے کی خوشی اسکی ہر مسکراہٹ میں شامل تھی۔

نکاح چونکہ پہلے ہی ہو چکا تھا لہذا مناب کو ہال میں آنے کے کچھ ہی دیر بعد اسٹیج تک لے جانے کا عندیہ دے دیا گیا۔

بھائیوں کے ہمراہ سہج سہج قدم اٹھاتے وہ اسٹیج تک آئی۔

سیڑھیوں پر قدم رکھنے سے پہلے ہی فاتک نے اسکی جھکی نظروں کے سامنے ہاتھ کیا۔

نظر اٹھا کر پل بھر کر اس نے فاتک کے مسکراتے چہرے کو دیکھا۔

نظر پھیر کر بائیں جانب اسیس کو دیکھا مشرقی لڑکی کی یہی تو خاصیت ہوتی ہے۔ شوہر کے قریب جانے سے پہلے وہ باپ اور بھائی کی پوری رضامندی کی خواہشمند ہوتی ہے۔

فاتک کو اسکی ادا پر بے حد پیار آیا۔

اسیس نے مسکرا کر اسے آگے بڑھنے کا اشارہ دیا۔

آہستہ سے فاتک کا ہاتھ تھام کر وہ اسکے برابر کھڑی ہوئی۔

ہر جانب سے کیمرے انکے ملن کو قید کر رہے تھے۔

اسٹیریو پر بلیک شیلٹن کی خوبصورت آواز فاتک کے دل کے تاروں کے ساتھ گنگنا رہی تھی۔

Mine would be you

Sun keeps shining, back road flying

Singing like crazy fools

Making up our own words

Laughing 'til it hurts

Baby, if I had to choose

My best day ever

My finest hour, my wildest dream come true

Mine would be you

آج حقیقت میں فاتک کا خواب سچ ہو گیا تھا۔

مناب کا ساتھ اس کی زندگی کے خوابوں میں سے ایک خواب تھا۔

جو حقیقت کا روپ دھارے آج اسکے مقابل تھی۔

جگر جگر کرتی نظریں دائیں جانب کھڑی مناب کی جانب اٹھیں۔ جس کی نظریں زمین پر جمی تھیں۔

اسے لئیے وہ صوفے پر بیٹھا۔

" کیسی ہو؟" آہستہ سے کہتے فاتک نے ایک نظر اسکو دیکھا۔

جب کچھ دیر تک کوئی جواب نہ آیا۔ تو ہلکا سا ٹہوکا دیا۔

جواب ابھی بھی ندارد

اب کی بار فاتک نے پاس کھڑی حنا بھابھی کو آواز دے ڈالی۔

" کیا ہوا؟" وہ یکدم اوپر اسٹیج پر آئیں۔

" آپکی نند زبان کہیں رکھ کر بھول تو نہیں گئ" حنا بھابھی کو پاس آنے کا اشارہ کر کے آہستہ سے سنجیدہ آواز میں سوال کیا۔

بھابھی کو تو پہلے سمجھ نہیں آئ۔

اور جس کو سمجھ آئ اس نے گھور کر فاتک کو دیکھا۔

"اوہ شکر یعنی کان بھی ٹھیک کام کر رہے ہیں۔ نہیں تو میں سمجھا تھا زبان کے ساتھ ساتھ کانوں نے بھی کام کرنا چھوڑ دیا ہے" فاتک نے شرارت سے مناب کے گھورنے کا نوٹس لیتے کہا۔

" بدتمیز نہ ہو۔۔ مجھے اب سمجھ آئ۔۔" بھابھی نے ایک دھموکا اسکے کندھے پر جڑ کر مصنوعی خفگی سے دیکھا۔

" آپکی سمجھ تو خاور بھائ نے ماشاءاللہ سے پوری کر دی ہے۔۔ آپکا قصور نہیں" فاتک نے ان سے اظہار ہمدردی کی۔

بیٹاتم فکرنہ کرو۔۔ہمارا جوان بھی جلد ہی تمہاری سوچنے سمجھنے کی صلاحتیں بھی ٹھیک کر دے گا" بھابھی نے مناب کی جانب اشارہ کرتے ہوئے اسے گویا خبر دار کیا۔

اوہ۔۔یعنی یہ محترمہ صرف حسن کے کیل کانٹوں سے لیس ہو کر نہیں آرہیں۔۔بلکہ مجھے شکست دینے کی پوری پلیننگ کی گئی ہے "اس نے آنکھیں گھمائیں۔

وہ تو ہم کل صبح پوچھیں گے "انہوں نے ایک بار پھر مسکراتے ہوئے شرارت سے اسے خبر دار کیا۔اورا سٹیج سے اتر گئیں۔"

میرے مخالفوں میں آپ کب سے شامل ہوئیں "اسکی حیرت پر مناب بمشکل اپنی ہنسی چھپا سکی۔"

بیٹا گھر جا کر راز و نیاز کر لینا۔اب تجھے کوئی روکنے والا نہیں ہو گا" غازی نے تصویریں کھینچتے ہوئے اسے ٹوکا۔ "

جب تک تم لوگوں کے ارمان پورے نہیں ہونے گھر بھی کہاں لے کر جاؤ گے "اس نے منہ بنا کر کہا۔"

پہلی بار اتنا اتاولا دلہا دیکھا ہے۔۔۔ باقاعدہ ہمیں کہہ رہا ہے کہ اب گھر لے چلو "داؤد نے اسکے لتے لیئے۔سب اسٹیج کے پاس کھڑے " کھٹا کھٹ تصویریں لے رہے تھے۔اور ساتھ ساتھ فاتک پر جملے بھی کس رہے تھے۔

پہلی پہلی شادی ہے کیا کروں۔۔مجھے پتہ نہیں کہ اپنی خوشی کو کیسے چھپاتے ہیں "وہ بھی کہاں کسی سے ہارنے والوں میں سے تھا۔ "

بیٹا ہماری بھی پہلی اور اکلوتی شادی ہوئی تھی مگر ہم تیری طرح اتاولے نہیں ہو رہے تھے "انہوں نے پھر سے اسے شرمندہ کرنا چاہا۔ "

میں تو اس پر عمل کر رہا ہوں وہ کیا خوب کہا ہے کسی نے۔۔۔"

بول کے لب آزاد ہیں تیرے۔۔

جب لب آزاد ہیں تو پھر آواز بھی اٹھانی چاہیئے "مسلسل جملوں کا تبادلہ ہو رہا تھا۔

بیٹا! آزادی کے چکر میں کہیں بھائی جان سے یہیں جوتیاں نہ کھا لینا۔وہ تیری حالت کی پرواہ بھی نہیں کریں گے "سب خاندان والے" جانتے تھے کے واجد غصے کے بہت تیز ہیں اور بچوں کی سخت تربیت کی ہے۔

آپ کو کبھی میری معصومانہ سی خوشیاں برداشت نہیں ہوئیں۔۔۔چاچی میرا ساتھ دیں گی آپ تو ہیں ہی تیلی لگانے والوں میں سے """ داؤد کی سب بچوں کے ساتھ دوستی تھی اور اسی دوستی کے سبب سب ان سے کھل کر ہنسی مذاق کرتے تھے۔اور داؤد کی بیگم وہ تو سب بچوں کو بڑی بہن کی طرح ٹریٹ کرتی تھیں۔سب حفصہ چاچی سے اپنی باتیں شئیر کرتے تھے اور وہ بھی ہر دم انکی مدد کو تیار رہتی تھیں۔

اب بھی پاس سے گزرتے داؤد کی باتیں اور فاتک کی درگت انہیں دکھائی دے گئی۔فوراً اسکی مدد کو لپکیں۔

کیوں میرے بچے کو تنگ کر رہے ہیں سب۔۔ میرا شہزادہ تو آج چاند کو بھی مات دے رہا ہے۔" جلدی سے اسکی بلائیں لیتں انہوں نے " مڑ کر داؤد کو گھورا۔

یہ شہزادہ چاند نہیں بلکہ کھلن کو چاند مانگ رہا ہے "انہوں نے اسکی حالت کے پیش نظر حفصہ کا جملہ ٹھیک کروایا۔ "

ہاں تو چاند ہم لے کر تو جارہے ہیں "حفصہ نے محبت سے مناب کی تھوڑی چھو کر کہا۔ "

آپکے لاڈلے کو اس چاند کو گھر لے جانے کی بہت جلدی ہے "داؤد نے اصل مسئلہ بتایا۔ "

لے جاتے ہیں بھئ تصویریں تو اتروا لینے دو۔ کچھ رسمیں تو کر لینے دو "اب کی بار حفصہ نے اسے سمجھایا۔ "

یہ تصویریں گھر جا کر نہیں اتر سکتیں۔ میں اکڑ گیا ہوں یہاں بیٹھ کر۔۔"وہ جھنجھلا کر بولا۔ "

تو بیٹا کس نے کہا تھا اتنی جلدی شادی کا کھڑاگ پالو۔۔اب بھگتو "داؤد نے پھر لقمہ دیا۔ "

یار شادی ہی کی ہے کوئ انوکھا کام تو نہیں کیا "وہ پھر بے زار شکل بنا کر بولا۔ "

اچھا اچھا میں پتہ کرتی ہوں "حفصہ نے سیز فائر کروایا۔ "

اور اسٹیج سے اتر گئیں۔

وہ ائیرپورٹ پر جس لمحے اترا اس سے پہلے کئ فوٹو گرافرز۔۔نیوز چینلز کے صحافی اور بے شمار فینز ائیرپورٹ پر موجود تھے۔

ہیلو سر "ایک صحافی نے فاتک کا راستہ روکا"

"سر سنا ہے آپ نے کینیڈا والا کنسرٹ کینسل کر دیا ہے"

"سر آپ بتانا پسند کریں گے کہ اتنے سالوں بعد یکدم پاکستان آنے کی کیا وجہ ہے"

"سر پاکستان آکر کیسا محسوس ہوا"

سر کیا آپ یہاں کنسرٹ کریں گے "لاتعداد لوگ اور لاتعداد سوالات منہ کھول کر اسکا راستہ بار بار روک رہے تھے۔ "

سیکیورٹی کے علاوہ اسکے اپنے چھ سات بندے اس کا گھیراؤ کیئے اسے باہر لے جارہے تھے۔

وہ خاموشی سے بلیک جینز پر گرے کلر کا ہڈی پہنے اپنے رف سے حلیے میں بھی فینز کے دلوں کی دھڑکن بنا ہوا تھا۔

لوگ دھڑا دھڑ تصویریں کھینچ رہے تھے۔

پلیز آپ لوگ سر کو پریشان مت کریں "اسکا ایک بندہ صحافی کے ساتھ الجھ پڑا۔ "

فاتک نے نرمی سے اسے خاموش کروایا۔

ائیرپورٹ کے احاطے سے باہر آتے ہی گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے وہ مڑا۔

میرا پاکستان آنا کچھ پرسنل ریزنز کی وجہ سے ہے۔اور وہ کیا ہیں۔ ظاہر ہے میں اسے پبلک نہیں کروں گا۔آپ سب کی محبت کا شکریہ ""

کہتے ساتھ ہی وہ گاڑی کے کھلے دروازے میں غائب ہو چکا تھا۔ کالے شیشوں کی گاڑی زن اسکے بیٹھتے ساتھ ہی زن سے آگے بڑھ گئی۔

پورا میڈیا۔ ہر دل عزیز سنگر فاتک واجد کے اچانک پاکستان آنے کی خبر چلا رہا تھا۔ ہر چینل پر یہ نیوز آگ کی طرح پھیل چکی تھی کہ پاکستانی سنگر جو دنیا بھر میں پانچ سالوں میں اپنا لوہا منوا چکا تھا اتنے عرصے بعد بغیر کسی شیڈیول کے پاکستان کیسے اور کیونکر آ گیا۔

فاتک کی آمد سب کے لیئے ایک معمہ بن چکی تھی۔

اور وہ جو ہر خبر کی ہیڈ لائن بن چکا تھا۔

گاڑی میں بیٹھا صرف اسے سوچ جا رہا تھا جو اسکے دل کی دھڑکن تھی۔

دلہن بنی مناب کو لئے وہ سب گھر آ چکے تھے۔

رو رو کر وہ بے دم سی ہو گئی تھی۔ فاتک کو ذرا سا بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ رخصتی پر یوں بکھر جائے گی۔

فاتک کی سب شوخیاں رخصتی کے بعد سے معدوم ہو چکی تھیں۔

لو بھئی اب سکون ہے لے آئے تمہاری دلہن کو ہم گھر "مناب کو کمرے میں لے جاتے ہوئے حفصہ نے فاتک کو چھیڑا"

اس نے فقط پھیکی سی مسکراہٹ کا تبادلہ کیا۔

مناب کو کمرے میں پہنچانے کے بعد حنا بھابھی جو مناب کے ساتھ ہی آئیں تھیں۔ سیدھا فاتک کے پاس آئیں

چلیں بھئی آپ سارے بھی محفل برخاست کریں اور فاتک چلو تم اپنے کمرے میں "انہوں نے اعلان کرتے فاتک کو اٹھانا چاہا۔ "

ارے ایسے کیسے۔ گھر آ کر اس نے مجھے بھابھی کی گود بٹھائی نہیں کرنے دی۔ اسکی سزا کے طور پر اب میں اسکی گود میں بیٹھوں گا"""

غازی جو کہ سیکنڈ ائیر میں تھا۔ فاتک کی گود میں جا بیٹھا۔

دماغ خراب ہے تیرا" فاتک پہلے ہی چڑا ہوا تھا۔ غازی کو پرے دھکیلنے لگا۔ باقی سب اس حرکت پر مسکرائے بغیر نہیں رہ سکے۔ "

دماغ تو تیرا شادی کے بعد خراب ہوا ہے۔ ہمارا ابھی ٹھیک ہی ہے "وہ فاتک کے گلے میں بازو ڈال کر گویا اٹھنے سے پوری طرح انکار کر چکا تھا۔

آئے ہائے۔۔۔ اس کا سانس رک جائے گا" نتاشہ نے فاتک کی حالت دیکھتے ہوئے ہانک لگائی۔ "

اسکی سانس میری بھابھی کا حسن دیکھ کر رک گئی تھی۔ میں تو صحیح کرنے کے لیا بیٹھا ہوں "غازی بھی اپنے نام کا ایک تھا۔ "

اسکی سانس ٹھیک کرنے کے لیئے تو تمہارا موزا بھی سنگھایا جا سکتا ہے "حنا نے لقمہ دیا۔ "

سانس ٹھیک کرنی ہے بند نہیں کرنی" داؤد نے بھی شرارتاً کہا۔ "

اٹھ جا ہا تھی۔۔" فاتک نے اسکے بازو گردن سے اٹھانے چاہے۔ "

اب مین تب ہی اٹھوں گا جب تو پیسے دے گا" غازی نے بھی اٹھنے سے انکار کر دیا۔ "

تجھے کس بات کے پیسے" فاتک نے پھر غصے سے کہا۔ "

"میں بھابھی گھر لایا ہوں اسی خوشی میں"

واہ واہ۔۔۔ تو کیا اسے ڈولی میں اٹھا کر لایا ہے" فاتک نے اسے پھر سے اٹھانے کی ناکام کوشش کی۔ "

نہیں تمہاری مدد کی ہے بھائی۔۔ بھول گئے۔۔۔ میرا احسان مہندی والا قصہ کھولوں" مہندی کی رات مناب کے گھر فاتک کو لے" جانے والا غازی ہی تھا۔

غازی کی سرگوشی فاتک کو بہت کچھ باور کروا گئی۔ "

اچھا اب اٹھو گے تو جیب سے نکال کر دوں گا نا" اب کی بار فاتک نے شرافت سے اسکا مطالبہ پورا کرنے کی ہامی بھری۔ "

غازی کے اٹھتے ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ہزار ہزار کے دس نوٹ اسکے حوالے کئیے۔

شاباش اب تم جا سکتے ہو" غازی نے اسکے شانے کھ تھپتپاتے کہا۔ "

وہ تو میں پہلے ہی چلا جاتا اگر تم جیسے چور میری جیب پر ڈاکہ ڈالنے نہ آجاتے" اس نے بیزار نظروں سے غازی کو دیکھا۔ جو مزے سے" پیسے گننے میں مصروف تھا۔

چلو بھئی اب چلے بھی جاؤ اس سے پہلے کہ کوئی اور تمہاری جیب ڈھیلی کرنے فوراً اپنے کمرے میں پہنچوں" نتاشا نے فوراً اسے اوپر کے" زینے کی جانب جاتی ہوئی سیڑھوں کی جانب دھکیلا۔

کمرے میں داخل ہوتے دیوں کی روشنی میں بیڈ پر دلہن کے روایتی انداز میں بیٹھی مناب اسے اس خوابناک ماحول میں ایک خواب ہی لگ رہی تھی۔

آہستہ سے اپنے پیچھے دروازہ بند کر کے لاک لگایا۔

نظریں مناب کے دل موہ لینے والے روپ سے ہٹنے کو تیار ہی نہیں تھیں۔

مناب سر جھکائے دبیز قالین پر بھی اسکے قدموں کی دھمک محسوس کر رہی تھی۔

ہتھیلیاں بھیگتی جا رہی تھیں۔

پورے کمرے میں گلاب کی پتیوں کی خوشبو تھی۔ جو ہر جگہ بکھرائی ہوئیں تھیں۔

فرش پر جگہ جگہ پھولوں کی پتیوں سے خوبصورت سے ہارٹ بنائے گ ئے تھے۔

بیڈ پر بھی اسی طرح بڑا سا ہارٹ بنایا ہوا تھا۔ کمرے کی ہر دیوار پر وشنگ کارڈز اور کلیاں لگائی گئیں تھیں۔ ڈریسنگ پر سائیڈ ٹیبلز پر اور بیڈ کے سامنے پڑے کاؤچ پر پتیوں کے ہمراہ دیئے جلائے گ ئے تھے۔

فاتک نے شیروانی اتار کر بیڈ کی پائنتی پر رکھی۔

آہستہ سے مناب کی جھکی نظروں کے سامنے بیٹھا۔

السلام علیکم "دھیرے سے اسکا حنائی ہاتھ تھاما۔ "

وعلیکم سلام "ہولے سے مناب نے جواب دیا۔ جبکہ اندر کہیں فاتک کی ہاتھ پکڑنے والی حرکت سے پکڑ دھکڑ شروع ہو گئی تھی۔ "

شکر ہے۔ میری بیوی کی قوت گویائی ٹھیک ہے نہیں تو میں سمجھا تھا میری وجاہت کا سحر ایسا چڑھا ہے کہ بولنا بھول گئی ہیں "فاتک نے" شرارت سے اسے چھیڑا۔

اتنے بھی کوئی حور پرے نہیں "مناب نے منہ بنا کر کہا۔ "

ہاہاہا! شکر میری مناب مجھے واپس مل گئی۔ وہی مناب جو میری باتوں پر چڑ کر مجھے لاجواب کرتی تھی "فاتک کے محبت پاش لہجے نے اسے" اپنی پوزیشن اور انکے مابین بننے والے اس ن ئے رشتے کا احساس دلایا۔

اتنا روئی کیوں تھیں۔ پتہ ہے نا میں کتنا اپ سیٹ ہو جاتا ہوں آپکے رونے سے۔ پھر بھی "فاتک کو اپنی خفگی یاد آئی۔ "

اپنوں کو چھوڑنے کا احساس ہی اتنا جان لیوا ہوتا ہے کہ نہ چاہتے ہوئے بھی آنسو آنکھوں میں آ ہی جاتے ہیں "لہجے کے ارتعاش پر قابو" پاتے اس نے جھکی نظروں سے ہی جواب دیا۔

ابھی تک فاتک کی محبت پاش نظروں میں دیکھنے کی اسکی ہمت نہیں ہوئی تھی۔

اور میں۔۔۔ میں آپ کا اپنا نہیں "فاتک نے اسے مشکل میں ڈالا۔ "

فاتک ہر انسان اور ہر رشتے کی اپنی ایک الگ اہمیت ہوتی ہے۔ کوئی کسی کی جگہ نہیں لیتا بلکہ ہر رشتہ اپنی جگہ اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ پلیز" آئندہ ایسے مت کہئیے گا۔ جو آپ ہیں وہ کوئی اور نہیں ہو سکتا "فاتک کی ناراضگی کو ختم کرنے کے چکر میں وہ وہ سب کہہ گئی جو ہمیشہ سے فاتک اس سے سننے کا خواہاں تھا۔ مگر اپنی ریزروو نیچر کی وجہ سے وہ کبھی اس طرح کھل کر فاتک کے حوالے سے اپنی فیلنگز کا اظہار نہیں کرتی تھی۔

مگر آج نئی زندگی شروع کرتے ہوئے وہ کوئی میل اپنے اور فاتک کے رشتے میں نہیں رکھنا چاہتی تھی۔

سیریسلی" فاتک کی شرارت سے بھرپور آواز پر اسکی جانب حیرت سے دیکھ کر اسے اندازہ ہو گیا کہ فاتک نے جان بوجھ کر اسے جذباتی کیا" ہے۔

سیریسلی۔۔۔بہت برے ہیں آپ "ناراض نظروں سے اسے دیکھتے اسکے شانے پر ہلکا سا مکا مارا۔ "

اف بیویوں والے تشدد شروع "فاتک کی شرارت بھری نظروں سے بچنا اسے انتہائی مشکل لگ رہا تھا۔"

ہاں تو۔۔۔غلط بات کریں گے تو ایسے ہی تشدد کروں گی "نروٹھے پن سے مناب نے جواب دیا۔ "

ویسے میں نے سنا تھا کہ شادی کی رات بیویوں کو رونمائی کا گفٹ لینے کی بہت بے چینی ہوتی ہے لیکن یہاں تو لگ رہا ہے کہ کوئی ٹینشن نہیں "مناب کے ہاتھوں میں پہنی ہوئی انگوٹھیوں سے کھیلتے ہوئے اس نے مصنوعی حیرت کا مظاہرہ کیا۔

جب مجھے پتہ ہے کہ آپ نے میری سوچ سے بھی اچھا گفٹ لیا ہو گا تو مجھے بے چینی دکھانے کی کیا ضرورت ہے "اپنی محبت پر مناب کا اتنا" اعتماد دیکھ کر وہ مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔

اور اگر میں نے کچھ بھی نہ لیا ہو تو۔۔۔"فاتک نے پھر سے اسے مشکل میں ڈالنا چاہا۔ "

تو بھی کوئی ٹینشن نہیں۔آپکی محبت ہی بہت ہے۔اسی کو سمیٹ لوں تو بہت ہے "مناب کے اظہار اسے حیران کیئے جا رہے تھے۔ "

"مناب مجھے لگتا ہے آج رات آپ مجھے بے ہوش کر کے ہی چھوڑو گی۔۔یار یہ سب اظہار۔۔۔"

پہلے ہم میں اتنا مضبوط رشتہ نہیں تھا کہ میں یہ سب آپ سے کہتی۔میری محبت کا حقدار میرا شوہر ہی تھا۔ "

مگر کبھی کبھی بچوں کے رشتے طے کرتے ہمیں یہ پتہ نہیں ہوتا کہ بچے اسے بڑے ہو کر اسی طرح نبھائیں گے۔۔بے شک میری اور آپکی بات طے تھی۔مگر جب تک ہم میں کوئی شرعی رشتہ نہ بنتا۔آپ میرے لئیے نامحرم ہی تھے۔اور کسی بھی نامحرم کے لئیے میں اپنی اتنی خاص فیلنگز ظاہر نہیں کر سکتی تھی۔

یہ تو اس اللہ کا انعام ہے کہ جسے سوچا اسے ہی اللہ نے میرا ہمسفر بنا دیا۔

اب جب ہم میں ایک مضبوط رشتہ تو ہی میں یہ سب آپ سے شئیر کر رہی ہوں۔کیونکہ آپکا ہی ان پر حق ہے "اتنی پاکیزہ سوچ والی بیوی واقعی اسکے لئیے بھی اللہ کا انعام ہی تھی۔

محبت سے اسکی پیشانی کو چھوا۔۔۔

تھینکس "پتہ نہیں کیوں اسے شکریہ کہنے کو دل کیا۔ "

یہ آپکا انعام "گاڑی کی چابی اسکے ہاتھ پر رکھتے پھر سے اسکے گالوں کو چھوا۔ "

مجھے تو گاڑی چلانی نہیں آتی "مناب اتنے شاندار گفٹ پر خوش بھی ہوئی اور پریشان بھی۔ "

میں سکھادوں گانا۔۔ محبت بھی اور گاڑی چلانا بھی۔" فاتک نے محبت سے اسے خود میں سمولیا۔ "

میں چینج کرلوں" اسکے شانے پر سر رکھے وہ اجازت لینے لگی۔ "

اوہ ہاں نایار۔۔ سوری اتنے بھاری کپڑے پہن کر تو آپ تھک گئی ہو گی۔ جاؤ چینج کرلو" فاتک نے جلدی سے اسے خود سے الگ کرتے" ہاتھ پکڑ کر اسکی اٹھنے میں مدد کی۔

لہنگا دونوں ہاتھوں سے اٹھائے وہ جوں ہی آگے بڑھنے لگی۔ فاتک نے بازو تھام کر پیچھے اسے پھر سے اپنے مقابل کیا۔

مناب نے سوالیہ نظریں اٹھا کر دیکھا۔

بہت اچھی لگ رہی ہو" گہری نظروں نے پھر سے اسکے حسین چہرے کو دیکھا۔ "

تھینک یو" نظریں جھکاتے وہ آہستہ سے بولی۔ "

فاتک نے بازو پر گرفت ڈھیلی کی۔

مناب تیزی سے ڈریسنگ روم کی جانب بڑھی۔

جس لمحے وہ کپڑے بدل کر باہر آئی اس لمحے فاتک فون پر کسی سے بات کرتا نظر آیا۔

"ہاں یار سب تیاری ہے۔۔ نہیں سوچ سمجھ کر ہی فیصلہ کیا ہے۔ ٹھیک ہے میں ایک دو دن تک کونٹیکٹ کرتا ہوں"

مناب کو باہر آتا دیکھ کر اس نے جلدی سے فون بند کیا۔

پھر بھی مناب کے کانوں میں اسکی باتیں پڑ چکی تھیں۔

کہاں کی تیاری" وہ پوچھے بغیر نہ رہ سکی۔ "

کچھ نہیں یار بس کچھ فرنیچر کا آرڈر تھا اسکی بات کر رہا تھا۔ میں چینج کر کے آتا ہوں" فاتک بات گول مول کرتا ڈریسنگ روم کی جانب" بڑھا۔

مناب سوچ میں پڑ گئی۔

پھر سر جھٹک کر بیڈ پر بیٹھ کر اسکے باہر آنے کا انتظار کرنے لگی۔

تھوڑی دیر بعد اسکا انتظار ختم ہوا۔

فاتک نے آکر پہلے سب دیئے بجھائے۔ پھر نائٹ بلب آن کرتا مناب کے مقابل بیٹھا۔

آپ نے سنگنگ چھوڑ دی ہے" مناب کے سوال پر وہ جو اسکے ہاتھوں سے کھیل رہا تھا۔ یکدم اسکے ہاتھ رکے۔ پھر ایک مسکراتی نظر اس پر" ڈالی۔

سمجھو ختم ہو گیا ہے"اسکی بات پر مناب کو یک گو نا سکون ملا۔"

اچھی بات ہے نا اتنا سب کچھ اللہ نے آپکو دے رکھا ہے تو پھر اس کام میں پڑنے کا کیا فائدہ"وہ ناصحانہ انداز میں بولی۔ "

واقعی اللہ نے دیا تو بہت کچھ ہے آج میری محبت بھی مجھے دے دی"فاتک نے بھرپور نظروں سے اسکے میک اپ سے پاک چہرے کو"

دیکھا۔

اسکی نظروں میں دیکھا مناب کو ممکن نہ لگا تو ہولے سے سر جھکا گئ۔

اور پھر محبت نے چاروں جانب سے اسے اپنے حصار میں لے لیا۔

فار گارڈ سیک کریم۔یہ سب میڈیا کے لوگ یہاں سے ہٹواؤ۔میرا باہر آنا جانا محال ہو گیا ہے۔۔میں یہاں یہ سب کرنے نہیں آیا۔ "

مجھے بہت اہم کام کرنے ہیں۔کچھ ادھورے معاملات ہیں۔انہیں پورا کرنا ہے۔کچھ گرہیں ہیں۔جنہیں سلجھانا ہے۔

یہ سب لوگ میرے کاموں میں رکاوٹ کا باعث بن رہے ہیں"ابھی کچھ دیر پہلے ہی فاتک اپنے روم سے باہر ہوٹل کے لاؤنج میں پہنچا

ہی تھا کہ میڈیا کے لوگوں نے اسے پھر سے گھیر لیا تھا۔

وہ کوفت زدہ کریم کے ہمراہ واپس کمرے میں آیا۔

گہرا حزن تھا اسکے لہجے میں۔کریم یہ تو جانتا تھا کہ وہ کسی بہت گہرے دکھ سے گزرا ہے مگر وہ دکھ کیا ہے وہ کبھی جان نہیں سکا تھا۔

یا یہ کہنا بہتر ہو گا کہ کبھی اس نے کسی کو اپنے اتنے قریب آنے نہیں دیا کہ کوئ اسکے اندر کے معاملات سے واقف ہو پاتا۔

میں فی الحال اس کمرے سے نہیں نکل رہا کل صبح کسی بھی طرح یہ مشہور کروادو کہ میں واپس دبئ جا چکا ہوں۔اس ہوٹل کی انتظامیہ کو"

بھی پیسے دے کر منہ بند رکھنے کی تلقین کرو۔میں جس مقصد کے لئے آیا ہوں ابھی اسی پر فوکس کرنا چاہتا ہوں۔"گلاس وال کے

قریب رکھے کاؤچ پر بیٹھا مٹھی ٹھوڑی کے نیچے جمائے باہر شام کے منظر میں نجانے وہ کس کو ڈھونڈ رہا تھا یا کچھ سوچ رہا تھا۔

کریم اندازہ نہیں کر سکا۔

جی سر"وہ حکم پر عمل کرنے چل دیا۔ "

اگر میری محبت اس ڈوبتے سورج کی طرح کبھی ڈوب گئ۔۔تو"ڈوبتے سورج کی کرنوں چمک اسکے چہرے کو اور بھی روشن کر رہی"

تھی۔

بڑے اعتماد سے اس نے فاتک کی آنکھوں میں جھانکا

تو میں سیاہ رات کی چادر اوڑھ کر چپ چاپ آنکھیں موندلوں گی،آپکی محبت تو میری ہر سانس کے ساتھ چلتی ہے یہ نہ رہی تو مجھے جی کر کیا"

کرنا ہے۔وجود سے تو دل بھر ہی جاتے ہیں محبت تو روحوں کے ساتھ جڑی ہوتی ہے۔روح ہی نہ رہے تو وجود کس کام کا"فون کی مسلسل بجتی بیل اسے ماضی کے حسین لمحوں سے یکدم حال کی تلخیوں میں گھسیٹ لائی۔

ایک گہری سانس خارج کرتے ہوئے اس نے موبائل پر غزنوی کا نمبر غائب دماغی سے دیکھا۔

فون اٹھا کر کان سے لگایا۔

ہیلو"اسے اپنی ہی آواز اجنبی لگی۔ "

کیا کرتے پھر رہے ہو تم فاتک۔۔ تمہیں پتہ ہے کتنا اہم کنسرٹ چھوڑ کر تم پاکستان بیٹھے ہوئے ہو۔۔ تمہیں ذرا سا احساس ہے کہ میرا" کتنا پیسا ضائع ہو جائے گا۔۔اور کتنا پیسہ ہم اس سے کمانے والے تھے۔ تمہیں اچانک یہ سوجھی کیا"وہ غصے میں جو منہ میں آیا بولتا چلا گیا۔

میں کل ہی تمہیں وہ سب نقصان بھر دوں گا جو اس کنسرٹ کے نہ ہونے کی وجہ سے تمہیں ملا ہے۔مگر جو نقصان میرا ہونے جا رہا تھا" اس کو دنیا کی کوئی چیز پورا نہیں کر سکتی۔۔۔"وہ کھوئے کھوئے انداز میں بولا۔

اوہ تو اب تم اپنی دولت کا رعب جھاڑو گے۔مت بھولو کہ آج تم جو کچھ ہو وہ میری ہی وجہ سے ہو"غزنوی اسکی بات میں چھپی گہرائی تک " نہ پہنچ سکا اسی لئیے اسکی بات کو غلط رنگ دے گیا۔

نہیں میں جو کچھ ہوں وہ میری قسمت میں یوں ہی بننا لکھا تھا۔ہاں تم ذریعہ ضرور بنے۔اور کل سے آج تک میں اپنے اس مقام پہ جتنا" پچھتایا ہوں وہ کبھی نہیں پچھتایا۔۔۔ نجانے میں کس دوڑ میں شامل ہو گیا تھا"وہ عجب بے ربط باتیں کر رہا تھا۔

جو غزنوی کو تو کسی طور سمجھ نہیں آ رہی تھیں۔کچھ دیر غزنوی خاموش رہا۔پھر اسے محسوس ہوا کہ فاتک نارمل نہیں۔

کیا ہوا ہے یار"اپنا ہر نقصان بھول کر اب اسے حقیقت میں کچھ گڑبڑ ہونے کا احساس ہوا۔ "

کچھ نہیں یار۔۔۔"وہ ایک سرد آہ بھر کر رہ گیا۔"مجھے معاف کر دو میری وجہ سے تمہارا اتنا نقصان ہوا میں جلد ہی پورا کر دوں گا۔اور" جہاں تک بات ہے یہ سب اچانک کرنے کی۔تو بس سمجھو میں کچھ دیر کے لئیے روپوش ہونا چاہتا ہوں۔ہر خبر اور ہر ہیڈ لائن سے۔۔۔کچھ پرسنل مسئلے حل کرنے ہیں۔امید ہے تم برا نہیں مناؤ گے"فاتک جیسے اب پوری طرح ہوش میں آیا۔

فوراً اسے پہلے غزنوی سے معذرت کی۔

غزنوی اتنا تو جانتا تھا کہ وہ زندگی میں کہیں بہت زیادہ چوٹ کھائے ہوئے ہے۔اور یہی چوٹ اسکے گانوں میں سنائی دیتی تھی۔

اسکی آواز میں سوز تھا اور یہ سوز کسی بہت بڑی تکلیف سے گزرے بنا نہیں آتا۔

ہاں مگر وہ خود کے گرد ایسی مضبوط دیواریں کھڑی کر چکا تھا کہ وہ اپنے اندر کا حال کسی پر کبھی آشکار نہیں کرتا تھا۔

غزنوی صرف اتنا جانتا تھا کہ وہ کسی اچھے گھرانے سے ہے۔ مگر اسکے خاندان کے بارے میں اسے زیادہ معلومات نہیں تھیں۔

لہذا وہ اسکی تکلیف سے انجان تھا۔ مگر اتنا ضرور سمجھ گیا کہ معاملہ بہت سیریس ہے۔

ٹھیک ہے کوئی مسئلہ نہیں۔ تمہیں جتنا ٹائم چاہیئے لے لو۔اور جب بھی واپس آنا چاہو۔ میرے دروازے ہمیشہ تمہارے لئیے کھلے " ہیں۔"اس نے ایک اچھا دوست ہونے کا ثبوت دیا۔

تھینک یو یار" فاتک نے تشکر آمیز لہجے میں کہا۔ "

فون بند کر کے وہ ایک بار پھر ماضی کی بھول بھلیوں میں کھو جانا چاہتا تھا۔

آنکھ کھلتے ہی کچھ لمحے تو مناب کو سمجھ ہی نہیں آئی کہ وہ ہے کہاں۔

حیرت سے گردن موڑی۔ نظر دائیں جانب سکون سے لیٹے فاتک پر گئی۔یکدم احساس ہوا کہ کل رات اسکی زندگی میں کتنے خوشگوار لمحات گزرے تھے۔ جنہوں نے اسکی حیثیت ہی بدل کر رکھ دی ہے۔

اب وہ ماں باپ کے گھر میں بے فکری کی زندگی گزارنے والی مناب نہیں۔

بلکہ فاتک کی بیوی کی حیثیت سے اب اس گھر میں موجود ہے۔ جہاں بہت سی ذمہ داریاں اب اسکے کندھوں پر ہیں۔

سب سے بڑی ذمہ داری فاتک کی محبت کو سنبھالنا ہے۔

فاتک ک محبتوں اور شدتوں کا خیال آتے ہی اسکا چہرہ دہکنے لگا۔

خود کو سمیٹ کر اٹھی۔ بیڈ سے اتری۔

اس کا رخ واش روم کی جانب تھا۔کچھ دیر بعد فریش ہو کر آئی تو فاتک کو ہنوز اسی طرح لیٹے دیکھا۔

آگے بڑھ کر ہولے سے اس کا کندھا ہلایا۔

سنیں۔۔۔۔"وہ بہت کم اس کا نام لیتی تھی اور اب جو مقام اس کا تھا۔ جھجھک خود بخود لہجے کا حصہ بن گئی۔ "

اٹھ جائیں" پھر سے کندھا ہلا کر فاتک کو اٹھانا چاہا۔ "

جو مزے سے کروٹ پھر سے بدل کر سو چکا تھا۔

ئی۔ وہ تھک کر پیچھے ہو

کچھ دیر سوچتی رہی کون سا طریقہ اپنائے۔ایک بار ایک فلم میں دیکھا تھا کہ ہیروئن اپنے شوہر کو اٹھانے کے لئیے گرم چائے کے کپ میں اسکا ہاتھ ڈال دیتی ہے۔

آج اسے احساس ہوا کہ فلموں اور ڈراموں میں ہی ایسی حرکتیں ہو سکتی ہیں۔

اب چائے کا کپ کہاں سے لاؤں جس میں فاتک کی انگلیاں ڈالوں "اپنی سوچ پر پہلے تو ہنسی آئی پھر اتنے فلمی خیال پر لاحول پڑھی۔ "

ادھر ادھر دیکھا تو نظر سامنے کھڑکی پر پڑے دبیز پردوں پر پڑی۔

تیز روشنی آنکھوں پر پڑنے سے بھی انسان کی آنکھ کھل جاتی ہے۔

یہی سوچ کر پردے ہٹانے چاہے مگر یہ دیکھ کر افسوس ہوا کہ سورج کی روشنی بہت مدھم سی اسکے کمرے میں کھڑکیوں سے چھن کر آرہی ہے۔

مایوس ہو کر پردے پھر سے برابر کئیے۔

مگر دماغ مسلسل چل رہا تھا۔روشنی سے ہی ایک اور خیال دماغ میں آیا۔

تیزی سے بیڈ کی جانب بڑھی۔

فاتک کی جانب کی سائیڈ ٹیبل پر پڑا ہوا اس کا موبائل اٹھایا۔ پھر دوسری جانب جا کر بیڈ کے کنارے پر ٹک گئی۔ٹارچ آن کر کے سیدھی اسکی آنکھوں میں ڈالی۔

روشنی آنکھوں پر پڑتے ہی فاتک نے یکدم آنکھیں کھولیں۔ مگر تیز روشن اسکی آنکھوں میں کھب سی گئی۔آنکھوں پر یکدم ہاتھ رکھا۔

اسے اٹھتا دیکھ کر مناب اپنے آئیڈیے کے کامیاب ہونے پر فخر سے مسکرائی۔

یہ کیا بد تمیزی ہے "فاتک نیند سے جگانے کے اس عجیب و غریب انداز پر نیند اور غصے سے لال آنکھوں سے مناب کو دیکھ کر چلایا۔ "

مناب ایسے ری ایکشن کی امید نہیں کر رہی تھی۔فاتک کا غصہ دیکھ کر یکدم پیچھے ہٹنے لگی مگر بیڈ سے اٹھنے کی بجائے پھسل گئی۔

اگر فاتک کی نظر اس پر نہ ہوتی تو وہ یقیناً زمین بوس ہو چکی ہوتی۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر مناب کا بازو تھام کر اپنی جانب کھینچا۔

وہ چیخ مار کر حواس باختہ سی فاتک کے ساتھ لگی۔

کیا کر رہی ہو یار" وہ اسکی حالت پر گھبرایا۔ "

اتنی زور سے کوئ بولتا ہے بھلا۔۔۔" وہ رہانسی لہجے میں اسے قصوروار ٹھہرانے لگی۔"

تو ایسے کوئ اٹھاتا ہے بھلا۔ شوہر کو اٹھا رہی تھیں کہ مجرم کو۔۔"فاتک اسکی حالت کے پیش نظر اپنا غصہ بھلا بیٹھا۔ مدہم سی سر گوشی نما"

آواز اور گھمبیر لہجے میں بولا۔

ہاں تو کب سے تو اٹھا رہی تھی۔ آپکا کندھا اتنا ہلایا مگر آپ نہیں اٹھے۔ بس پھر یہ طریقہ اختیار کرنا پڑا" سارا قصور اس نے فاتک کے"

کھاتے میں ڈال دیا

ہاں جی سب خطائیں میری ہیں" فاتک کی گہری نگاہوں نے مناب کو وہاں سے اٹھنے پر مجبور کر دیا۔"

اسی لمحے دروازہ بجا۔

آگ ئے ہیں آپکے سسرال والے" فاتک کو اس وقت یہ دستک بے حد بری لگی۔ منہ بنا کر بولا۔ "

آپکے بھی کچھ لگتے ہیں" مناب نے اسے چڑایا۔ "

پھر بڑھ کر دروازہ کھولا۔

کیسی ہو بہو۔۔ اندر آسکتے ہیں" سب سے آگے داؤد تھے۔ محبت سے اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر اندر آنے کی اجازت لی۔ "

جی ماموں کیوں نہیں" وہ فوراً دروازے کے ایک جانب ہوئ۔ "

لگ رہا تھا سب کے سب ہی آموجود ہوئے ہیں۔

سنا تھا شادی کی پہلی صبح بیوی کا منہ دھلا دیکھ کر لڑکے کی چیخیں نکل جاتی ہیں یہ دیکھ کر کہ رات کو تو پری تھی صبح جل پری کیسے بنی۔ مگر"

یہاں تو ہماری بہو کی چیخیں نکلی ہیں۔

ابے رات کو کس پارلر میں گیا تھا ہمیں بتائے بغیر۔" داؤد نے اندر آتے ہی فاتک کو آڑھے ہاتھوں لیا۔

یہ سن کر آپکو خوشی ہو گی کہ میں نے ابھی تک منہ نہیں دھویا" وہ بھی ان سے کیسے ہار مانتا۔ "

سب کزنز انکی باتوں سے محظوظ ہو رہے تھے۔

گندے انسان چل جا کر منہ دھو۔۔ پھر" داؤد اسے کہاں بخشنے والے تھے۔ سب کھی کھی کرنے لگے۔"

فاتک نے کڑی نگاہ سب پر ڈالی

شادی ہو گئ ہے میری"اس نے جیسے انہیں احساس دلایا۔ "

"بیٹا تیرے بچوں کے بھی بچے ہو جائیں نا۔۔تیری درگت میں تب بھی بناؤں گا"

فاتک منہ بناتا واش روم کی جانب چل دیا۔

چلو بھئ سب ہمارا جوان اٹھا چکا ہے۔۔۔اب چل کر ناشتا کرتے ہیں"داؤد لڑکوں کو لے کر کمرے سے نکل گ ئے۔ "

ہاں بھئ۔۔۔ کیسی ہو"لڑکوں کے جاتے ہی حفصہ چچی نے اپنا رخ مناب کی جانب کیا۔ "

ٹھیک "شرم سے نظر جھکا کر جواب دیا۔ "

اللہ خوش رکھے۔اتنے سادے حلیے میں تمہیں لے کر نہیں جا سکتے۔کوئ جیولری تو پہنو۔تھوڑا سا میک اپ کرواس کا"حفصہ نے باقی سب لڑکیوں کو اسکی جانب متوجہ کروایا۔

کچھ ہی دیر میں وہ تیار اس سب کے ہمراہ نیچے کی جانب چل پڑی۔

کب سے وہ موبائل ہاتھ میں لئیے اسی کاؤچ پر ابھی تک اسی انداز میں بیٹھا تھا۔باہر رات کی سیاہی پھیل چکی تھی۔مگر اسے ارد گرد کا کوئ ہوش نہیں تھا۔

یاد تھا تو بس وہی۔۔۔وہی جو آج بھی اسکے وجود میں لہو بن کر دوڑتی تھی۔

وہی جسکی خوشبو اسے آج بھی اپنے حصار میں لئیے ہوئے تھی۔

وہی جس کے بنا اسکا ہر پل ادھورا تھا۔چھ سالوں سے وہ ادھورا ہی جی رہا تھا۔

اسکا مکمل وجود تو یہاں تھا۔۔اسی ملک میں اسی شہر میں۔تو پھر وہ کیسے مکمل ہوتا۔

ہمت کر کے اس نے آج پھر وہ نمبر ڈائل کیا جو اس گھر کو چھوڑنے کے بعد وہ تین چار بار ڈائل کر چکا تھا۔

مگر ہر بار اسکے لئیے ان لوگوں کے پاس صرف طعنے اور طنز کے بھیگے نشتر تھے۔

جو اسکے وجود میں اس بری طرح پیوست ہو چکے تھے کہ ان تیروں سے پڑنے والوں زخموں کی تکلیف اسے آج بھی لہولہان کرتی تھی۔

مگر آج اسکی مجبوری تھی اور اس مجبوری کا نام وہ بچی تھا۔وشہ نور۔وہ کون تھی۔مناب کو اسکی ماں کہہ کر کیوں پکارا گیا تھا۔وہ اس معمہ کو

سلجھانا چاہتا تھا۔

وہ جانتا تھا کہ ابھی واجد اور مناب واپس نہیں آئے ہوں گے۔یہی وقت ہے جب وہ گھر کے اور کسی فرد سے گزارش کر کے انہیں اپنا حامی بنا سکتا ہے۔گھر جانے کے راستے ہموار کر سکتا ہے۔

اگر ان لمحوں سے بھی اس نے فائدہ نہیں اٹھایا تو اس کا آنا بے کار ہے۔

چوتھی بیل پر فون اٹھا لیا گیا۔

"ہیلو"

ماں کی آواز سن کر ایسا لگا اندر تک سکون سرائیت کر گیا ہو۔

آنسو آنکھوں میں جمع ہونے لگے۔کس کس چیز کو نہیں ترسا تھا وہ ان سالوں میں۔

ہیلو"اب کی بار انہوں نے جھنجھلا کر کہا۔"

اماں"بمشکل وہ ماں کو پکار سکا۔"

آنسوؤں کا گولہ بری طرح حلق میں اٹکا تھا۔

ف۔۔ف۔۔فاتک"انکی حیرت زدہ آواز پر وہ اپنی آنکھوں سے گرنے والے آنسوؤں کو روک نہیں پایا۔"

جی اماں۔۔آپکا فاتک"آنسو صاف کر کے بمشکل لہجہ بشاش رکھا۔"

کہاں کہاں ہے تو۔۔۔کیسے یاد آ گئی تجھے۔۔۔اب یاد آئے ہیں۔اتنے سالوں بعد۔جس چکا چوند نے تیری آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے" وہاں سے اب ہم تجھے کیسے دکھائی دے گئے"وہ روتے ہوئے اس سے مسلسل شکوہ کر رہی تھیں۔

اور وہ کسی حد تک حق بجانب تھیں۔

مگر بہت سی باتوں سے بے خبر تھیں جنہوں نے فاتک کو واپس آنے سے روک رکھا تھا۔

میں جانتا ہوں میں بہت گناہگار ہوں۔مجھے معاف کر دیں۔میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اب اس معافی کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔میں شاید یہ" حق نہیں رکھتا۔مگر اماں یقین کریں میں نے سب حاصل کر لیا۔روپیہ پیسہ شہرت۔۔۔مگر میرا سکون آپ سب کے پاس ہی ہے۔وہ کہیں اور نہیں ملا۔۔کسی بازار۔۔کسی شہر۔۔کسی ملک میں نہیں۔"وہ دل کی باتیں کر رہا تھا۔وہ سب جو اتنے سالوں سے اس کو اندر ہی اندر کھائے جا رہی تھیں۔

ہمارا سکون برباد کر کے گیا تھا تجھے سکون کیسے ملتا فاتک "انکے لہجے کی تلخی اسے اندر تک توڑ گئ۔ مگر اسے سننا تھا۔ جو کچھ وہ اپنے پیاروں "کے ساتھ کر کے گیا تھا اس سب کے آگے یہ کچھ بھی نہیں تھا۔

تو کہاں ہے؟" جب غصہ تھما تو ماما جاگی۔ "

یہیں اسی شہر میں۔ لیکن ابھی آپ نے کسی کو میرے بارے میں کچھ نہیں بتانا۔۔ گھر میں سب کیسے ہیں؟" انہیں محتاط کرتا اصل "ٹاپک پہ آیا۔

بس زندگی گزار رہے ہیں" وہ سرد آہ بھر کر رہ گئیں۔ "

من۔۔ مناب کیسی ہے؟" جب سے وہ اس گھر سے گیا تھا مناب نے نمبر بدل دیا تھا۔ فاتک کے پاس اس سے بات کرنے کا کوئ ذریعہ "نہیں تھا۔

اماں۔۔ فون پر کون ہے۔۔ میری یہ شرٹ ذرا پریس کر دیں صبح پہن کر جانی ہے" اس سے پہلے کے ناز نے فاتک کو کوئ جواب دیتیں۔ "غازی نے انہیں پکار لیا۔

یہ۔۔ یہ غازی کی آواز ہے" فاتک کے لہجے میں حسرت در آئ۔ "

ہاں۔۔ اچھا چلو میں ابھی فون رکھتی ہوں۔ تم کل صبح دس بجے مجھے فون کرنا تب گھر میں کوئ نہیں ہوگا" انہوں نے جلدی جلدی اسے "اگلے دن کا کہہ کر فون رکھ دیا۔

فاتک بے چین ہو گیا۔ وہ معمہ۔۔ معمہ ہی رہا جس کے لئے اس نے فون کیا تھا۔

آنکھوں پر لگی عینک اتار کر اس نے سائیڈ پر رکھی۔ آنکھوں کے پپوٹوں کو انگلیوں سے سہلایا۔ تھکن بڑھ گئ تھی۔

شادی کے ہنگامے ختم ہوتے ہی فاتک اسے لئیے شمالی علاقات جات پہنچ گیا۔ ہنی مون ٹرپ پہ۔

اس وقت بھی وہ دونوں ہنزہ کے مختلف مقامات اچھی طرح گھوم پھرنے کے بعد اپنے ہٹ کے پاس بنی چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں پر بیٹھے تھے۔

دور افق پر پرندوں کا غول دیکھتے ہوئے یکدم مناب نے گردن موڑ کر اپنے سے چند انچ کے فاصلے پر بیٹھے اپنے خوبرو شریک سفر کو دیکھا۔

نجانے کیا سوچ کر اسکے چوڑے شانے پر سر ٹکاتے اسکے گرد اپنے بازوؤں کا حصار باندھا۔

فاتک نے چونک کر اسکی یہ حرکت محسوس کی۔

پھر مسکرا کر اسکے گرد بھی ویسا ہی حصار کھینچا۔

کیا ہوا میری جان کو "محبت سے اسے خود میں بھینچا۔ "

مجھے ڈر لگ رہا ہے "اسکی آواز میں واقعی خوف تھا۔۔"

کس بات سے اس جگہ سے۔۔ میں ہوں نا۔۔ کوئی جانور اور درندہ یہاں نہیں آتا۔ یہ ہٹس بہت سیف ہیں۔ ایسے ہی تھوڑی میں آپکو "یہاں لے آیا ہوں "فاتک یہی سمجھا کہ ارد گرد پھیلے جنگل سے وہ خوفزدہ ہے۔

مناب نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اسے شکوہ کناں نظروں سے دیکھا۔

فاتک کو اسکی آنکھوں میں کوئی اور ہی رنگ نظر آیا۔

ں سے نہیں "آخر اسے وضاحت دینی پڑی۔ یہا"

پتہ ہے میں نے ایک جگہ کہیں پڑھا تھا کہ جن لوگوں کو خوشیاں بہت جلد جلد مل جائیں نا تو انہیں زندگی میں پھر بہت لمبے عرصے تک "دکھ اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ہماری اتنی جلدی شادی ہو گئی۔ کوئی ظالم سماج بھی نہیں۔ سب بالکل پرفیکٹ چل رہا ہے۔

مگر اب مجھے ڈر ہے کہ کہیں کچھ برا تو نہیں ہونے والا۔۔

"کہیں ہماری یہ خوشیاں۔۔

شش۔۔ کہاں سے اتنی فضول باتیں آپکے دماغ میں آجاتی ہیں۔ ہر کسی کا زندگی کے بارے میں اپنا الگ تجزیہ اور تجربہ ہوتا ہے۔ "ضروری نہیں کہ کسی کا تجربہ ہماری زندگی میں بھی اسی طرح ہو۔ "فاتک نے اسے رسان سے سمجھایا۔

حالانکہ اسکی بات سن کر وہ شاید اس وقت خود اپنے آپ سے بھی نظر چرا گیا تھا۔

آپ۔۔ آپ کبھی بدلیں گے تو نہیں نا۔ میری محبت میرا مقام ویسے ہی رہے گا نا "نجانے وہ کون سے عہد اس لمحے چاہتی تھی۔ "

آپکی محبت کبھی ختم نہیں ہو سکتی۔ آپکی جگہ کوئی نہیں لے سکتا۔۔۔ آپ ہمیشہ یہاں اتنے ہی رعب سے رہو گی۔۔۔ ڈونٹ وری "اسے ساتھ لگاتے اسکا ہاتھ اپنے دل پر رکھ کر وہ شوخی سے نہیں بے حد سنجیدگی سے گویا ہوا۔

جیسے مناب سے نہیں خود اپنے آپ سے عہد کرنا چاہ رہا ہو اور اس عہد کے ساتھ جو سرد آہ اسکے لبوں سے نکلی تھی وہ اسکی سماعتوں کے سوا مناب نہیں سن سکی تھی۔

تھینکس "مناب جیسے بہل گئی تھی۔ "

اور عورت تو بہل ہی جاتی ہے۔ تبھی تو ٹھوکر کھاتی ہے۔

اعتماد کھو دیتی ہے۔ تن تنہا رہ جاتی ہے۔

اور مناب نہیں جانتی تھی کہ اسکے خدشے کچھ دنوں میں واقعی سچ ہونے والے تھے۔

دکھ بس اسکی زندگی میں آنے کو بے تاب خوشیوں کی راہ میں بیٹھے تھے۔ کہ وہ کب زندگی کے دروازے سے گزریں اور دکھ اندر آکر اسے اپنی لپیٹ میں لے لیں۔

اگلے دن صبح اس نے ماں کو دوبارہ فون کیا۔

کیسی ہیں اماں "اسکے ایک ایک لفظ سے محبت چھلک رہی تھی۔ ناز کی آنکھیں بھر آئیں۔ "

تو واپس کیوں نہیں آجاتا۔ فاتک۔۔ تو نہیں جانتا بیٹا تیرا کتنا انتظار کیا ہے ہم سب نے۔ اب تو لگتا ہے تیرے انتظار میں آنکھیں ہی پتھرا گئی ہیں۔" دوپٹے کے پلو سے آنکھوں کے کنارے صاف کرتے ہوا نکی ممتا تڑپ رہی تھی۔

کیوں نہ تڑپتی بڑی اولاد تھا۔ اسکے ہر ناز نخرے اٹھائے تھے۔

ہمیشہ سے فرمانبردار رہا تھا مگر نجانے پھر کیا ہوا۔

ہر تعلق، ہر لحاظ ختم کر گیا۔

واپس آنے کے لئیے ہی آپکو فون کیا ہے۔ میں تھک گیا ہوں اماں۔ مجھے لگتا ہے اب آپ سب سے جدا رہنے کی ہمت جواب دے گئی ہے۔ اماں میں کیسے واپس آؤں" وہ اپنے ساتھ ساتھ انہیں بھی امتحان میں ڈال رہا تھا۔

واجد تو اسکا ذکر بھی سننے کے روادار نہیں تھے کجا کہ اسے گھر آنے دیتے۔

اماں۔۔۔ بابا گھر میں۔۔ میرے بارے میں کوئی بات کرتے ہیں۔۔" وہ ہچکچاتے ہوئے بولا۔ "

سچ بتاؤں یا تمہیں جھوٹی تسلی دوں" وہ یاسیت سے بولی۔ "

سچ بتائیں۔ اور سچ تو میں جانتا ہی ہوں۔ وہ تو یقیناً مجھ سے نفرت کرتے ہوں گے "کاٹ دار لہجے پر ناز کا دل بھی گویا کٹ کر رہ گئی۔ "

نہیں بیٹا۔۔ وہ تم سے نہیں اس وجہ سے نفرت کرتے ہو۔ کہ جس کے آگے تم نے نہ تو کسی کی سنی اور نہ ہی کسی رشتے کا پاس رکھا" وہ سادہ"

لہجے میں مگر بالکل درست کہہ رہی تھیں۔

اماں۔۔ بابا اگر مجھے اجازت دے دیتے تو میں غلط راستہ اختیار نہ کرتا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ میں نے صحیح کیا۔ چھ سال پہلے گھر چھوڑ دینے" پر یہ ملال تب بھی تھا اور اب بھی ہے۔ میں تب بھی جانتا تھا کہ میں غلط کر رہا ہوں۔ اور میں اب بھی جانتا ہوں کہ میں غلطی پر ہوں۔ مگر پھر جب میں نے۔۔۔"اس سے آگے وہ ایسے چپ ہوا جیسے بہت بڑا راز افشا کرتے کرتے انسان یکدم لب سختی سے ایک دوسرے مین پیوست کر کے زبان کو سچ اگلنے پر روک دیں۔

وہ بھی لب بھینچ گیا۔

مگر اس ماننے کا کیا فائدہ بیٹا کہ جس نے دو گھروں کو تباہ کر دیا۔" وہ گہرے دکھ سے بولیں۔ مناب کا روتا بلکتا چہرہ انکی آنکھوں کے سامنے" آ گیا۔

مناب ٹھیک ہے" وہ جیسے انکی سوچ کے پیچھے چھپی شخصیت کو جان گیا۔ "

دونوں ایک ہی شخص کو بیک وقت سوچ رہے تھے۔

تمہیں کیا لگے۔ وہ جیئیے یا مرے" عورت ہونے کے ناطے مناب کا دکھ انہیں ہر رات تڑپاتا تھا۔ بظاہر مطمئن سی مناب کے اندر کون کون" سے طوفان چھپے رہتے تھے۔

انہیں بہت حد تک اسکا اندازہ تھا۔

مگر کچھ کہہ نہیں پاتی تھیں کیونکہ جانتی تھیں کہ ان سب طوفانوں کی وجہ اس کا اپنا بیٹا تھا۔

فاتک انکی بات سن کر تڑپ اٹھا۔

ایسے تو مت کہیں ماں" کیسی محبت چھپی تھی اس تڑپ میں۔ وہ سسکی بھر کر رہ گئیں۔ "

"پھر کیوں چھوڑ گئے تھے اسے یوں تنہا۔ زمانے کے سرد و گرم کے حوالے کر کے۔"

اماں کیا ہوا اسے۔۔ کیا کیا آپ سب نے۔۔ مم۔۔ میں نے کچھ دن پہلے ایک بچی کے ہمراہ اسے دیکھا ہے۔ وہ کون ہے۔۔ کیا تعلق ہے" اس کا مناب سے۔" آخر وہ اصل بات کی جانب آ ہی گیا جسے جاننے کے لئیے وہ کب سے بے تاب تھا۔

میں نہیں بتا سکتی۔۔" انکی بات پر وہ ہقابقہ رہ گیا۔ "

ماں۔۔۔۔ آپ تو ایسا مت کریں" وہ دکھ بھرے لہجے میں بولا۔ "

میں۔۔۔مجھے تمہارے بابا نے سختی سے منع کیا ہے۔تم۔۔تم ایسا کیوں نہیں کرتے کہ داؤد سے یا حفصہ سے کہو۔وہ تمہارے لئیے اسٹینڈ" لیں گے۔میں محبت مجبوری میں گھری ہوں۔تمہارے بابا نے سخت قسم دے رکھی ہے۔کہ کبھی بھولے سے بھی تم سے کبھی رابطہ ہو تو مناب اور اس بچی کے بارے میں تمہیں کچھ نہ بایا جائے"وہ بے چارگی سے بولیں۔

ماں۔۔۔پلیز۔۔ایسے مت کریں۔آپ لوگوں نے اگر مناب کو کسی اور کے نکاح میں دے دیا ہے۔تو آپ یہ جانتے ہوں گے کہ نکاح پر" نکاح سخت ترین گناہ ہے۔اور پھر میں اپنے حق کے لئیے کورٹ میں جاؤں گا۔میری بیوی ہے وہ اب بھی"فاتک کو یقین نہیں آرہا تھا کہ اسکے ماں باپ یہ ظلم اس پر کیسے کر سکتے ہیں۔چھ سال پہلے جب وہ وہاں سے گیا تھا تب اسکی شادی کو فقط ایک مہینہ بھی نہیں ہوا تھا۔اور وہ اسے چھوڑ کر نہیں گیا تھا۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتا۔ناز نے نہ صرف فون بند کر دیا بلکہ اسے انگیج بھی کر دیا۔

وہ سر پکڑ کر رہ گیا۔غصے میں موبائل اٹھا کر بیڈ کی جانب اچھالا۔

دل کر رہا تھا ابھی سای وقت گھر جائے اور ماں کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر پوچھے کہ کیا کیا ہے اسکی مناب کے ساتھ۔مگر ابھی وہ یہ سب صرف سوچ ہی سکتا تھا۔

بے بسی کا احساس شدت اختیار کرتا جا رہا تھا۔

پھر کچھ سوچ کر کاؤچ سے اٹھ کر بیڈ کی جانب بڑھا فون اٹھا کر کریم کا نمبر ملایا۔جو ہمہ وقت ہوٹل کے لاؤنج میں بیٹھا اسکی ہدایات کا انتظار کرتا تھا۔

جی سر"اسکا فون اٹھاتے ہی وہ سیدھا ہوا۔ "

"مجھے گاڑی کی چابی چاہئیے۔مگر تم میرے ساتھ نہیں جاؤ گے مجھے اکیلے ہی جانا ہے۔تم یہیں پر میرا انتظار کرو گے"

لیکن سر"فاتک کا حکم سن کر وہ ہچکچایا۔"

لیکن ویکن نہیں۔میں یہاں کے چپے چپے سے واقف ہوں۔تم پریشان مت ہو۔اور فون پر تمہیں مطیع کرتا رہوں گا۔فکر مت کرو۔"" کریم جانتا تھا کہ وہ اسے قائل کر ہی لے گا۔

اوکے سر۔مگر نکلیں گے کیسے۔کوئی بھی بہت آرام سے آپکو پہچان لے گا"اس نے اپنا خدشہ بتایا۔ "

اسکا بھی انتظام کر لیا ہے۔تم بس گاڑی کی چابی مجھے لا کر دو"اس نے کچھ سوچ کر کہا۔ "

اور ہاں مجھے یہ بتاؤ کہ اس کمپٹیشن میں جو بچی جیتی تھی وہ لوگ پاکستان کے لیئے فلائی کر گئے ہیں یا ابھی وہیں پر ہیں" فاتک نے کریم کو اس بچی کی پاکستان واپسی کی معلومات لینے کا کہا تھا۔

سر وہ لوگ کل شام سات بجے کی فلائیٹ سے واپس آئیں گے "کریم نے ہمیشہ کی طرح اس بار بھی وفادار خادم ہونے کا ثبوت دیا۔ "

ٹھیک ہے "اب اسے جو کچھ کرنا تھا آج ہی کرنا تھا۔"

"جلدی آؤ"

اوکے سر۔۔ کمنگ "کریم فون بند کرتے ہی اسکے کمرے کی جانب بڑھا۔ "

کچھ دیر بعد ہڈی کو آنکھوں تک کیئے۔ گاگلز لگائے وہ سلور گرے ہائبرڈ کا دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا۔

ہنی مون ٹرپ سے واپس آئے انہیں ہفتہ ہو چکا تھا۔

ایک دو دن سے مناب کو فاتک بہت مضطرب سا لگ رہا تھا۔

اپنے شوروم میں جانا شروع ہو چکا تھا۔

مگر وہاں سے بھی آدھا دن غائب رہتا گھر آتا تو کمرے میں بند لیپ ٹاپ پر لگا رہتا۔ وہاں سے ہٹتا تو فون پر۔

اور پوچھنے پر کہتا کچھ نئے کلائنٹس کے ساتھ ڈسکشن چل رہی ہے۔

باقی سب تو مطمئن ہو جاتے مگر مناب کو نجانے کیوں دھڑکا سا لگا رہتا۔

اس رات بھی وہ کمرے میں آئی تو فاتک کچھ پریشان سا لیپ ٹاپ سامنے رکھے کسی سوچ میں گم تھا۔

وہ ایک نظر اس پر ڈال کر۔ ڈریسنگ روم میں چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد ٹراؤزر شرٹ پہن کر باہر آئی تب بھی وہ ویسے ہی بیٹھا تھا۔

فاتک "آخر مناب کو اسکا نام لے کر اسے متوجہ کرنا پڑا۔ "

فاتک نے چونک کر اسکی جانب دیکھا۔ مناب کے بیڈ پر بیٹھنے سے پہلے ہی وہ لیپ ٹاپ بند کر کے پوری طرح اسکی جانب متوجہ ہو چکا تھا۔

کیا مسئلہ ہے آپکے ساتھ؟" وہ جیسے تھک کر بولی۔"

بہت سارے مسئلے ہیں "اسے دیکھتے ہی جیسے ہر پریشانی منٹوں میں ختم ہو گئی تھی۔ "

شرارت سے اسکی جانب دیکھا۔ جو بیڈ کی بیک سے ٹیک لگائے ناراض نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

مثلا؟"اس نے تیکھی نظروں سے اس دیکھا۔ "

مثلا"فاتک نے وقفہ لیا۔ "

پھر اسکے قریب ہو کر اسکے ہاتھ تھامے۔

آہستہ سے انہیں سہلاتے اسکی مسکراہٹ کچھ اور گہری ہوئی۔

سب سے بڑا مسئلہ اس وقت میرے سامنے بیٹھا ہے"آنکھوں میں ناچتی شرارت کو محسوس کرنے کے باوجود مناب کا منہ حیرت کی زیادتی کے باعث کھل گیا۔

میں"کسی قدر بے یقینی سے اس سے پوچھا۔ "

ہاںنا۔۔ہر وقت تنگ کر کے رکھا ہوا ہے۔نہ کوئی کام ڈھنگ سے کر پاتا ہوں نا کسی اور کے پاس دل لگتا ہے۔بس ہر وقت آپکو سوچتا ہوں"فاتک کے گھمبیر ہوتے لہجے پر مناب کے ہاتھ فاتک کے ہاتھوں میں کپکپا کر رہ گ ئے۔ نظریں یکدم جھکیں۔

مجھے بہلاوے مت دیں۔کچھ سیریس بات ہے۔۔۔آپ مجھ سے تو شئیر کر سکتے ہیں۔کوئی نقصان ہو گیا ہے کیا؟"اسکے کسرتی بازو پر سر ٹکاتے وہ فاتک کی دھڑکنوں کو منتشر کر گئی۔

وہ یہی سمجھی کہ شاید اسکی پریشانی کا سبب بزنس میں کسی نقصان سے متعلق ہے۔

نفصان تو بہت بڑا ہونے والا ہے"فاتک ٹرانس کی سی کیفیت میں بولا۔مناب کی سب حسیں اسکی جانب متوجہ تھیں۔یکدم چونک کر اسکے بازو سے سر اٹھاتے وہ اسکے سامنے آئی۔

میں نے کہا تھا نا کچھ مسئلہ ہے۔۔۔آپ۔۔آپ مجھ سے چھپا رہے ہیں کیوں؟۔۔۔۔ہمارا تعلق کیا صرف محبت بھرے دو بول بولنے کا ہے۔اس تعلق کا پہلا تقاضا ہی ایک دوسرے کے دکھ سکھ بانٹنا ہے۔۔۔آپ سمجھتے ہیں کہ میں آپکے صرف سکھ بانٹنے کی اہلیت رکھتی ہوں۔بس اتنا ہی جانا ہے مجھے"وہ تو تڑپ گئی۔

ایسا نہیں ہے مان۔۔"فاتک نے شادی کے بعد اسکا پیار بھرا نام مان رکھا تھا۔ "

جب مان کہتے ہیں تو یہ مان بھی ہونا چاہئیے کہ میں آپکی ہر تکلیف کو خود پر سہہ جاؤں گی۔مجھے بزنس کے امور کا زیادہ علم تو نہیں۔میں اگر آپکی مدد نہیں کر سکتی تو کم از کم آپکی تکلیف پر پھائے تو رکھ سکتی ہوں۔کیا اتنا بھی حق نہیں دیں گے"وہ کس امتحان میں اسے ڈال رہی تھی۔

فاتک نے اسے خود سے قریب کر کے اسکے گھنے بالوں سے ڈھکے سر پر اپنی ٹھوڑی ٹکائی۔

آپ میرے لیئے کیا ہو کبھی نہیں بتا سکتا۔۔مجھے اس وقت آپکی ضرورت ہر چیز سے بڑھ کر ہے۔بس میرے قریب رہو۔میرے" دکھوں کا اپنے آپ مداوا ہو جائے گا"اور پھر فاتک کی بڑھتی سرگوشیوں نے مناب کو کچھ اور سوچنے کی مہلت ہی نہیں دی۔وہ اس انداز میں اسے اپنی جانب متوجہ کرتا تھا کہ دماغ میں اٹھتے سب سوال دم توڑ جاتے تھے۔بس وہ ہوتا تھا اور اسکی وارفتگیاں۔

اسکی گاڑی کا رخ اپنے شوروم کی جانب تھا۔اسے امید تھی کہ غازی وہیں ہو گا۔کچھ دیر بعد گاڑی شوروم کے آگے رکی۔ایک گہری سانس کھینچتے اس نے دائیں جانب چمکتے دمکتے اپنے شوروم کی بلڈنگ کو چھ سال بعد دیکھا۔گاڑی سے اتر کر گاگلز اتارتے کیا کچھ یادداشت کے پردے پر اپنی چھب دکھلا گیا تھا۔

نم آنکھوں سے ارد گرد دیکھا۔

گاڑی لاک کر کے دھڑکتے دل سے شوروم کے اندر داخل ہوا۔

دروازے پر کھڑا گارڈ چاچا رحیم نہیں تھا اسی لئے وہ پہچانا نہیں گیا۔

یہاں کے مینجر کس طرف ہوں گے "اپنے ہی شوروم کی ایک ایک چیز سے واقف ہونے کے باوجود وہ اجنبی بن کر کھڑا پوچھ رہا تھا۔ "

سر جی اس جانب "اس نے ہاتھ سے بائیں جانب بنے کاریڈور کی جانب اشارہ کیا۔ "

فاتک سر ہلا کر اسی سمت بڑھ گیا۔

آفس کے دروازے پر کپکپاتے ہاتھ رکھے۔

آہستہ سے ناک کیا۔

کم ان؟"غازی کی آواز اسکے کانوں تک پہنچی۔آنکھیں بھینچ کر آنسو اندر اتارے۔ "

آہستہ سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔

غازی ترچھا بیٹھا اپنے سامنے پڑے سسٹم پر تیزی سے کام کر رہا تھا۔جب کچھ لمحے آنے والے کی کوئی آواز نہیں آئی۔تو اسے گردن موڑ کر دیکھنا پڑا۔

اور جو چہرہ نظروں کے سامنے تھا اس نے پل بھر کو ہر منظر ہر چیز ساکت کر دی۔

غازی حیرت آنکھوں میں سموئے بے اختیار اپنی سیٹ سے کھڑا ہوا۔

فاتک نم آنکھوں سے اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔

بد قت اس سے نظر ہٹاتے غازی نے نظریں سامنے دیوار پر جمائیں۔

اسکے چہرے پر در آنے والی سختی فاتک کی آنکھوں سے پوشیدہ نہیں تھی۔

"کیوں آئے ہیں آپ۔۔۔؟" سرد لہجے میں کیئے جانے والا سوال فاتک کو سن کر گیا۔

اپنے ماں جائے کے لہجے کی سختی اسکی برداشت سے باہر تھی۔

"معافی مانگنے" فقط دو لفظوں میں اس نے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا۔

مگر اسکے یہ دو لفظ غازی کے اندر آگ لگا گ ئے۔

"معافی۔۔" وہ استہزائیہ انداز میں مسکرایا۔

"ہاں" فاتک ڈٹا ہوا تھا۔

"کس سے۔۔۔ کس کس سے مانگیں گے۔۔۔ اور کون دے گا آپکو معافی۔ یہ سوچا بھی کیسے آپ نے۔ کہ چھ سال اپنی خوشیوں اور خواہشوں کی تکمیل کے لئیے ہم سے بچھڑنے کے بعد۔۔ آپ آئیں گے۔۔۔ ہم سے معافی مانگیں گے اور ہم سب بھول بھال آپکو معاف کر دیں گے۔ واہ کیا پلیننگ کی آپ نے۔۔۔۔ سپر سٹار فاتک واجد۔۔" طنز کے نشتر اسکے سینے میں پیوست کرتے غازی کا لہجہ جتنا کڑوا ہو سکتا تھا وہ ہوا تھا۔

فاتک تکلیف سے گزرنے کے بعد بھی جانتا تھا کہ وہ حق بجانب تھا۔

"نہیں میں جانتا ہوں کہ یہ سب اتنا آسان نہیں۔ اسی لئیے سب سے باری باری معافی مانگنے آیا ہوں۔ اماں سے تو معافی مانگ چکا ہوں۔ وہ ماں ہیں نا معاف کر دیا۔ مگر باقی سب سے معافی ملنا آسان نہیں۔ میں یہ بھی جانتا ہوں۔ مجھے یہ بھی اندازہ ہے کہ غلطی پر سراسر میں ہی تھا۔ اور اسی لئیے اسکا بھگتان بھی تنہا ہی بھگتا۔" غازی کا دل پگھل رہا تھا۔ فاتک نہ صرف اسکا بہترین بھائی تھا بلکہ بہترین دوست بھی تھا۔

کس طرح اس کے بغیر یہ سال گزارے یہ وہی جانتا تھا۔

"نہیں آپکو احساس نہیں ہو سکتا۔۔ آپکے گرد تو ہر لمحہ بھیڑ تھی، ہجوم تھا، چکا چوند تھی۔ اور اسی سب کی تو آپ نے خواہش کی تھی نا پھر اب لہجے میں یہ درد کیسا۔۔ یہ سب آپکی ترجیح تھی کیونکہ ان خواہشات کو آپ نے ہر رشتے پر ترجیح دی۔۔۔ یہاں تک کہ اپنی محبت پر بھی"

مناب کا کرلاتا چہرہ اسکی نظروں کے سامنے آیا۔

یہ میری ترجیح نہیں اناکامسئلہ بن گیا تھا۔ تم نہیں جانتے بابانے کس کس طرح میرے اس شوق کو لے کر مجھے کچوکے لگائے تھے۔ میری ہمت جواب دے گی اور میں وہ قدم اٹھا بیٹھا جس نے مجھے بھیڑ میں بھی اکیلا کر دیا۔ تم سوچ سکتے ہو ایسے انسان کی کیا حالت ہو گی۔ کہ ہزاروں مداح اسکے قریب ہوں اور اسے انکی محبت نظر نہ آئے سنائی نہ دے۔ میں کبھی کسی کو نہیں بتا سکتا کہ میرے فینز جب میرے قریب آتے ہیں تو وہ میرے لئیے کیا الفاظ بولتے ہیں۔ کون میرے لئیے کیا تعریفی جملے بولتا ہے۔ میں تو یہاں سے جانے کے بعد ایک روبورٹ بن گیا تھا۔" وہ اپنی تکلیف اس پر آشکار کر رہا تھا۔ وہی تو تھا جو ہمیشہ اسکی ہر خوشی اور تکلیف کو سنتا تھا۔ مگر آج وہ چاہتے ہوئے بھی سننے کو تیار نہ تھا۔

"پلیز۔۔۔بس کریں۔۔ میں پھر یہی کہوں گا کہ کسی پر یہ سب جتانا کوئی معنی نہیں رکھتا۔کیونکہ یہ آپکی اپنی چوائس تھی۔ ہم سب نے آپکو سمجھایا تھا۔ منع کیا تھا کہ یہ پل دو پل کی خوشیوں میں کچھ نہیں رکھا۔

مگر آپ نے تو ایسے بندوبست کر کے فرار کی راہ اختیار کی کہ کسی کو کچھ کہنے کا موقع تک نہ دیا" وہ سب الزام اس پر دھر رہا تھا۔

"ہاں میں مانتا ہوں یہ میری چوائس تھی۔ اسی لئے چھ سال بعد بھی معافی مانگنے اور سب کچھ سننے میں خود آیا ہوں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ میں یہ سب ڈیزرو کرتا ہوں۔ مجھے تمہاری کسی تلخ بات پر کوئی شکوہ نہیں۔ مگر صرف ایک بات بتا دو۔ وہ بچی کون ہے جو کسی ایشیائی کمپیٹیشن میں جیتی ہے اور مناب اور بابا اسکے ساتھ گ ئے ہیں۔ وہ لوگ مناب کو اسکی ماں اور بابا کو اسکے دادا کیوں کہہ رہے تھے۔ میں نے کچھ دن پہلے ہی ٹی وی پر دیکھا تھا اور بس تب ہی واپس آنے کا فیصلہ کیا۔ پلیز غازی مجھے کوڑے مار لو۔۔ جو کہنا ہے کہہ لو۔ صرف یہ بتا دو کہ وہ بچی کون ہے؟" فاتک کی بے بسی اسکے ایک ایک لفظ سے جھلک رہی تھی۔

غازی نے ایک تمسخرانہ نگاہ اس پر ڈالی۔

"آپ کو اس سے کیا؟" غازی کے سوال پر وہ تڑپ کر رہ گیا۔

"ڈیم اٹ غازی وہ بیوی تھی میری۔ میں اسے طلاق دے کر نہیں گیا تھا کہ تم لوگوں نے اسکی کسی اور سے شادی کر دی۔۔اور۔۔۔اور کہیں تم۔۔ تم سے" مشتعل ہو کر بولتے جو خیال اسکے دماغ میں بجلی کی مانند کوندا وہ فاتک کو صدمے سے دوچار کر گیا۔

"آپکی طرح بے غیرت نہیں میں۔ کہ اپنی ماں اور بہن جیسی بھابھی سے۔۔۔" غازی اسکی سوچ پر نادم ہوا۔

"تو پھر وہ بچی کہاں سے آئی" وہ پھر الجھا۔

"خود سے پوچھیں۔۔ رخصتی کروائی تھی نہ آپ نے جانے سے پہلے۔۔ اسے بیوی کی حیثیت دی تھی نا" غازی ہر سرا سلجھا رہا تھا۔

تت۔۔تو کیا۔۔وہ۔۔۔وہ میری ب۔۔بیٹی ہے" فاتک ہکلا کر بولا۔ بے یقین نظروں سے غازی کو دیکھا۔ سمجھ نہ آیا خوشی کا اظہار کرے یا۔۔۔

بد قسمتی سے "غازی دکھ بھرے لہجے میں گویا ہوا۔ "

فاتک لڑکھڑا کر کرسی کا سہارا لے کر رہ گیا۔

کچھ دن بعد فاتک نے گھر میں مشہور کیا کہ اسے کچھ دنوں کے لیئے اسلام آباد جانا ہے۔ کسی کلائنٹ کے آفس کا انٹیرئیر دیکھ کر اسکے حساب سے فرنیچر ڈیزائن کرنا ہے۔

یہ کون سا کلائنٹ ہے؟" واجد خود حیران تھے۔ کہ کون ہے جن سے بالا ہی بالا فاتک بات چیت کر چکا ہے۔ "

اس وقت وہ سب رات کا کھانا کھا رہے تھے۔ سبھی ڈائیننگ روم میں موجود تھے جب فاتک نے دو دن بعد اپنے اسلام آباد جانے کا اعلان کیا۔

بابا میں نے آپکو دکھائیں تو تھیں انکے آفس کی پکچرز "نجانے فاتک نے کس کے آفس کی پکچرز دکھا کر انہیں مطمئن کیا تھا۔ "

اچھا ٹھیک ہے۔ تم پھر غازی کو اپنے ساتھ لے جاؤ" وہ بھی اسکے باپ تھے۔ نجانے کیوں گڑ بڑ کا اندازہ ہو رہا تھا۔ "

بابا میں کوئ دودھ پیتا بچہ تو نہیں کہ وہاں اکیلا جا کر گم جاؤں گا" انکی احتیاط فاتک کو ہر گز پسند نہیں آئ۔ "

اچھا اچھا۔۔۔کتنے دن کے لیئے جانا ہے" انکے پوچھنے پر اس نے کچھ لمحوں کے لیئے سوچا۔ "

تین دن تو لگ جائیں گے" فاتک کی بات پر مناب کا نوالہ منہ تک لے جاتا ہاتھ لرزا۔ "

وہ تو اب اسکی چند لمحوں کی دوری برداشت کرنے کی اہلیت نہیں رکھتی تھی۔ کجا کہ تین دن۔

اور پھر جس چیز سے انسان سب سے زیادہ خوفزدہ ہوتا ہے اور سوچتا ہے کہ وہ یہ کام کرنے کی ہمت کبھی بھی نہیں کر سکتا۔

قدرت اسے اسی چیز کے قریب لاتی ہے۔اور یہی آزمائش ہے یہی امتحان ہے کہ ہم اپنے خوف کے ساتھ جیتے ہیں۔ ہمیں ہر حال میں اسے برداشت کرنا ہوتا ہے۔

جس لمحے وہ اپنی پیکنگ کر رہا تھا مناب کا دل عجیب وہموں میں گھرا تھا۔

نم آنکھوں سے وہ اسے ہر چیز پیک کرتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

کیا ضروری ہے کہ آپ ہی جائیں۔غازی کو بھیج دیں "آخر جب اس سے رہا نہ گیا تو کہہ بیٹھی۔ "

فاتک سامان رکھنا ترک کرکے اسکی جانب دیکھا۔جو بیڈ کے دوسرے کونے پر بیٹھی حسرت بھری نظروں سے اسکی جانب دیکھ رہی تھی۔

فاتک کو لگا اسکا دل کسی نے مٹھی میں لے کر زور سے بھینچ دیا ہو۔

مان کچھ دن کی ہی تو بات ہے۔اور ویسے بھی غازی کو ابھی ان سب باتون کا اتنا تجربہ نہیں ہے۔وہ ڈیلنگ نہیں کر سکے گا" نظر چرا کر " جھوٹ بولتے اسکا دل رو رہا تھا۔مگر یہ آخری چانس تھا اسکے پاس کہ وہ خود کو منوا سکتا تھا۔اسکے بعد اسے کوئی موقع نہیں ملنے والا تھا۔

غزنوی نے صاف لفظوں میں کہا تھا" یہ آخری چانس ہے میں مزید لوگوں کے سامنے تمہاری وجہ سے ذلیل وخوار نہیں ہو سکتا۔جب جب۔۔ تمہیں کنسرٹ میں پرفارم کرنے کا موقع دیا تم نے کوئی نہ کوئی بہانے بنانے شروع کر دیئے۔اگر یہ سب کرنا ہے تو میں اس کے بعد تمہیں کسی کنسرٹ کی آفر نہیں کروں گا۔ویسے بھی اس میں ملک کی مایہ ناز کمپنیز کے ڈائریکٹرز ہوں گے۔اگر تمہیں کوئی بھی پسند کر لیتا ہے سمجھو اسکے بعد تمہاری کامیابیوں کا سفر شروع ہو جائے گا۔ہاں اگر تم یہ چانس بھی مس کر دیتے ہو تو پھر اس فیلڈ سے خود کو الگ کر لو۔

اور اسکے لیئے تمہیں دبئ جانا پڑے گا۔"فاتک کو غزنوی کے الفاظ یاد آئے۔

تین دن کے بعد میں آپکے پاس ہوں گا۔پلیز مان اس طرح کر کے مجھے مشکل میں مت ڈالو۔"فاتک بیگ بند کر کے اسکی جانب آتے۔" اسکے مقابل بیڈ پر بیٹھا۔جو گود میں دھرے اپنے ہاتھوں کو دیکھتے بے آواز رو رہی تھی۔

فاتک نے اسکا چہرہ اونچا کر کے اسکے آنسو سے تر چہرے کو پیار سے چھوا۔

مناب کی ہچکی بندھ گئ۔

مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے۔کوئی طوفان آنے والا ہے۔کچھ بہت غلط ہونے والا ہے۔ہم دونوں کسی آزمائش میں مبتلا ہونے والے ہیں""

فاتک کے ایک ایک نقش کو محبت اور حسرت سے دیکھتے وہ ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولی۔

آپکا وہم ہے یار ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ٹرسٹ می" فاتک نے محبت سے اسے خود سے لگایا۔ "

اسکے ماتھ پہ بوسا دیا۔

اگر یہ ٹرسٹ ٹوٹا نا۔۔تو میں بھی ٹوٹ جاؤں گی۔۔۔ میں بتا رہی ہوں آپکو" وہ ناز بھرا انداز اپنا کر بولی۔ "

نہیں ٹوٹے گا" فاتک نے اسے تسلی دلائ۔ "

مگر وہ اعتماد ٹوٹنا تھا ٹوٹ گیا اور حقیقت میں مناب کو بھی اندر تک توڑ گیا۔

تین دن کا کہہ کر فاتک پھر واپس نہیں آیا۔

دبئ کے کنسرٹ میں اسکی پرفارمنس نہ صرف ایک میوزک کمپنی کو پسند آئ بلکہ انہوں نے اسی وقت اسے سائن کر لیا۔ اور مسئلہ یہ تھا کہ وہ خود امریکہ میں ہوتے تھے۔ فاتک کو انکے ساتھ جانا تھا۔

اس نے گھر فون کیا۔

اسکا فون کیا آیا پورے گھر میں کہرام برپا ہو گیا۔

تو تم جھوٹ بول کر گۓ تھے۔۔۔" اسکی بات سنتے ہی واجد برسے۔ "

ہاں کیونکہ میں جانتا تھا کہ ہمیشہ کی طرح اگر آپکو بتایا تو آپ نے ایسی سختی کرنی ہے کہ میں اپنے شوق کو پورا کرنے کا خواب ہی دیکھتا رہوں گا" فاتک کے لہجے کی ہٹ دھرمی اور ٹھہراؤ انہیں ایک آنکھ نہ بھایا۔

یہ جانتے ہوۓ بھی کہ میں اس پیشے کو پسند نہیں کرتا۔ تم ابھی اور اسی وقت واپس آؤ۔ دماغ ٹھکانے لگاتا ہوں تمہارا" وہ پھر سے بھڑکے۔

واپس تو میں اسی صورت آؤں گا جب آپ مجھے میرے خوابوں کو پورا کرنے کی حامی بھریں گے" فاتک بے لچک انداز میں بولا۔ "

اور اگر حامی نہ بھروں" انکے چٹانوں سے سخت لہجے کا بھی فاتک پر کوئ اثر نہ ہوا۔ انکی بے کار کی انا کے سامنے اب اس وقت اسے کچھ دکھائ نہیں دے رہا تھا۔

تو پھر میں کبھی واپس نہیں آؤں گا" اسکی عمر کا تقاضا ہی بے سوچا سمجھا جوش تھا۔ اور اسی جوش نے اسکے تمام ہوش ٹھکانے لگا دئیے۔ " اسکے انداز واجد کو اور بھی تاؤ دلا گۓ۔

تو پھر مت آنا۔۔ میں یہ بھول جاؤں گا کہ میرے دو بیٹے تھے۔ آج سے تم میرے لئۓ مر چکے ہو۔ اپنی شکل مجھے مت دکھانا۔ دیکھتا ہوں۔ کتنے دن تم اس مراثیوں والے کام سے اپنا پیٹ بھرتے ہوۓ۔ یہ اونچے خواب دکھانے والے زمین پر اتنی تیزی سے پٹختے بھی ہیں۔ مگر یاد رکھنا جب پیٹ کے دوزخ کی آگ بجھانے کو کوڑی کوڑی کے محتاج ہو گے تب میرے در پر ہی آؤ گے۔ مگر میں تب تمہیں قبول نہیں کروں گا۔" کوئ باپ اپنی اولاد کو اتنی سخت باتیں کہہ سکتا ہے۔ فاتک کو یقین نہیں آیا۔

تو پھر آپ بھی یادرکھیں۔ میں بھی آپکو دکھا کر رہوں گا کہ فاتک واجد آپکے بنا بھی دنیا میں وہ سب حاصل کرے گا جسکی اس نے خواہش کی ہے۔ مگر افسوس رہے گا کہ اگر آپکی رضامندی سے ہوتا تو بہتر تھا۔ لیکن کوئی بات نہیں۔ یہ سب اب اکیلے ہی سہی" وہ بھی انہی کا بیٹا تھا ہٹ دھرمی ورثے میں ملی تھی۔

اونہہ۔۔۔ یہ گھر۔۔ ہم سب اور یہاں کی ہر چیز سے اب تم دستبردار ہو۔ کسی کو کانٹیکٹ کرنے کی کوشش مت کرنا خاص کر مناب" کو۔" انہوں نے پھنکار کر کہا۔

میری بیوی کو تو دنیا کا کوئی قانون مجھ سے جدا نہیں کر سکتا۔ آپ تو پھر میرے باپ ہیں" اسکی ہنسی انہیں طیش دلا رہی تھی۔ "

بکواس بند کرو۔۔ اس سے اپنا ہر تعلق اب ختم سمجھو" وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولے۔ "

اس سب کو میں سوائے اپنی بیوی کے کسی اور سے ڈسکس کرنا مناسب نہیں سمجھتا" انکے تلخ الفاظ کی تکلیف شدت سے ہو رہی تھی۔ لہذا" وہ لہجے کی تلخی کو چھپا نہیں سکا۔

انہوں نے غصے میں فون بند کر دیا۔

فون سے ٹوں ٹوں کی آواز ابھری۔ اس نے کچھ سوچ کر مناب کو فقط وائس میسج کیا۔

میری جان۔ اور میرا مان۔ بابا کی طرح آپ سفاک مت ہو جانا۔ "

میں اسلام آباد نہیں دبئی آیا ہوں۔ کنسرٹ کے لیئے۔ میں میوزک کو کبھی نہیں چھوڑ نہیں سکتک۔ یہ فقط میرا شوق نہیں میرا جنون ہے۔ اور آج میرے جب میرے خوابوں کی تکمیل ہونے چلی ہے تو میرے اپنے مجھے سمجھنے اور سپورٹ کرنے کی بجائے میرا ساتھ چھوڑنے کی بات کر رہے ہیں۔ دبئی سے ایک مشہور میوزک کمپنی کے ساتھ میرا دو سال کا کانٹریکٹ ہوا ہے۔ میں فی الحال امریکہ جا رہا ہوں۔ جیسے ہی موقع ملے گا آپکو اپنے پاس بلا لوں گا۔ مگر پلیز تب تک۔ میرے لیئے کوئی بدگمانی مت لانا۔ میں نے جلدی شادی بھی اسی لئے کی تھی۔ کیونکہ جس بندے نے مجھے یہ موقع دیا تھا اس نے تب ہی باخبر کر دیا تھا کہ اس چانس کے بعد دنیا کے دروازے مجھ پر کھل جائیں گے۔ اور وہ دروازے کھلنے کے بعد شاید میں گھر والوں کو وہ وقت نہ دے سکوں جس کے وہ حقدار ہیں۔ کہیں جانے سے پہلے کسی اور نئی ڈگر پر بڑھنے سے پہلے میں چاہتا تھا کہ آپ میری زندگی میں آ جاؤ۔ آپکا نام میرے نام کے ساتھ جڑ جائے۔ تاکہ کوئی اسے کبھی الگ کرنے کی بات نہ کرے۔ میں جانتا تھا کہ گھر میں کسی کو میرا یہ جنون پسند نہیں اور پھوپھو نے تو یہاں تک کہا تھا کہ اگر میں نے یہ سب نہ چھوڑا تو میری بیٹی کو بھول جاؤ۔ مان میں خود کو بھول سکتا ہوں مگر آپکو نہیں۔

یہ سب چند سالوں کی بات ہے جیسے ہی میں سیٹل ہو جاؤں گا آپ میرے پاس ہو گی۔پلیز۔کسی کی باتوں میں آکر میرے بارے میں غلط فہمیاں مت پالنا۔آپ آج بھی اتنی ہی اہم ہو جتنی کہ کل تھی۔

مگر میں اپنے جنون کو بھی نہیں چھوڑ سکتا تھا۔پلیز۔۔مجھے سمجھنا اور اپنا خیال رکھنا۔یہ چند سال جلد ہی ختم ہو جائیں گے۔آپکی محبتوں کا منتظر۔۔آپکا فاتک "فون ہاتھ میں لئے رات کے اس پہر اس پر گویا قیامت ٹوٹی تھی۔

پتھرائی آنکھوں میں آہستہ آہستہ آنسو جمع ہوتے گئے۔اور پھر کمرے کی تنہائی تھی اور اسکی سسکیاں۔

میری محبت بس اتنی ہی تھی۔جس نے آپکے جنون کو بھی نہیں توڑا۔یہ محبت تو نہ تھی۔یہ تو بس چند لمحوں کو رنگین بنانے کی خواہش" تھی۔مجھ پر میرے وجود پر اپنے نام کا ٹھپہ لگانے کی جستجو تھی۔میں۔۔۔میں کبھی آپکو معاف نہیں کروں گی۔فاتک آپ نے میرے ساتھ میری محبت کے ساتھ بہت برا کیا ہے۔اب آپ اپنی دنیا میں مگن رہیں۔"بلک بلک کر روتے وہ فاتک کے ہیولے کے ساتھ مخاطب تھی۔کچھ دیر رو چکنے کے بعد اس نے فون میں سے سم نکالی۔

غصہ۔انتقام کیا کچھ نہ بھر گیا تھا اسکے اندر۔

کھڑکی کھول کر وہ سم دور اچھالی۔

مجھ سے دور جاتے جب آپ نے میرے بارے میں نہیں سوچا تو میں کیوں اس بے اعتنائی پر آپکا سوچوں۔ہر مقام پر مجھے جھوٹی تسلیاں" دیں۔جھوٹ پر جھوٹ بولا مجھ سے۔جس شخص نے تعلق ہی جھوٹ پر قائم کیا وہ اسے نبھانے کی اہلیت ہی نہیں رکھتا تھا۔میں نے ہر رابطہ ہر تعلق آپ سے توڑا فاتک۔۔ہر رابطہ" نفرت سے اسے سوچتی پھر سے تڑپ کر روئی۔

مگر کچھ دن بعد اسکے اندر پلنے والے وجود نے اسے باور کروادیا کہ وہ چاہنے کے باوجود فاتک سے تعلق توڑ نہیں سکتی۔اسکی بیٹی اسکی وشہ نور ۔۔۔اسے پل پل اس بے رحم کی یاد دلاتی

وشہ میں نے کتنی بار کہا ہے یہ سونگز مت سنا کرو"وشہ موبائل پر فاتک واجد کے نئے سونگ کی ویڈیو یوٹیوب پر لگا کر مگن سی دیکھ اور" سن رہی تھی۔جب واش روم سے باہر آتے ہوئے مناب اس پر برسی۔

ٹھیک آدھے گھنٹے بعد انہوں نے ائیر پورٹ کے لئیے نکلنا تھا۔آج انکی پاکستان واپسی تھی۔

اور اس وقت بھی وہ سامان پیک کرنے کے بعد واش روم سے ضروری چیزیں لینے گی کہ پیچھے سے وشہ نے اسکے موبائل پر فاتک کا گانا لگا دیا۔

اسے فاتک بہت پسند تھا۔مناب کے بے تحاشا چڑنے کے باوجود وہ چھپ چھپا کر فاتک کے گانے سنتی اور اسکی ویڈیوز دیکھتی تھی۔

ایک عجیب سی کشش اسے محسوس ہوتی تھی۔ تھی تو وہ بچی مگر بچے جتنے بھی چھوٹے ہوں اپنے خون کی جانب ہمکتے ضرور ہیں۔

وشہ تو انجان تھی کہ وہ کیوں فاتک کو پسند کرتی ہے مگر مناب انجان نہیں تھی۔

وہ اس شخص کی نہ تو کبھی آواز سننا چاہتی تھی اور دیکھنا تو بہت دور کی بات۔

"ممی آپکو یہ کیوں نہیں اچھے لگتے۔۔اتنے کیوٹ سے تو ہیں بالکل وشہ کی طرح" وشہ نے منہ بنا کر بند کرتے وہ کچھ کہہ دیا جسے سن کر مناب کتنی دیر گنگ رہ گئی۔

"وشہ کی طرح"۔۔۔یہی الفاظ کتنی دیر اسکی سماعتوں میں بازگشت کرتے رہے۔

تو کیا یہ خود کو فاتک میں ڈھونڈنے لگی ہے۔ تو کیا میری اس کو فاتک کے بارے میں کچھ نہ بتانے والی ہر احتیاط ضائع ہو گئی۔ وہ وشہ کے الفاظ سن کر شاکڈ تھی۔

"آ۔۔۔آپ کو کس نے کہا اس سنگر کی شکل آپ جیسی ہے" مناب نظریں چراتے ہوئے اس سے بولی۔

"ممی شکل تو نہیں کہا۔ بس کیوٹنیس کہا ہے۔۔کیوں کیا میری شکل ان سے ملتی ہے؟" مناب کی تصحیح کرتے وہ پر جوش انداز میں بولی۔

"اللہ نہ کرے۔۔۔" وہ ایک دم دل تھام گئی۔

"میرا مطلب ہے بالکل نہیں۔ میری وشہ تو بہت پیاری ہے" یکدم بیڈ پر بیٹھی وشہ کو گود میں اٹھاتے اسکے چہرے کو چومتے محبت سے بولی۔

"وشہ کی ممی بھی تو بہت پیاری ہیں" وشہ یکدم بہل گئی۔

اسکی سب سے اچھی عادت یہ تھی کہ وہ بہل جاتی تھی۔ باتوں میں لگ کر پچھلی بات بھول جاتی تھی۔اور یہ شاید اللہ کی مہربانی تھی کہ اسکی عادت ایسی تھی۔ فاتک سے متعلق جب کوئی بات شروع ہوتی مناب اسے باتوں میں لگا دیتی اور وہ بھول جاتی پھر دوبارہ اس بات کا ذکر نہیں کرتی۔ نہیں تو اگر وہ پیچھے پڑنے والی بچی ہوتی تو مناب کے لئیے اس کے سوالوں سے بچنا بہت مشکل ہو جاتا۔

"چلو جلدی سے ریڈی ہو جاؤ دادا جان انتظار کر رہے ہوں گے" وہ تیزی سے اسکے بالوں میں برش کرتے ہوئے بولی۔

واجد ہوٹل کے دوسرے کمرے میں موجود ان دونوں کے منتظر تھے۔

"اب آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں" فاتک اور غازی اس لمحے ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے تھے۔اس دن غازی کے آفس سے وہ چپ چاپ واپس آگیا۔ ہاں مگر اس کا فون نمبر لینا نہیں بھولا تھا۔

غازی بھی شاید اس کو دل سے معاف کر چکا تھا لہذا چپ چاپ نمبر دے دیا۔ اگلے دن رات میں واجد، مناب اور وشہ کی واپسی تھی۔

فاتک نے غازی سے درخواست کی کہ وہ کچھ دیر کے لئیے اسکے ہوٹل اس سے ملنے آجائے۔اسے غازی کو ہر صورت اپنے ساتھ ملانا تھا۔ تاکہ مناب اور وشہ تک رسائی حاصل کر سکے۔ایک بار وہ دونوں اسکا ساتھ دینے کو تیار ہو جائیں تو پھر واجد کو منانا کوئی بڑی بات نہیں تھی۔

کچھ پس و پیش کے بعد غازی نے آنے کی حامی بھر لی۔

اس وقت دونوں فاتک کے کمرے میں صوفوں پر آمنے سامنے بیٹھے تھے۔

میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ تم ابھی وشہ سے میری چند ملاقاتیں کروادو۔ مناب کے علم میں لائے بغیر "اس نے اپنا لائحہ عمل بتانا شروع" کیا۔

اب کیا آپ وشہ کو بھی بھابھی سے الگ کرنے کے چکر میں ہیں" نجانے کیوں غازی کو اس کی نیت پر شک گزرا۔ "

اگر یہ سب کرنا ہوتا تو تمہیں کبھی اپنے ساتھ ملانے کی بات نہ کرتا۔ وشہ کو ٹریس کر کے خاموشی سے لے کر نکل جاتا۔اتنا ہی گھٹیا سمجھتے" ہو مجھے ؟"فاتک نے کسی قدر تاسف سے بھائی کو دیکھا۔

تو پھر اس سب کا مقصد ؟"وہ الجھا۔ "

کیا تم نے مجھے معاف نہیں کیا۔کیا تم نہیں چاہتے کہ میں تم سب کے ساتھ مل کر رہوں۔کیا تم نہیں چاہتے کہ وشہ میری جس محبت سے" محروم رہی جو اس کا حق تھی وہ اسے ملے۔ میں اپنے کئیے پر نادم ہوں غازی اور سب کچھ ٹھیک کرنے کے لئیے جتنے جتن کرنے پڑے کروں گا۔بس تم میرا ساتھ دیتے جاؤ۔تمہارا یہ احسان ساری زندگی نہیں بھولوں گا۔ تمہیں اپنی سب مجبوریاں بتا چکا ہوں۔ پھر بھی تم سارا قصور میرے کھاتے میں ڈال رہے ہو"فاتک نے بے چارگی سے کہا۔

ٹھیک ہے مگر وشہ کو ملانے سے پہلے مجھے چاچو اور چاچی سے یہ سب بات کرنی پڑے گی۔اور آپکو ان کے پاس جانا پڑے گا"غازی نے کچھ" سوچتے ہوئے کہا۔

سب کے پاس چلوں گا۔سب سے معذرت بھی کروں گا۔۔غلطیاں دہرا کر اب اپنے حصے کی سزا کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔ مگر رازداری" شرط ہے۔اور تم وعدہ کرو تم بابا کو بھی منانے کی کوشش کرو گے"فاتک نے کسی قدر مان سے کہا۔

پوری کوشش کروں گا۔ مگر میں یہ داؤ چاچو کی مدد کے بغیر نہیں کر سکتا"غازی نے بھی اپنی مجبوری بتائی۔"

بالکل۔۔۔مجھے بھی سب کی سپورٹ چاہئیے"فاتک نے اسکی بات کی تائید کی۔"

السلام علیکم ! کیسی ہو؟"بہت دنوں بعد آج اس نے صبغہ کو فون کیا تھا۔ "

وعلیکم سلام بالکل ٹھیک آپ سنائیں "رات کے گیارہ بجے غازی کی کال نے اسے تھوڑا حیران کیا۔کیونکہ وہ جانتا تھا کہ صبغہ کا یہ سونے کا" وقت ہوتا تھا۔لہذا اس وقت وہ فون کرنے سے اجتناب کرتا تھا۔

صبح اسے کالج بھی جانا تھا مگر غازی کا اس وقت فون۔۔۔

اسے کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا یہی سوچ کر اس نے سن لیا۔

گڈ۔۔آئم سوری اس وقت آپکو ڈسٹرب کر رہا ہوں۔لیکن سمجھ نہیں آرہی کہ کس سے اپنا مسئلہ شئیر کروں۔بہت سوچنے کے بعد بھی" آپکے علاوہ کسی کا نام ذہن میں نہیں آیا" سال پہلے ہی غازی اور مناب کی خواہش پر صبغہ اور غازی کا نکاح ہوا تھا۔

عارفہ مناب کے تجربے کے بعد ہی غازی کے ساتھ صبغہ کا رشتہ کرنے پر کسی صورت آمادہ نہیں تھیں۔جبکہ مناب جانتی تھی کہ غازی صبغہ کے علاوہ کسی اور کے ساتھ شادی پر آمادہ نہیں ہوگا۔

بہت دن مناب ماں کو سمجھاتی رہی۔

آخر آپ لوگ میری وجہ سے انکی زندگی خراب کیوں کر رہے ہیں" وہ جھنجھلائی۔ "

اسی کا بھائی ہے نا۔۔ایک نے تو میری بیٹی کی زندگی کو برباد کر دیا۔اب دوسرے کے ہاتھ میں میں دوسری بیٹی کی زندگی دے دوں تاکہ " وہ اسے بھی برباد کرے" عارفہ درشت لہجے میں بولیں۔

اماں غازی بہت اچھا ہے۔۔جس طرح ان سالوں میں اس نے مجھے سنبھالا ہے۔وہ صبغہ کو بہت خوش رکھے گا۔میرے ساتھ جو کچھ ہوا" وہ میری قسمت تھی۔اسکا قصوروار آپ کسی اور کو نہیں ٹھہرا سکتیں۔یہ غازی کے ساتھ زیادتی ہے۔پلیز۔۔اماں۔۔مجھے صبغہ اور غازی دونوں ہی بہت پیارے ہیں۔اور کیا ہی اچھا ہو یہ پیارے میرے پاس رہیں ہمیشہ۔۔۔" وہ صاف دل والی تھی صاف دلی سے اپنی خواہش کا اظہار کر گئی۔

قسمت۔۔منا۔۔۔تو اب بھی اس بے غیرت پر کوئی الزام برداشت نہیں کر سکتی" عارفہ صدمے سے بولیں۔"

اس نے وفا نہیں نبھائی۔۔تو نہ سہی۔۔میں تو بے وفا نہیں ہوں نا" نجانے کیوں جب جب فاتک کو کوئی کچھ کہتا اس کا دل خون کے آنسو" روتا تھا۔

اس ستم گر کی محبتیں یاد آتیں تو دل نرم پڑ جاتا تھا۔

شاید عورت ایسی ہی ہوتی ہے محبت کے چند خوشگوار لمحے تو ساری عمر نہیں بھولتی ہاں ستم ظریفی کو چند میٹھے بولوں کے بعد بھی بھلا دیتی ہے۔

عورت کی مٹی میں وفا شعاری کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے۔تبھی تو بیوہ عورتیں اولاد کے سہارے پر ہی ساری عمر مرد کے سہارے کے بنا

گزار دیتی ہیں۔

جبکہ مرد ایک عورت کے بعد دوسری عورت کو فورا زندگی میں لے آتا ہے۔

اماں میرے مسئلوں کو چھوڑیں۔اور یقین کریں۔غازی نہ صرف صبغہ کے لئیے بلکہ ہم سب کے لئے ایک اچھا اماد، بہنوئ اور بیٹا ثابت ہو گا۔آپ میری مان کر تو دیکھیں "اور پھر مناب نے انہیں منا کر ہی چھوڑا۔

صبغہ کے لئے غازی ایک کزن کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا۔

اب بھی غازی اس سے بہت محتاط ہو کر بات چیت کرتا تھا۔ کبھی کبھی فون پر بات کر لیتا۔بس خیریت پوچھتا پڑھائ سے متعلق بات کرتا۔

فاتک نے ایسا ڈر سب کے دلوں میں پیدا کر دیا تھا۔کہ غازی صبغہ سے بے تحاشا محبت کرنے کے باوجود صبغہ پر کبھی ظاہر نہیں کرتا تھا۔

مناب والے واقع کے بعد تو صبغہ غازی کی فیملی سے بہت لئے دیئے رہنے لگی تھی۔

کیا ہوا ہے ؟"یکدم دھیان مناب کی جانب گیا۔ "

مناب اور وشہ ٹھیک ہیں ؟"گھبرا کر پوچھا۔غازی اسکے فکر مند لہجے پر مسکرایا۔ "

جی الحمداللہ وہ تو اب سو رہی ہیں۔ویسے انکے علاوہ بھی اس گھر میں کچھ لوگ ہیں۔انکے لئیے بھی اگر آپ اتنی ہی فکر دکھا دیں گی تو کوئ ٹینشن نہیں ہو گی"لطیف سا طنز۔۔صبغہ کو شرمندہ کر گیا۔

سوری میں سمجھی۔۔۔۔"اپنی شرمندگی مٹانے کے لئیے الفاظ نہیں ملے۔ "

کوئ بات نہیں "وہ جیسی اسکی ادھوری بات سمجھ کر اسے شرمندگی سے بچانے کی سعی کرنے لگا۔"

کوئ سیریس بات ہے ؟"اسے سمجھ نہ آئ کیا پوچھے۔ "

ہاں۔۔۔مجھے کچھ شئیر کرنا ہے آپکے ساتھ۔۔مجھے یقین ہے ری ایکشن برا ہو گا۔مگر میں یہ شئیر کئے بنا رہ بھی نہیں سکتا۔مجھے کسی کی مدد کی ضرورت ہے اور آپ سے بڑھ کر مدد گار اس لمحے کوئ نہیں لگا"غازی کی مبہم باتیں اسے پریشان کر گئیں۔

کیا اماں کا شک درست نکلا۔۔کیا یہ بھی فاتک بھائ کی طرح مجھے چھوڑ جائیں گے "شک کے ناگ پھن پھیلائے اسے دہشت زدہ کرنے لگے۔

ک۔کک۔۔۔کیا بات ہے جلدی بتائیں "وہ گھبرائ۔ "

صبغہ۔۔اگر فرض کرو کہ۔۔بھائ واپس آ جائیں۔۔تو کیا ہمیں انہیں معاف کر دینا چاہئیے۔اگر اگر وہ بے حد شرمندہ ہوں۔۔کیا پھر بھی ہمیں "اس سے پہلے کے اسکی بات پوری ہوتی صبغہ غازی کی بات کاٹ گئ۔

ایک منٹ۔۔ایک منٹ آپ کہنا کیا چاہ رہے ہیں۔ میں یہ سوچوں بھی کیوں کہ وہ آئیں "وہ یکدم اشتعال میں آئ۔ "

میں نے کہافرض کریں"اسکا ردعمل دیکھ کر غازی کواپنی بات سمجھانی مشکل ہو گئ۔ "

میں کیوں فرض کروں۔۔۔ جبکہ میں ایسا سوچنا بھی نہیں چاہتی۔۔۔پر۔۔۔ایک منٹ کہیں۔۔ کہیں وہ آتو نہیں گۓ "غازی کا لہجہ" جس حقیقت کو چھپانے کی چغلی کھارہا تھاصبغہ نے بہت آسانی سے اسے پکڑ لیا۔

اگر میں کہوں ہاں "اب کی بار غازی نے ہمت کر کے حقیقت کھولنے کا فیصلہ کیا۔"

تو میں کہوں گی کہ اپنے بھائ کی اصلیت دیکھنے کے بعد بھی آپ اسے معاف کر سکتے ہیں مگر میں کبھی بھی معاف نہیں کر سکتی۔۔یہی" محبت ہے آپکی آپا سے کہ بھائ کے آتے ہی اسکی کی جانے والی ہر زیادتی کو فراموش کر گۓ۔ پھر تو میرا مستقبل بھی تاریک ہے۔کیونکہ اگر آپ اسے حق بجانب سمجھ کر معاف کر گۓ ہیں۔ تو کل کو ایسا ہی فعل آپ بھی دہرا سکتے ہیں۔اور اپنے بھائ کی طرح آپ بھی مجھے اندھیرے کنویں میں پھینک جائیں گے۔ مگر میں مناب نہیں۔۔۔اگر یہ سب کرنا ہے توجو تکلیف میں نے کل اٹھانی ہے وہ آج کیوں نہیں۔ اگر آپ نے اپنے بھائ کو معاف کیا یا اسکی طرفداری کی تو مجھے آپکی زندگی میں نہیں رہنا۔"صبغہ نے اسکی ایک بھی نہ سنی اور بس سناتی چلی گئ۔

غازی جانتا تھا یہ سب آسان نہیں۔ کوئ اسے قبول نہیں کرے گا۔ وہ صبغہ سے ایسے ہی ری ایکشن کی توقع کرتا تھا۔ مگر اپنے رشتے کو داؤ پر لگانے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

"صبغہ میری بات"

مجھے نہیں سننی"وہ ایک بار پھر اسکی بات کاٹ گئ۔ "

کیا میں آپ سے کل مل سکتا ہوں۔ کالج سے واپسی پر" نکاح کے بعد وہ اتنا حق پور کھتا تھا۔ انکے نکاح کو ایک سال ہو چکا تھا۔ غازی نے" ایسی کوئ خواہش پہلی بار کی تھی وہ بھی اپنے بے وفا بھائ کے لئیے۔ صبغہ استہزائیہ مسکرائ۔

اگر اپنے بھائ کی طرفداری کے لئۓ ملنا چاہتے ہیں تو معذرت۔۔"وہ بھی سمجھ گئ۔ "

میرے خیال میں ہم آمنے سامنے زیادہ بہتر انداز میں بات کر سکتے ہیں"غازی نے خود ہی پلین ترتیب دے دیا۔ "

میں آپکو کہہ رہی ہوں کہ مجھے آپ سے نہیں ملنا۔ نہ کل نہ کبھی"وہ دوٹوک انداز میں بولی۔ "

اوکے پھر کل ملیں گے۔ میں پھوپھو سے بات کر لوں گا"وہ ہٹ دھرمی سے بولا۔ "

ارے میں کہہ رہی ہوں نہیں۔۔تو۔۔خوامخواہ"وہ اسکی ضد پر حیران ہوئ۔ "

اوکے اللہ حافظ "اسکی سنے بنا وہ فون بند کر چکا تھا۔"

ہے۔۔ہیلو۔۔میں"انگیج کی ٹون آتے ہی صبغہ دانت پیس کر رہ گئ۔ "

ملتی ہوں میں ضروری۔۔۔اونہہ "بڑبڑاتے اس نے موبائل بند کر کے سرہانے پٹخا۔ "

اگلے دن صبح جیسے ہی صبغہ ناشتہ کرنے کچن میں آئی صرف عارفہ ہی جاگ رہی تھیں۔اسکا ناشتہ بنائے وہ اسی کا انتظار کر رہی تھیں۔

السلام علیکم "محبت سے ماں کے ماتھے کو چومتے وہ ڈائیننگ چیئر کی کرسی سنبھال کر بیٹھ گئی۔ "

وعلیکم سلام۔بیٹا وہ آج واپسی پر آپکو ڈرائیور پک نہیں کرے گا۔رات میں غازی کا فون آیا تھا وہ کہہ رہا تھا کہ میں نے صبغہ کو اپنے کسی" پراجیکٹ کی ٹریٹ دینے کا وعدہ کیا تھا وہ پراجیکٹ کامیاب ہو گیا ہے تو آج میں واپسی پر اسے پک کر کے ٹریٹ دے کا واپس چھوڑ جاؤں گا۔"عارفہ کی بات سن کر وہ دانت پیس کر رہ گئی۔

ڈھیٹ "دل ہی دل میں اسے گالیوں سے نوازا۔ "

ویسے بھی اب شوہر ہے تمہارا میں کسی قسم کی پابندی نہیں لگا سکتی"سلائس پر جیم لگا کر اسکی جانب بڑھاتے انہوں نے اسکے خفت زدہ" چہرے کو پل بھر کے لئے دیکھا۔

وہ خاموشی سے اچھا جی کہہ کر ناشتہ ختم کرتے ہی کالج جانے کے لئے باہر آئی۔

گاڑی میں بیٹھتے وقت بھی ذہن منتشر تھا۔اپنی ہی سوچوں میں مگن باہر کی جانب دیکھ رہی تھی۔موبائل پر آنے والے فون نے اسکی توجہ کھینچی۔

دماغ سے ہر بات جھٹکتے۔فون نکالا تو آپا کالنگ دیکھ کر دل پریشان ہوا۔

اتنی صبح "فوراً کال پک کرتے موبائل کان سے لگایا۔ "

السلام علیکم۔۔کیسی ہو آپا"پریشان لہجہ مناب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھرا گیا۔ "

وعلیکم سلام بالکل ٹھیک میری جان تم کیسی ہو "محبت سے گندھا لہجہ صبغہ کو جذباتی کر گیا۔ "

کیا بتاتی کے تمہارے لئے ہی پریشان ہوں۔تمہارا بے وفا تمہارے پاس آنے کے راستے ہموار کر رہا ہے۔

آنسو پیتے لہجہ خوشگوار بنایا۔

" بالکل ٹھیک۔آج جاب پہ جا رہی ہو یا آف لیا ہے"

نہیں یار آف کیسا۔وشہ کی تو چھٹی کروادی ہے۔تھکی ہوئی ہے۔ماما نے کہا اسے گھر رہنے دو۔تم نے جانا ہے تو چلی جاؤ۔بس تیار ہو رہی" ہوں"مناب نے فاتک کی بے وفائی سے سنبھلتے ہی سب سے پہلا کام اپنا فائن آرٹس کی ڈگری مکمل کرنے کا کیا اور اب ایک کمپنی میں انٹیرئیر ڈیزائیننگ کی جاب کر رہی تھی۔

اچھا میری ایک بات سنو" مناب کے انداز پر وہ چونکی"

"جی جی میں سن رہی ہوں"

غازی آج تمہیں کالج سے پک کرے گا۔ اس سے خفا مت ہونا۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ وہ تم سے ویسے ہی ملنا چاہ رہا ہے۔ اور تم نخرے کر" رہی ہو۔ تو امی کو پراجیکٹ والا آئیڈیا بتانے کو میں نے ہی اسے کہا تھا۔

دیکھو صبغہ وہ بہت سنسیر ہے تمہارے ساتھ میرے یا کسی کے بھی تجربے کی روشنی میں اسے مت دیکھو۔ ضروری نہیں سب کی زندگی میں ایک جیسی ہی کہانی ہو۔

لہذا کوئی بھی بے وقوفی کرنے سے بہتر ہے کہ تم اسے تھوڑا سا جان لو۔" مناب کی بات نے اس کا دماغ بھک سے اڑا دیا۔

آپ بھی ان کے ساتھ ملی ہوئی ہیں۔۔۔ واہ۔۔ کسی کو میں کیا کہوں" وہ افسوس سے بولی۔ بہن کو کیا بتاتی جس کے ساتھ مل کر پلیننگ" کر رہی ہو وہ آپ ہی کے بے وفا کے ساتھ ملا ہوا ہے۔

اچھا اب بس۔۔ طعنے بعد میں دے لینا۔ مگر منہ سیدھا کر کے اس سے ملنا۔" اسے نصیحت کی۔"

اب یہ بھی انہوں نے شرط لگائی ہے کہ منہ بھی سیدھا کر کے ملوں" وہ خفگی بھرے لہجے میں بولی۔ مناب کو اس پر بے تحاشا پیار آیا۔ "

"میرا بچہ۔۔۔ وہ ویسا نہیں جیسا تم سوچ رہی ہو"

اور وہ ویسے بھی نہیں جیسا آپ سوچتی ہیں" صبغہ کہے بغیر نہ رہ سکی۔ غازی کی پھرتیوں پر بھی غصہ آیا۔ دو ایسے بندوں کو اسکے پیچھے لگا دیا" تھا جن کے بارے میں وہ جانتا تھا کہ صبغہ ان دو لوگوں کی بات کبھی نہیں ٹالتی۔

ہاں جی تمہیں تو بڑا پتہ ہے نا۔ اچھا خیر میں نکل رہی ہوں۔ اپنا خیال رکھنا اور میرے بیچارے سے بھائی سے لڑتی مت رہنا" مناب اسے" چھیڑنے لگی۔

جی جی اتنی ہی تو لڑاکا ہوں نا" وہ نروٹھے پن سے بولی۔ "

"نہیں میری بہن بہت پیاری ہے۔ اچھا اب اپنا خیال رکھنا۔۔ اللہ حافظ"

فون بند کر کے صبغہ نے تھک کر سر سیٹ کی پشت سے ٹکایا خود کو آنے والے معرکے کے لئے تیار کرنے لگی

صبح میں اٹھا تو فضا میں موجود خوشبو آج اور بھی معطر لگی۔

آج وہ بھی اسی فضا میں سانس لے رہی ہو گی" فاتک نے مسکراتے ہوئے مناب کو سوچا۔ کسلمندی سے کچھ دیر بیڈ پر لیٹا رہا۔ "

ٹائم دیکھا تو صبح کے دس بج چکے تھے۔ اسکی عادت تھی اگر کسی دن لیٹ اٹھنا ہوتا تو فجر کی نماز پڑھنے کے بعد جاگنگ کر کے پھر سے بستر سنبھال لیتا۔

اب جب سے پاکستان آیا تھا تو فراغت ہی فراغت تھی۔

جب تک اس کا اپنا معاملہ نہ سلجھ جاتا وہ کسی نئے پراجیکٹ کو شروع کرنا ہی نہیں چاہتا تھا۔

گھڑی دیکھ کر خیال آیا کہ مناب بھی آفس کے لئے نکل گئی ہو گی۔ بابا بھی اور غازی بھی جا چکے ہوں گے۔

ضوفشاں تو ویسے بھی اب شادی شدہ تھی۔ اسکی شادی پر ہی غازی اور صبغہ کا نکاح ہوا تھا۔

غازی یہ سب اطلاعات اسے پہنچا چکا تھا۔ غازی اور صبغہ کے نکاح کا سن کر وہ بے حد خوش ہوا۔

اس کا مطلب ہے کہ اب گھر میں صرف اماں اور میری لٹل ڈول وشہ ہوں گے "خود سے مخاطب ہوتے ہاتھ بڑھا کر سائیڈ ٹیبل پر رکھا" موبائل اٹھا کر گھر کال ملائی۔

ہیلو۔۔ہو از دس "پیاری سی آواز ماؤتھ پیس سے ابھری۔ "

فاتک کچھ لمحے تو اس آواز کی مٹھاس خود میں اتارنے لگا۔

اس کی بیٹی۔۔۔اسکی نشانی۔ اس سے مخاطب تھی۔ یکدم بے تحاشا آنسو آنکھوں میں جھلملائے۔ آج اسے یقین ہو گیا کہ بیٹیاں اللہ کی رحمت ہوتی ہیں۔ اگر یہ رحمت نہ ہوتی تو آج وہ اتنا بڑا فیصلہ یوں منٹوں میں نہ کر لیتا۔

کون ہے؟"اسکی طویل ہوتی خاموشی پر وشہ جھنجھلا کر بولی۔ "

ہیلو دادی اماں "جس انداز میں وہ بولی۔۔فاتک کو دادی اماں ہی لگی۔ مسکرا کر اسے تنگ کیا۔ "

میں تو دادی اماں نہیں۔ دادی اماں تو میرے لئے بریک فاسٹ بنا رہی ہیں۔ لیکن آپ کون ہیں؟"مزے سے باتیں کرتے یکدم وشہ کو" خیال آیا کہ وہ کسی اجنبی سے بات کر رہی ہے۔ اور مناب نے اسے سختی سے اجنبیوں سے زیادہ بے تکلف ہونے سے منع کیا تھا۔

مگر وہ بھی کیا کرتی وہ شروع سے ہی بہت گھلنے ملنے والی تھی۔

واؤ۔ تو فیری کے لئے بریک فاسٹ بن رہا ہے۔ "فاتک اسکا سوال جان بوجھ کر نظر انداز کر گیا۔ "

مگر آپ ہیں کون۔ میں دادو کو بلاتی ہوں "کچھ گھبرا کر اس نے ناز کو آواز دی۔ "

دادو یہ پتہ نہیں کون انکل ہیں "خود سے اپنی بیٹی کی اجنبیت فاتک کو اس پل توڑ کر رکھ گئی۔ کرب سے لب بھینچے۔ "

لو تمہیں جب پتہ نہیں تھا تو کیوں اتنی دیر سے باتیں بھگا رہی ہو۔ میں تو یہی سمجھی تمہاری ماں یا چاچو کا فون ہو گا۔ "ناز نے اسے ہلکا سا" ڈپٹ کر فون اسکے ہاتھ سے لیا۔

"ہیلو"

السلام علیکم! اماں۔۔اپنی ماں اور چاچو سے تو نہیں ہاں مگر اتنے بھی اجنبی بندے سے وہ بات نہیں کر رہی تھی۔اپنے باپ سے مخاطب تھی"اسکے لہجے کی آزردگی انہیں میں اس پل آزردہ کر گئی۔

تم۔۔تمہیں کیسے پتہ چلا"کچھ حیرت سے اسے پوچھا۔ "

دادو کون ہے؟"وشہ مزے سے ابھی تک وہیں کھڑی تھی۔ "

"کوئی۔۔"

پلیز اماں اتنا اجنبی مت کریں"ناز کے کوئی نہیں کہنے سے پہلے ہی وہ تڑپ کر بولا۔ "

آپکے چاچو کے دوست ہیں"ناز نے پل بھر کو خاموش ہو کر کچھ سوچ کر وشہ کو ٹالا۔ "

میں غازی سے ملا ہوں۔اس سے معافی بھی مانگی۔اسی نے وشہ کے بارے میں بتایا تھا۔نہ صرف غازی بلکہ داؤد چچا اور چاچی سے بھی مل چکا ہوں۔انہوں نے پھر بھی دل بڑا کر کے مجھے معاف کر دیا ہے"سب تفصیل بتاتے آخر میں وہ ہلکی سی ناراضگی سے بولا۔

کیا کروں میں تو بتا مجھے۔ایک طرف بیٹا ہے تو ایک طرف شوہر۔دونوں نے مجھے سینڈوچ بنا رکھا ہے۔کسی ایک کی جانب جھکتی ہوں تو دوسرا شکوؤں پر اتر آتا ہے۔دونوں مرد ہونا احساس ہی نہیں کہ عورت پر کیا بیتتی ہے۔تم منہ بناتے ہو تو بھی دل روتا ہے۔تمہارے بارے میں کچھ کہوں تو تمہارے بابا منہ بنا کر پھرتے ہیں۔بتاؤ میں کہاں جاؤں"وہ پھپھک کر رونے لگیں۔

افوہ اماں۔۔اچھا اب روئیں تو مت۔صرف ایک کام کر دیں۔وشہ کو پاس کی مارکیٹ لا سکتی ہیں۔میں بس اچانک ملوں گا۔اسے بالکل احساس نہیں دلاؤں گا کہ کون ہوں۔اس کا کیا لگتا ہوں۔اجنبی بن کر ہی مل لوں گا۔مگر پلیز اماں۔ایک بار اسے محسوس تو کر لینے دیں" فاتک کے لہجے میں پنہاں حسرتیں ماں کا کلیجہ چھلنی کر گئیں۔کیا کیا نہ سوچا تھا اسکی شادی کے وقت کہ اسکی اولاد کو کھلائیں گی۔ کھلایا تو اب بھی تھا مگر بیٹے کے بغیر۔اور آج وہ اپنی ہی اولاد کے لئے بے چین تھا۔تڑپ رہا تھا۔

اچھا لے کر آتی ہوں"ٹھنڈی آہ بھرتے انہوں نے حامی بھر لی۔ "

تھینک یو سو مچ اماں"وہ مشکور ہوا۔"

کالج سے نکلتے ہی صبغہ کو بالکل سامنے غازی کی بلیک وٹز نظر آئی۔حلق تک کڑوا ہو گیا۔وہ بڑے مزے سے اندر بیٹھا اسکا انتظار کر رہا تھا۔

جیسے یقین ہو کہ وہ اسے خود ڈھونڈ کر گاڑی میں آکر بیٹھے گی۔ باہر نکلنے کی زحمت بھی نہیں کی۔

ابھی وہ اپنی ہی ادھیڑ بن میں تھی کہ غازی نے گردن موڑ کر جوں ہی گیٹ کی جانب دیکھا۔ جو چھٹی ہوتے ہی کھل چکا تھا۔

بے زار سی صبغہ کھڑی نظر آئی۔ ہونٹوں پر محظوظ ہونے والی مسکراہٹ رینگی۔

صبغہ نے اس کا دیکھنا نوٹ کر لیا تھا۔ لہذا مرے مرے قدم اٹھاتے ہوئے اسکی گاڑی کی جانب بڑھی۔ اندازہ ہو ہی گیا تھا کہ اب کچھ بھی کرنا بے کار ہے۔

خاموشی مگر کسی قدر غصے سے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا اور جتنی زور سے ہو سکتا تھا بند کیا۔

دھماکے کی آواز پر غازی کے ہونٹوں پر کھلنے والی مسکراہٹ کچھ اور گہری ہوئی۔

گاڑی سٹارٹ کرتے چہرہ ہلکا سا موڑ کر گاگلز کے اس پار اپنی محبت کی غصیلی مگر کسی قدر بے بس شکل دیکھ کر بے اختیار نکلنے والے قہقہے کا گلا گھونٹا۔

السلام علیکم !۔ جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں تو سلام ضرور کرتے ہیں "مسکراہٹ دبا کر راکھ میں چنگاری کو سلگایا۔"

وعلیکم سلام "ایک نظر گھور کر غازی کو دیکھنے کے بعد وہ اچھا خاصا رخ موڑ گئی۔ "

ویسے آپکی اطلاع کے لئے بتاتا چلوں۔ کہ جس گاڑی کے دروازے پر آپ نے اپنا غصہ اتارا ہے۔ وہ خالصتا میرے پیسوں کی لی ہوئی" ہے۔ آپکے ماموں کی ہرگز نہیں ہے "غازی نے صبغہ کو جیسے اہم خبر سنائی۔

ماموں کی نہیں ہے اسی لئے یہ سلوک کیا ہے "پھنکارتا لہجہ غازی کا قہقہہ نہ روک سکا۔ صبغہ نے کسی قدر حیرت سے اسے دیکھا۔ "

میں نے کوئی لطیفہ تو نہیں سنایا تھا' دل میں سوچا۔ '

یعنی آپ مجھے باخبر کر رہی ہیں کہ جب جب آپ کو اپنے شوہر نامدار پر غصہ آئے گا آپ اسکی حق حلال کی کمائی گئی چیزوں کے ساتھ ایسا" ہی سلوک کریں گی "موڑ کاٹتے لمحہ بھرا کو اسکے گھنگریالے بالوں میں موجود معصوم سے چہرے کی جانب دیکھا۔ دل نے پل بھر میں کیا کیا خواہشیں نہ کر ڈالیں۔

یہ تو ابھی ٹریلر ہے "اس نے بھی اکڑ کر مزید دھمکایا۔ "

اوہ ہ ہ ہ "غازی جیسے اسکی دھمکی سے بہت متاثر نظر آیا۔ "

گاڑی ایک ریسٹورنٹ کے سامنے روکی۔

اب اترتے وقت بھی وہی سلوک کریں گی؟" جان بوجھ کر اسے پھر سے چھیڑا۔ "

یہ تو آپکو مجھے یہاں لانے سے پہلے سوچنا چاہیئے تھا۔" کندھے اچکا کر وہ سارا الزام اسی کے کندھوں پر ڈال گئ۔ "

تھوڑا سا بھی مجھ غریب کا خیال نہیں آپکو؟" سیٹ کی پشت سے سر ٹکاتے اسے نظروں کے حصار میں لیا۔ "

صبغہ اسکی نظروں کا ارتکاز اگنور کر کے باہر دیکھنے لگی۔

اتنے بھی غریب نہیں اب آپ۔۔" سر جھٹک کر گاڑی کے دروازے پر ہاتھ رکھ کر اتری۔ مگر اس بار دروازہ آرام سے ہی بند کیا۔ "

یعنی کچھ غصہ اتر چکا ہے" غازی نے اسکی حرکت نوٹ کرتے دل میں سوچا۔ "

اتر کر گاڑی کو لاک لگایا۔ اسے ہمراہ لے کر ڈائیننگ ایریا کی جانب بڑھا۔

ایک ٹیبل وہ پہلے ہی ریزرو کروا چکا تھا۔

کرسی گھسیٹ کر پہلے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ پھر اسکے سامنے والی کرسی پر خود ٹک گیا۔

صبغہ ارد گرد کے ماحول کا جائزہ لینے لگی۔ اور غازی اس کا۔

دونوں کہنیاں ٹیبل پر جمائے تھوڑا سا آگے کو جھکے ہاتھوں کی مٹھیاں ٹھوڑی کے نیچے رکھے گہری نظروں سے اسکی جانب دیکھ رہا تھا۔

یہ پہلا موقع تھا کہ وہ دونوں یوں آمنے سامنے تھے۔

اتنا تو لوگ غیر لڑکی کے ساتھ نکاح ہونے کے بعد اس کو نہیں دیکھتے جتنا آپ میرے رشتے دار ہونے کے بعد بھی مجھے دیکھ رہے ہیں""

صبغہ شروع سے مناب کے الٹ تھی جو دل میں ہوتا کہہ دیتی۔ ڈرنے جھجھکنے والی نہیں تھی۔

اب بھی غازی کو دیکھے بغیر اسکے ٹکٹکی باندھ کر خود کو دیکھنے کو محسوس کر گئ۔

ایک نظر اسکی مسکراتی نظروں میں ڈال کر پھر سے ہٹا لیں۔

دیکھ رہا تھا کہ میرا ساتھ کب تک نبھانے کی خاصیت رکھتی ہیں؟" غازی نے اسکی رات والی بات کا حوالہ دیا۔ "

اتنی ہی کہ جس کی بنا پر کسی اور رشتے کے ساتھ زیادتی نہ کر دوں" وہ صاف گوئ سے بولی۔ "

زیادتی نہیں ہو گی۔۔ بلکہ اسکی بے رنگ زندگی میں پھر سے رنگ آ جائیں گے" غازی بالآخر اصل موضوع کی جانب آیا۔ جس کی وجہ "
سے اس نے اتنے پاپڑ بیلے تھے۔

میں نے آپکو کہا تھا کہ اپنے بھائ کی طرفداری میرے سامنے مت کیجیئے گا" وہ سنجیدگی سے اب اسکی جانب دیکھنے لگی۔ "

جس کی آنکھوں میں صبغہ کی بات پر ایک عجیب سی بے چینی نظر آئی۔

میں اس وقت صرف اپنے بھائی کا نہیں سوچ رہا۔ میں اپنی بھابھی اور اپنی بھتیجی کا بھی سوچ رہا ہوں۔ اور ان دونوں کی ہی وجہ سے" میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ان دونوں کو اپنے اصل کے ساتھ رہنا چاہیئے۔ اور فاتک بھائی ہی ان کا اصل ہیں "رسان سے اپنے گھمبیر لہجے میں اسے سمجھایا۔

کیا آپکو آپا کی وہ حالت یاد نہیں جو فاتک بھائی کے جانے کے بعد ہوئی تھی۔ کتنی مشکلوں سے ہم سب نے مل کر انہیں سنبھالا تھا۔ اور وہ جو" اس سب کا سبب تھے اپنی دنیا میں مگن عیش کر رہے تھے۔ اور میری بہن انہی کی اولاد کی وجہ سے تڑپ رہی تھی جس کا شاید انہیں اب تک پتہ بھی نہیں۔ انہوں نے تو مڑ کر دیکھنا گوارا نہیں کیا۔ وہ تو ایسے یہاں سے بھاگے جیسے میری بہن انکی کچھ لگتی ہی نہیں "وہ پھر سے بھڑاس نکالنے لگی۔

جب میں فاتک بھائی سے ملا تھا میرے بھی خیالات کم وبیش وہی تھے جو آپکے ہیں۔ لیکن کبھی کبھی ایک ہی شخص قصوروار نہیں ہوتا۔ یا" یہ کہہ لیں کے جیسے ہم کسی کے بارے میں گمان کرتے ہیں کبھی کبھی وہ ویسا نہیں ہوتا۔ آپ کو اور باقی سب کو بہت سی باتیں نہیں پتہ اور مجھے امید ہے کہ وہ سب جاننے کے بعد آپکے بھی خیالات بدل جائیں گے "کہنیاں ٹیبل سے ہٹاتے کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے صبغہ کو نظروں کے ہی حصار میں رکھتے نہایت سکون سے بولا۔ جیسے یہ یقین ہو کو بہت کچھ سننے کے بعد جیسا وہ کہہ رہا ہے ویسا ہی ہو گا۔

اچھا تو ایسا کیا ہے جو آپ اور وہ جانتے ہیں اور ہم نہیں "تمسخرانہ انداز اپناتے صبغہ دونوں بازو سینے پر باندھتے بھنویں اچکا کر بولی۔ "

اور پھر جو کچھ غازی نے بتایا اس کو سننے کے بعد کتنی ہی دیر وہ گنگ رہ گئی۔

آنسو جھڑی کی صورت گرے۔

کبھی کبھی ہمیں اپنی غلطیوں کی سزا اتنی بھیانک ملتی ہے کہ ہماری پوری زندگی ان غلطیوں کے زیر اثر آجاتی ہے اور پھر سب کچھ ٹھیک" کرنے کے چکر میں ماہ و سال گزر جاتے ہیں مگر وہ غلطیاں ٹھیک نہیں ہوتیں "اپنے آنسو صاف کرتے اس نے غازی کی خود کلامی سنی۔

بھائی نے پہلے کسی سے رابطہ کر کے کیوں نہیں بتایا "آنسوؤں سے بھری نظریں اٹھاتے غازی کو دیکھنے لگی۔ جس کا دل اس لمحے اسکے آنسو" اپنی پوروں پر اتارنے کی شدید خواہش کر رہا تھا۔

میں نے آپکو اسکی مجبوری بتائی تو ہے۔ "بازو ایک بار پھر سے ٹیبل پر ٹکاتے وہ تھوڑا آگے کو ہوا۔ "

اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے "معصومیت سے نظریں جھکائے بھرائے ہوئے لہجے میں بولی۔ "

غازی ہولے سے مسکرایا۔ عجیب دھوپ چھاؤں سی لڑکی تھی کبھی گرجتی برستی اور کبھی معصومیت کے ریکارڈ توڑتی ہوئی۔ وہ اس لمحے غازی کے لئے امتحان بنی ہوئی تھی۔

مدد "اسکے ایک لفظی جواب پر اس نے بے اختیار نظر اٹھا کر دیکھا۔ "

جیسے جیسے میں کہتا جاؤں ویسے ویسے آپ کرتی جائیں۔ بھابھی آپکے گھر میں سب سے زیادہ آپکے نزدیک ہیں۔ اور اس کا فائدہ اٹھاتے ہم" نے انہیں بار بار احساس دلانا ہے کہ وہ فاتک کے بنا ادھوری ہیں۔ اسکے لئے کچھ ڈرامہ بھی کرنا ہوگا۔ اور آپ نے میرا ساتھ دینا ہے" غازی کی آنکھوں میں موجود ایک عجیب سی چمک صبغہ کو نہ چاہتے ہوئے بھی عجیب سی گھبراہٹ میں مبتلا کر گئی۔

اگر مجھے ٹھیک لگا تو کروں گی "اسکی ہنسی کو مشکوک نظروں سے دیکھا۔ "

میں نے کون سا آپکو چھت سے کودنے کا کہہ دینا ہے "اسکے مشکوک انداز پر وہ چڑا۔ "

اوہ۔۔۔ ابھی تو شادی ہوئی نہیں۔ ابھی سے ایسی بے زاری کے مجھے چھت سے کودتے دیکھنے کی خواہش ہے "وہ بات کو کوئی اور رنگ" دے گئی۔

آپ کس پھپھے کٹنی عورت کے زیر اثر پرورش پاتی رہی ہیں۔ نہ پھوپھو ایسی ہیں اور نہ ہی بھابھی۔ آپ کس پر چلی گئی ہیں "غازی نے" اسکی الٹی باتوں پر محظوظ ہوتے پوچھا۔

امی مجھے بتاتی ہیں کہ جب میں پیدا ہوئی تب آپ اسی ہاسپٹل میں تھے اور جس لمحے مجھے گڑتی کھلانے کی باری آئی۔ آپ نے خدمات" پیش کیں اور کہا کہ میں نے اس بے بی کو ہنی کھلانا ہے۔ "بڑے مزے سے صبغہ نے اسے قصہ سناتے جس طرح اسی کی بات اس پر ماری وہ عش عش کر اٹھا۔

اب تو لوگ کہتے ہیں میں ایک ہیرا انسان ہوں۔ کیوں نہ لنچ میں ہی آپکو اپنے ہاتھوں سے کھلاؤں تاکہ اب کی بار کچھ اچھے اثرات آپ پر" پڑیں "اسکی ذومعنی بات پر وہ جو اپنی طرف سے اسے لاجواب کر چکی تھی اب نظریں چرانے لگی۔

مجھے کوئی لنچ ونچ نہیں کرنا بس چلیں "ٹیبل پر ہاتھ رکھ کر وہ اٹھنے ہی والی تھی جب غازی کے بھاری ہاتھ کے نے ٹیبل پر رکھے اسکے" نازک ہاتھ پر دباؤ ڈال کر اسے ششدر کیا۔

میری پہلی ڈیٹ آپکے ساتھ جس بھی وجہ سے ہوئی۔۔۔ اسے پوری طرح انجوائے تو کر لینے دیں۔ اپنی کمائی سے پہلی بار اپنی بیوی کو کچھ" کھلانے پلانے کا ارادہ کیا ہے اس ارادے پر پانی مت بہائیں "غازی کیا کہہ رہا تھا اس سنائی نہ دیا۔ اسکی تمام حسیات اس ہاتھ میں مرکوز

ہو گئیں جو غازی کے ہاتھ کے نیچے دبا تھا۔

پہلی بار وہ غازی کے سامنے نروس ہوئی۔اپنی غیر ہوتی حالت پر غصہ بھی خوب آیا مگر اپنے چہرے کی لالی سے پھوٹتی گھبراہٹ کو وہ چاہنے کے باوجود ظاہر ہونے سے روک نہ پائی۔

ہاتھ کھینچنا چاہا تو غازی نے اب کی بار مٹھی میں بند کر کے زور سے دبایا۔

صبغہ کی اسکی کچھ بولتی آنکھوں میں دیکھنے کی ہمت نہ ہوئی۔

دوسرے ہاتھ کو پینٹ کی پاکٹ میں ڈالتے غازی نے ایک چھوٹی سی ڈبیہ نکالی۔

صبغہ نے حیرت سے اسکی جانب دیکھا۔

غازی نے مسکراتے ہوئے ایک ہی ہاتھ سے ڈبیہ کھولی۔دوسرے ہاتھ سے صبغہ کا ہاتھ نہیں چھوڑا ایسے جیسے ڈر ہو کہ ہاتھ کھولا اور وہ بھاگ کھڑی ہوگی۔

ڈبیہ کھلتے ہی پلاٹینم کی خوبصورت سی رنگ اسکے سامنے تھی۔

آپکے لئے ہماری پہلی ڈیٹ پر پہلا تحفہ "اسکی آنکھوں میں جھانکتے اسکی انگلی میں انگوٹھی پہنائی۔"

تھینکس میری فیملی کی پرابلمز کو سمجھ کر میرا ساتھ دینے کے لئے۔ایک من پسند ساتھی کے ساتھ کی خوشی تبھی ہوتی ہے جب وہ آپ" کی زندگی کے ہر اچھے برے پہلو کو دیکھ کر بھی آپکا ساتھ نہ چھوڑے۔اور اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ بہت جلد وہ محبت جو میں آپکے لئے "محسوس کرتا ہوں آپ بھی اسکے زیر اثر آنے والی ہو۔

صبغہ حیرت زدہ تھی وہ کتنی باریک بینی سے ان کے رشتے کو دیکھ رہا تھا۔

یہ رشتہ اور آپ کو میرے اللہ نے میری قسمت میں لکھا ہے۔اور مجھے یقین ہے کہ اللہ نے میرے لئے بہترین شخص کو چنا ہے۔وہ" چاہے آپ ہوتے یا کوئی اور میں کبھی شکوہ نہ کرتی" بغیر جھجھکے اپنا نقطہ نظر بیان کرتے بھی وہ اسکی جانب دیکھنے سے احتراز برت رہی تھی۔

غازی ہولے سے مسکرایا۔

محبت کو کنفیس نہ کرنے کا اچھا طریقہ ہے"صبغہ نے اسکی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ "

کچھ دیر بعد لنچ کر کے اس نے صبغہ کو گھر کے باہر اتارا۔

مجھے یقینا یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ جو باتیں آپکو بتائیں ان کا ذکر کئے بنا آپ بھابھی کو سمجھانے کی کوشش کریں گی" اسٹیرنگ پر ہاتھ "رکھے چہرہ اسکی جانب موڑ کر اسے اترتے دیکھ کر کہا۔

یقینا۔۔۔آپ کو یہ یقین دہانی کروانے کی بھی ضرورت نہیں۔ میں بہت اچھی رازدان ہوں" اپنی ایک خوبی بتاتے وہ بہت فخر سے "بولی۔

مگر مجھے خوشی ہو گی کہ میری محبت آپکے چہرے سے آشکار ہو" اسکی بات کو پھر سے اپنی جانب موڑا۔ "

ہر بات کا اختتام خود پر کرنا آپکی بہت فضول عادت ہے" وہ منہ بنا کر بولی۔ غازی کا قہقہہ بلند ہوا۔ "

یہ عادت تب تک جاری رہے گی جب تک آپکی ہر بات کا اختتام مجھ پر نہیں ہوتا" وہ محظوظ ہو کر بولا"

بس پھر قیامت تک انتظار کریں" وہ جان بوجھ کر اسے تنگ کرتے ہوئے بولی۔"

میں ناممکنات پر یقین نہیں رکھتا۔ ان شاءاللہ جلد ہی آپکی زندگی میں اس مقام تک پہنچ جاؤں گا۔ مجھے اپنی صلاحیتوں اور اچھی قسمت پر "کوئی شبہ نہیں" اسے پھر سے لاجواب کیا۔

"

خدا حافظ" اب کی بار صبغہ نے گاڑی سے نکلنے میں ہی عافیت جانی۔

وشہ مجھے کچھ گروسری لینے جانا ہے۔ آپ چلو گی میرے ساتھ" ناز نے ناشتہ کرتی وشہ سے پوچھا۔ وہ فورا ہاتھ روک کر خوشی سے چہکی۔"

واؤ۔۔ لیکن کوئی ٹوائے لے کر دیں گی پھر جاؤں گی" فورا اپنی خواہش ظاہر کی۔ "

کیوں نہیں میرا بچہ جو کہے گا لے دوں گی" محبت سے اسکے چھوٹے چھوٹے ہاتھ تھام کر پیار کیا۔ "

کب جانا ہے" جلدی جلدی ناشتہ ختم کیا۔ "

آپ ہینڈ واش کر کے آؤ پھر چلتے ہیں۔ میں اپنا بیگ بھی لے لوں" ناز نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا"

وشہ بھی جلدی سے بھاگتی ہوئی ہاتھ دھونے چل پڑی۔ ہاتھ دھو کر تیزی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھی۔

جوتے بدلے اور اتنی ہی تیزی سے نیچے آئی۔

دادو آئم ریڈی" اونچی آواز میں ناز کو اطلاع دی۔ "

وہ کمرے سے پرس اور چادر لے کر نکلیں۔ بیٹے سے ملنے کو دل بے چین تھا۔

وہ اپنی اولاد کے لئے بے چین تھا اور ناز اپنی اولاد کے لئے۔

مسکرا کر وشہ کا ہاتھ تھاما۔ کچن میں ماسی کو بتا کر باہر نکل آئیں۔

ماں سے بات کرنے اور پروگرام ترتیب دینے کے بعد فاتک جلدی جلدی تیار ہو رہا تھا۔

خود کو شیشے میں دیکھتے مسکرایا۔

ایک وقت تھا جب تمہاری ماں سے ملنے کے لئے تیار ہوتا تھا اور آج تم سے ملنے کے ل ئے تیار ہو رہا ہوں" وشہ کے عکس سے مخاطب" ہوا۔

دل عجب ہی انداز میں دھڑک رہا تھا۔ اولاد انسان کو کتنا مجبور کر دیتی ہے کہ وہ اپنی انا، اپنی عزت نفس حتی کہ اپنا آپ تک بھول جاتا ہے۔

نجانے کیوں آج اپنی ماں کا درد محسوس ہوا جو انہوں نے اتنے سال اسکی دوری کے سبب جھیلا تھا۔ آج وہ اپنی اولاد کے پتہ چلنے کے بعد سے اس سے ملنے کے لئے تڑپ رہا ہے۔ اس وقت کے انتظار میں ہے جب وہ اسے تھام سکے گا۔ نزدیک سے دیکھ سکے گا۔

اس سے یہ چند پل گزارنے مشکل ہو رہے تھے اور ناز نے اپنے بیٹے کے لئے کتنے سال انتظار کیا۔

یہ جانے بنا کہ وہ انتظار لا حاصل ہو گا کہ حاصل۔

اپنی اولاد ہونے کے بعد انسان کو اپنے ماں باپ کی قدر ہوتی ہے۔

اور یہ قدر فاتک کو آج ہو رہی تھی۔ بے اختیار اللہ سے معافی مانگی۔

گاڑی کی چابی اٹھا کر باہر نکل آیا۔

ایک ایک لمحہ صدیوں کے برابر محسوس ہو رہا تھا۔

اپنے گھر کے قریب بنی مارکیٹ کے پاس گاڑی روکی۔ چہرے کو ہڈی میں چھپا کر گاگلز پہن رکھے تھے تا کہ کوئ اسے پہچان نہ سکے۔

فون نکال کر ماں کا نمبر ملایا۔

ہیلو۔۔اماں کہاں ہیں آپ لوگ "ادھر ادھر انہیں تلاش کرتے پوچھا۔ "

بیٹا ہم یہ اوپر والے سٹور میں ہیں "انہوں نے سامنے بنے پلازہ کا نام لیتے اسکی اوپری منزل کا بتایا۔ "

اوکے میں آرہاہوں" فاتک تیزی سے اسکی سیڑھیوں کی جانب بڑھا۔ "

دھک دھک کرتے دل کو بمشکل سنبھالا۔

اسٹور میں داخل ہو کر سامنے بنے ریکس کی جانب بڑھ گیا۔

ایک کے بعد دوسرا۔۔دوسرے کے بعد تیسرے ریک کی جانب بڑھا۔ابھی فون نکال کر ناز کو ملانے کا سوچا تا کہ پوچھے کہ کس ریک میں کھڑے ہیں۔کہ پیچھے سے آنے والی معصوم سی آواز نے اسے منجمد کر دیا۔

دادو۔۔یہ ٹیڈی کتنا پیارا ہے مجھے بس یہی چاہئیے "مڑے بغیر بھی وہ اس آواز کو پہچان گیا ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو اس سے فون پر بات ہوئی" تھی۔

ہاں میرا بچہ ابھی لیتے ہیں" ناز ادھر ادھر دیکھتے اسے بہلانے والے انداز میں بولیں۔ "

فاتک پنجوں کے بل مڑا۔

وشہ اس سے چند قدموں کے فاصلے پر تھی۔

اسکے مڑتے ہی اس نے سر اٹھا کر فاتک کی جانب دیکھا تو شکل جانی پہچانی سی لگی۔

فاتک کی آنکھیں جھلملائیں۔خوبصورت نین نقش والی وہ ہو بہو مناب تھی۔ چھوٹی سی پونی ٹیل کو جھلاتی۔پنک ہڈی اور پیچ جینز پہنے وہ فاتک کو اس دنیا کی سب سے خوبصورت بچی لگی۔یکدم اسکے قریب دوزانو بیٹھا۔ناز بھی اسے دیکھ چکی تھیں۔

دل پر ہاتھ رکھے اتنے سالوں بعد اپنے خوبرو بیٹے کو دیکھ کر آنسو جھڑی کی مانند آنکھوں سے بہے۔

وشہ کسی قدر حیرت سے اسے اپنے قریب دوزانو بیٹھتے دیکھ رہی تھی۔

آنسو آنکھوں سے نکلنے کو بے تاب تھے۔ جنہیں بہنے سے فاتک روک نہ سکا۔

گاگلز آنکھوں پر ہونے کے باعث وشہ کو اسکی آنسوؤں سے بھری آنکھیں نظر نہیں آئیں۔

چہرہ نیچے کر کے تیزی سے آنسو صاف کئے۔

ہیلو سوئیٹ گرل" اپنا لہجہ بشاش رکھنے کی کوشش کرتے اسے پکارا۔ "

ہیلو۔۔۔آ۔۔۔آپ کون ہیں؟" آنکھیں پٹپٹاتے اسے دیکھا۔ "

فاتک نے مسکرا کر اسے دیکھا۔پھر گاگلز آنکھوں سے اتارے۔

آ۔۔۔آپ فاتک ہیں وہ سنگر" حیران ہوتے منہ پر ہاتھ رکھتے اسے دیکھا۔ "

فاتک مسکرایا۔

دادو۔۔"اس سے پہلے کہ وشہ چیخ کر پورے اسٹور کو فاتک کی موجودگی کا بتاتی فاتک نے یکدم اسکے منہ پر ہاتھ رکھا۔ "

شش۔۔کسی کو بتانا نہیں کہ میں یہاں ہوں۔ میں صرف آپ سے ملنے یہاں آیا ہوں" فاتک نے اسے خبردار کیا۔ "

مجھ سے" فاتک کا ہاتھ ہٹاتے وہ حیران ہوئی۔ "

ہاں" اب کی بار فاتک نے اسکے بازو کو محبت سے تھام کر اپنے اور قریب کیا۔ "

میرے خواب میں ایک انکل آئے تھے۔ انہوں نے کہا پاکستان جاؤ اور اس بچی سے ملو مگر کسی کو پتہ نہ چلے کے تم اس سے ملنے گئے" تھے۔ تو بس میں پاکستان آگیا۔ مگر آپ نے اب کسی کو نہیں بتانا کہ میں آپ سے ملا ہوں" اسے من گھڑت کہانی سناتے وارننگ بھی دی۔

کسی کو نہیں بتاؤں گی۔۔افف مجھے اتنی خوشی ہو رہی ہے۔ کین آئی ہگ یو" وہ محبت اور جوش سے بولی۔ "

شیور" فاتک تو اس پر پیار نچھاور کرنے کو تڑپ رہا تھا۔ یکدم اسے خود میں بھینچا۔ "

کاش یہ وقت یہیں رک جائے" دل میں شدید خواہش جاگی۔ "

کتنے ہی لمحے یوں ہی اسے لپٹائے رکھا۔ ناز نے بڑھ کر ان دونوں کے قریب بیٹھتے دونوں کے گرد اپنے بازو باندھے۔ انہیں کوئی پرواہ نہیں تھی کون انہیں دیکھ رہا ہے کون نہیں۔ فاتک کے ایک کندھے پر ماں تھی تو دوسرے پر بیٹی۔ کیا حسین لمحہ تھا۔

فاتک نے ماں کے سر پر محبت بھرا بوسہ دیا۔

بہت مشکل سے وشہ کو خود سے الگ کر کے ماں کو بازوؤں میں بھرا۔

اولاد کے ملتے ہی ماں یاد نہ رہی" انہوں نے پیار بھرا شکوہ کیا۔ "

مجھے تو ملی ہی اب ہے" فاتک نے اداس لہجے میں کہا۔ "

دادو آپ۔۔آپ کو بھی یہ اچھے لگے۔۔" وشہ ان دونوں کے یوں ملنے پر یہی سمجھی کہ اسکی طرح دادو بھی فاتک کی فین بن گئی ہیں۔ "

ہاں نا میری وشہ جس کی فین ہے میں اسکی فین نہ بنوں" فاتک سے الگ ہوتے آنسو صاف کرتے لہجے کو خوشگوار بناتے ناز نے اسے پیار" سے اپنے پاس کیا۔

Urdu Novels Ghar

واؤ۔۔اب ہو دونوں انکے سونگز سنیں گے" وہ اپنی عمر کے مطابق بات اخذ کر گئ۔فاتک اور ناز اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے۔ "

وشہ پھر ملو گی مجھ سے ؟" فاتک نے آس سے پوچھا۔ "

کیا ہم دوبارہ مل سکتے ہیں ؟" وشہ کے لئے تو یہ خواب تھا۔اسی لئے حسرت سے پوچھا"

ہاں ناجب آپ کہو۔ مگر میک آپرامس ماما کو نہیں بتانا۔مجھے پتہ چلا ہے کہ آپکی ماما کو میں پسند نہیں تو اگر آپ انہیں بتاؤ گی تو وہ دوبارہ" ہمیں ملنے نہیں دیں گی" فاتک کے بتانے پر وشہ حیرت زدہ ہوئی۔

"آپکو کیسے پتہ"

مجھے ایک میجک آتا ہے اس سے مجھے پتہ چل جاتا ہے کہ کس کو میں اچھا لگتا ہوں کس کو برا" اس نے بات بنائ۔ "

واؤ۔۔ویسے ممی کو آپ پتہ نہیں کیوں اچھے نہیں لگتے۔" وہ بے چاری سی شکل بنا کر بولی۔ "

کوئ بات نہیں ممی کو نہ سہی وشہ کو تو میں اچھا لگتا ہوں نا" اسکے ماتھے پر بوسہ دے کر لہجے میں محبت سمو کر بولا۔ "

وشہ کے تو فیورٹ ہیں آپ" وہ ناز سے بولی۔ "

چلو وشہ کیا لے گی۔میں اس کو لے کر دوں گا" اور پھر کچھ گھنٹے انکے ساتھ گزار کر اور وشہ کو ڈھیروں تحفے دلا کر وہ خوش مگر کسی قدر" اداس دل سمیت واپس آیا۔

مگر یہ امید ہو گی کہ بہت جلد اس سے آگے رسائ حاصل کرے گا۔

فاتک نے کچھ دیر پہلے ہی کریم کو اپنے روم میں آنے کا کہا۔

اس وقت وہ دونوں آمنے سامنے کمرے میں موجود صوفوں پر بیٹھے تھے۔

فاتک کسی گہری سوچ میں تھا۔ابھی تک کریم کو مخاطب نہیں کیا تھا۔

کریم نے اپنے سامنے بلیک ٹراؤزر اور براؤن ہڈی پہنے اپنے پر کشش مگر کسی قدر الجھے ہوئے باس کو دیکھا۔

آنکھوں پر لگی نظر کی عینک کو سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے ٹھیک کرتے اس نے ہنکارا ابھرا۔

کریم مجھے یہاں گھر لینا ہے۔کسی بھی اچھی پارٹی سے بات کرو۔اور اسکے بعد اسکا انٹیرئیر کس سے ڈیزائن کروانا ہے یہ میں خود تمہیں" بتاؤں گا۔ایک دو دن میں سب فائنل کرو" کچھ سوچتے اپنی گہری سیاہ آنکھوں سے کریم کو دیکھتے ہوئے اس نے ہدایت جاری کی۔

ٹھیک ہے سر جیسے آپ کہیں میں کل صبح ہی پتہ کرواتا ہوں" وہ تابعداری سے بولا۔ "

Urdu Novels Ghar

اور ہاں ابھی میری اصل شناخت کسی پر ظاہر نہیں ہونی چاہئیے۔"اسے تنبیہہ کی۔"

سر آپ فکر ہی نہ کریں" پھر سے تابعداری کا وہی مظاہرہ ہوا۔ "

ٹھیک ہے تم جاؤ اب۔ سو جاؤ صبح جلدی نکل کر کسی پراپرٹی ڈیلر سے رابطہ کرنا"اسے جانے کی ہدایت دیتے وہ خود بھی اپنی جگہ سے اٹھ" کھڑا ہوا۔گلاس ونڈو کے پاس آکر نجانے وہ باہر کیا دیکھتا رہتا تھا۔

جی سر بہتر۔شب بخیر"کریم فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔ "

اسکے کمرے سے جاتے ہی فاتک نے گردن موڑ کر بیڈ کے ساتھ موجود سائیڈ ٹیبل پر رکھے موبائل کی جانب دیکھا۔

غازی سے مناب کا نمبر وہ لے چکا تھا۔ شام میں ہی کریم سے ایک نئی سم منگوائی تھی اور اسے موبائل میں پہلے سے موجود سم کے ساتھ ڈال بھی چکا تھا۔

رات کے اس پل یقیناً وہ کمرے میں ہوگی۔ وشہ سے باتیں کرتے سونے کی تیاری کر رہی ہوگی۔"گھڑی کے ہندسوں کو دیکھتے وہ خود" سے ہم کلام ہوا۔

رات کے ساڑھے دس بج چکے تھے۔ غازی سے اسکی پوری روٹین وہ جان چکا تھا۔

کچھ سوچ کر سائیڈ ٹیبل کے قریب آیا۔ ہاتھ بڑھا کر موبائل اٹھایا۔ بیڈ پر بیٹھ کر کمفرٹر اپنے اوپر لیتے اب وہ آرام دہ انداز میں بیٹھا مناب کو سوچ رہا تھا۔

کچھ دیر خلاؤں میں دیکھنے کے بعد اسکی انگلیاں تیزی سے کچھ ٹائپ کر رہی تھیں۔

I can't sleep in this room

Still so far from finding you

I can't see, I dig beneath

The piles of dirt they cover me

Don't let go

Silence keeps our story straight

Fighting for a perfect stake

Wave your flag or I believe

Hope is comfort if not relief

And there's a heart that still can beat

Of every breath that's inside me

And find the spark that's buried deep

And won't go out, so please.

Don't let go

We can find our way back home

ٹھہرے پانی میں پہلا پتھر آج وہ پھینک چکا تھا۔اب موجوں کے اٹھنے کاانتظار کرنا تھا۔

مناب ابھی کچھ دیر پہلے ہی اپنے اور وشہ کے کل کے کپڑے پریس کر کے وشہ کو بیڈ پر لیٹی تھی۔

آج میری بیٹی نے کیا کیا۔۔کیا"مزے سے اسکی دونوں ٹانگیں اپنے اوپر رکھے ہولے ہولے انہیں دباتے ہوئے وہ روزانہ کی طرح اس" سے باتیں کر رہی تھی۔

صبح میں اٹھی۔پھر میں نے بریک فاسٹ کیااور پھر میں اور دادو مارکیٹ گ ۓ۔اور پتہ ہے ممی ہم وہاں کس سے ملے"صبح کی باتیں" بتاتے یکدم وشہ روانی میں رازافشاں کرنے ہی والی تھی کہ مناب کے موبائل کی بپ بجی۔وشہ کی بات وہیں ادھوری رہ گئ۔

موبائل پرانجان نمبر سے ملنے والی انگلش کی نظم کچھ لمحوں کے لئے مناب کو منجمد کر گئ۔

الفاظ تھے کہ اظہار،خواہش،درخواست یا گزارش۔۔۔

مناب نے سر جھٹک کر موبائل واپس سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔

ہاں جی تو آپ کیا بتا رہی تھی؟کس سے ملی آپ"لہجے کو ہموار کرتے وہ پھر سے وشہ کی جانب متوجہ ہوئ۔ "

جو فاتک کی تنبیہہ یاد کرتے ہی اب کوئ اور بات بنانے کا سوچنے لگی۔

کیونکہ اسے پھر دوبارہ بھی فاتک سے ملنا تھا۔اور اگر وہ مناب کو بتا دیتی تو وہ پھر کبھی فاتک سے نہ ملتی۔

ہم وہاں۔۔۔ہم۔۔سیما آنٹی سے ملے تھے"یکدم سوچتے اس نے ناز کی ایک فرینڈ کا نام لیا۔ "

اچھا۔۔گڈ۔۔یہ اتنے سارے ٹوائز آپ کیوں لے کر آئی ہو۔دادو کا کتنا خرچہ کروادیا"وہ اسے ڈپٹتے ہوئے بولی۔ "

وشہ نے ایک خاموش نگاہ سامنے ٹوائز ریک میں رکھے اپنے نئے ٹوائز پر ڈالی۔وہ سب آج اسے فاتک نے لے کر دیئے تھے۔

سوری ممی۔آئندہ نہیں لوں گی"یکدم شرمندہ ہوتے کہا۔مگر وہ یہ نہیں بتاسکتی تھی کہ یہ ٹوائز ناز نے نہیں بلکہ فاتک نے لے کر دئیے" ہیں۔

السلام علیکم بھابھی بھائی صاحب گھر آچکے ہیں"شام کا وقت تھا داؤد نے فون کرکے ناز سے واجد صاحب کے گھر پر ہونے کی تصدیق" چاہی۔

ہاں۔۔۔وہ گھر پر ہی ہیں۔خیریت بلادوں"وہ سمجھیں داؤد نے کچھ بات کرنی ہے۔ "

نہیں بھابھی۔ہم لوگ آپکی طرف آنا چاہ رہے تھے۔بہت دن سے چکر نہیں لگا۔آپ لوگوں نے کہیں جانا تو نہیں "داؤد نے اپنا پروگرام" بتایا۔

ارے نہیں۔سو بسم اللہ۔آؤ۔۔واقعی بہت دن ہوگئے تم لوگوں کو آئے ہوئے۔اچھا کیا پروگرام بنالیا۔کھانا ادھر ہی کھانا ہے۔میں" پہلے ہی بتارہی ہوں۔گھر جانے کی رٹ لگائی نا تو مار کھاؤگے"ناز نے پیار بھری دھمکی دی۔وہ بالکل ماؤں کی طرح داؤد سے پیار کرتی تھیں۔داؤد اور فاتک کی بہت عادتیں ملتی تھیں۔فاتک کے جانے کے بعد سے تو وہ داؤد سے اور بھی پیار کرنے لگیں تھیں۔ایسے جیسے اپنی مامتا کی کمی کو پورا کرنا چاہتی ہوں۔داؤد اور حفصہ بھی ہمیشہ سے انکی بہت عزت کرتے تھے۔

بھابھی۔۔پھر زیادہ تکلف نہیں کرنا۔۔آپ اتنا تردد کرتی ہیں کہ بندہ شرمندہ ہی ہوجائے۔"وہ محبت سے بولے۔ "

اچھا اچھا زیادہ باتیں مت بناؤ۔میں فون رکھتی ہوں آنے کی تیاری کرو۔"عجلت میں فون بند کرکے واجد اور مناب کو بتانے چل پڑیں۔ "

شام میں خوب رونق لگی۔بہت دنوں بعد وہ لوگ یوں مل بیٹھ کر اکٹھے ہوئے تھے۔مناب نے فون کرکے صبغہ کو بھی بلالیا تھا۔

وہ ہمیشہ آنے سے ہچکچاتی تھی اور کچھ دن سے تو وہ ویسے بھی غازی کے سائے سے بھاگنے کی کوشش کررہی تھی۔اسکا اظہار،اسکی وارفتگیاں صبغہ کو بوکھلا کر رکھ گئیں تھیں۔

کیا ہے آپا میرا آنا ضروری ہے کیا؟"وہ جھنجھلائی ہوئی تھی۔ "

قریب گھر ہونے کا یہی نقصان ہوتا ہے۔'اس نے دل میں جل کر سوچا۔ '

یار میں تھکی ہوئی آئی ہوں۔۔ بالکل کچھ کرنے کی ہمت نہیں ہو رہی۔ تم آکر مدد نہیں کروا سکتیں۔۔۔ میری پیاری بہن نہیں "جان" بوجھ کر مسکین آواز بنا کر بولی۔ مقصد صرف اسکی اور غازی کی ملاقات کروانا تھا۔ حالانکہ غازی نے کہا نہیں تھا۔ مگر اسے لگتا تھا کہ صبغہ اس رشتے کو لے کر بہت غلط باتیں سوچے ہوئے ہے۔ وہ چاہتی تھی کہ چند ملاقاتوں میں اسے غازی کی محبت اور خیال رکھنے والی عادت کا اندازہ ہو جائے۔ تاکہ جب وہ نئی زندگی شروع کرے تو غازی سے متعلق کوئی وسوسہ اسکے دل میں نہ ہو۔

آپا یار۔۔۔ اچھا آرہی ہوں۔۔۔ آ۔۔ آپ کے دیور تو گھر پر نہیں ہیں نا" جھجھکتے ہوئے اصل مسئلہ بیان کیا۔ "

نہیں یار جب ماموں جلدی آجائیں تو وہ شوروم میں ہی ہوتا ہے" کچن میں جاتے غازی کو دیکھتے اسکی آنکھوں میں شرارت مگر لہجے میں" سنجیدگی تھی۔

اچھا ٹھیک ہے آرہی ہوں "آخر کار اس نے آنے کی ہامی بھر ہی لی۔ "

اوکے۔۔ ویٹنگ "چہکتے ہوئے مناب نے فون بند کیا۔"

شام کا وقت تھا واک کرتے ہوئے وہ کچھ ہی دیر میں واجد ہاؤس کے سامنے کھڑی تھی۔ چوکیدار نے اسے دیکھتے ہی بتیسی نکالی۔

"سلام بی بی"

صبغہ نے سر ہلا کر جواب دیا۔ اندر قدم رکھتے ہی سامنے غازی کی گاڑی کھڑی دکھائی دی۔ دل ہی دل میں مناب کو سخت سست سنائیں۔ اس سے پہلے کہ وہ اس دھچکے کہ بعد واپسی کے لئے قدم موڑتی غازی اندرونی حصے سے باہر آتے سیڑھیاں اتر کر اپنی گاڑی کی ہی جانب آرہا تھا۔ لائٹ بلو جینز پر ڈارک بلو جیکٹ پہنے وہ گیٹ کے قریب پریشان کھڑی صبغہ کو دیکھ کر خوشگوار حیرت میں مبتلا ہوا۔ گاڑی کی جانب بڑھتے قدم اب سست ہو کر صبغہ کی جانب اٹھ رہے تھے۔

مرتے کیا نہ کرتے۔۔ صبغہ کو اندر کی جانب قدم بڑھانے ہی پڑے۔ سر نیچے کئے وہ اسکے پاس سے گزر جانا چاہتی تھی۔ جب وہ اسکے عین سامنے آکر رکا۔

السلام علیکم! آپ آج اس غریب خانے میں کیسے آگئیں "خوشگوار لہجے میں چھپا طنز صبغہ کو کچھ زیادہ ہی چبھا۔ "

جھٹکے سے گردن اٹھا کر اسکی متبسم نظروں کو پل بھر کے لئے دیکھا۔

آپانے بلایا تھا اسی لئے آئی ہوں" گردن بائیں جانب موڑ کر لان میں بکھری شام کی کرنوں کو دیکھا۔ "

بھابھی سے کہوں گا۔۔یہاں آنے کا راستہ بتا دیا ہے تو سلام کا جواب دینا بھی سکھا دیں" دبی دبی مسکراہٹ نے صبغہ کو کچھ اور غصہ دلایا۔ "

کیا ہے ؟آ۔۔آپ۔۔۔ کو تو شوروم میں ہونا چاہئیے تھا۔ماموں گھر پر ہیں تو آپ شوروم میں کیوں نہیں ہیں" گھبراہٹ میں وہ اپنی آمد " کی وجہ سے پردہ اٹھا گئی۔

اوہ ہ ہ۔۔۔ تبھی آپ آئی ہیں۔یہ سوچ کر کہ میں نہیں" غازی کو اب اسکی آمد کا مقصد سمجھ آیا۔ "

صبغہ نے جھٹ زبان دانتوں تلے دبائی۔اور نظریں بھی چرائیں۔

نہیں میں تو" وہ بات بنانا چاہتی تھی۔ "

میں نے آپکو کچھ کام کہا تھا۔۔اب تک آپ نے بھابھی سے کوئی بات کی ؟" غازی نے یکدم سنجیدہ ہو کر فاتک سے متعلق بات چھیڑی۔ "

مجھے سمجھ ہی نہیں آرہی کیسے بات کروں" وہ سچ مچ آجکل یہ سوچ سوچ کر پریشان تھی کہ فاتک کے متعلق کب اور کیسے مناب سے " بات کرے۔اس دن غازی سے وعدہ تو کر لیا تھا کہ مناب کا ذہن فاتک کی جانب لے کر جائے گی۔ مگر تب سے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ بات شروع کیسے کرے۔

جب سے وہ گیا تھا ان سب نے مناب کے سامنے فاتک کا ذکر تک کرنا چھوڑ دیا تھا۔

یعنی آپ میرا ساتھ نہیں دیں گی" غازی نے سینے پر ہاتھ باندھتے بلیک ٹراؤزر اور پرنٹڈ سٹائلش سی شرٹ پر بلیک ہی کیپ شال لئے۔" گھنگریالے بالوں میں مقید اسکے خوبصورت چہرے کو دیکھا۔

میں نے یہ نہیں کہا کہ آپکا ساتھ نہیں دوں گی۔ مگر کیسے بات شروع کروں یہ بھی سمجھ نہیں آرہی" اس نے بے چارگی سے کہا۔ "

جب تک آپ رابطے نہیں رکھیں گی۔تب تک میں آپکو کیسے کوئی حل بتاؤں گا۔آپ تو اس دن کے بعد سے ایسے غائب ہوئیں جیسے " دوبارہ ملنے پر میں نے رخصتی کروا لینی ہے۔نہ کال اٹینڈ کرتی ہیں اور نہ میسج کا ریپلائی کرتی ہیں" وہ شکوہ کناں لہجے میں بولا۔

میں بزی تھی" نظریں غازی کے جاذب نظر چہرے سے ہٹاتے سامنے دیوار پر جماتے کہا۔ "

جھوٹ بولنے والوں کے سر پر سینگ نہیں ہوتے۔ مگر انکی نظر نہ ملانے پر معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں" غازی نے کوئی بھی لگی " لپٹی رکھے بنا اسے جھاڑا۔

تو آپ ان دونوں تک ہی بات رکھتے نا۔۔یہ۔۔یہ کیوں پہنائی" اپنے ہاتھ میں موجود رنگ اسکے سامنے کرتے نروٹھے انداز میں بولی۔ "

لڑکی شادی نہیں کرنی کیا مجھ سے۔۔۔یا بارات والے دن بھی کہو گی۔۔کیوں آئے مجھے رخصت کروانے۔نکاح کا مطلب یہ نہیں کہ "

آپ اپنے گھر خوش اور میں اپنے گھر خوش۔بعد میں بھی کیا میری محبتوں پر یہی شکوہ ہوگا۔کہ اماں اور بابا کی بہو ہی بنانا تھانا۔۔یہ

یہ۔۔بیوی کیوں بنادیا" غازی اسکی عقل پر ماتم کئے بنا نہ رہ سکا۔لڑکیاں جن باتوں پر خوش ہوتی ہیں وہ ان باتوں پر ناراض ہو رہی تھی۔

اب کال کروں تو بات کرنی ہے۔پھر ہی کوئی مشورہ دوں گا اور اگر بات نہیں کریں گی تو میں سمجھوں گا کہ آپکو بھابھی کی خوشیوں سے "

کوئی لینا دینا نہیں "اسے جذباتی باتوں کی مار ماری۔نشانہ خطا نہیں گیا۔

وہ تڑپ گئی۔

جی نہیں میں خود غرض نہیں "منہ بنا کر بولی۔ "

اوکے اب جائیں۔۔۔بھابھی انتظار کر رہی ہوں گی۔اور انکے سامنے آج جان بوجھ کر وشہ سے اسکے فیورٹ سنگر کا نام پوچھنا" اسے مشورہ"

دیتے راستے سے ہٹ کر گاڑی کی جانب بڑھا۔

سر ہلاتے قدم آگے بڑھائے۔پھر اسکے پاس سے گزرتے رکی۔

کہاں جا رہے ہیں؟" مقصد صرف یہ تھا کہ جان جائے کہ شوروم جا رہا ہے کہ نہیں۔"

غازی مسکراہٹ دبائے پورے کا پورا اسکی جانب مڑا۔

ساتھ چلنا ہے "قریب کھڑی صبغہ کے قریب ہولے سے جھکتے اسے کنفیوز کیا۔ "

جی نہیں۔وے۔۔۔ویسے ہی پوچھا تھا" جھجھک کر پیچھے ہٹتے ہکلائی۔ "

شوروم نہیں جا رہا۔دس منٹ میں گھر پر واپس موجود ہوں گا۔۔آپکی جان نہیں چھوڑنے والا آج" دایاں ابرو اچکاتے اسکے پوچھنے کا"

مقصد جانتے اس پر چوٹ کی۔

صبغہ اسے بس ایک نظر دیکھ کر اندر کی جانب مڑ گئی۔

غازی نے مسکراتے ہوئے جیسے اسکی چوری پکڑے جانے کا حظ اٹھایا۔

شکر تم آگئیں "صبغہ کو کچن میں آتا دیکھ کر مناب نے شکر کی سانس لی۔ "

کھانا تقریباً تیار تھا۔صرف سوئیٹ ڈش رہتی تھی۔

ہٹیں میں بنا دیتی ہوں "صبغہ ناز اور مناب سے ملنے کے بعد اسے ایک جانب کرتی خود کریمی سیلڈ اور اور یو ڈیزرٹ بنانے لگی۔ "

چلو تم کرو میں ذرا کپڑے چینج کر لوں "ناز محبت سے دونوں کو دیکھتیں اپنے کمرے کی جانب چل دیں۔ "

اور بھئ میری پریٹ ڈول کیسی ہے؟ "صبغہ نے کاؤنٹر پر چڑھ کر بیٹھی وشہ سے پوچھا جو مزے سے چاکلیٹ کھانے میں مگن تھی۔ "

"بالکل ٹھیک۔ مگر مین آپ سے خفا ہوں؟"

خفا سے یاد آیا۔ تمہاری سٹوری بعد مین سنوں گی۔ کیونکہ میں تمہاری ممی سے خفا ہوں "یکدم کچھ یاد آنے پر وہ منہ پھلا کر بولی۔ "

سلاد کے لئے چیزیں کاٹتی مناب حیرانگی سے اسکی جانب مڑی۔

"کیوں میں نے کیا کیا ہے؟"

آپ نے مجھے کہا تھا کہ غازی گھر پر نہیں "اسے گھور کر دیکھا۔ ساتھ ساتھ ہاتھ تیزی سے کام کر رہے تھے۔ "

ہاں تو وہ تو۔۔اسی وقت آیا تھا" مناب نے بات بنانی چاہی۔ "

ان کا شوروم یہاں سے بیس منٹ کے فاصلے پر ہے۔ مجھ سے بات کرتے کرتے کیا وہ ہوائ جہاز پر بیٹھ کر وہاں سے یہاں تک آئے تھے"""

اسکے بات بنانے پر صبغہ غصہ سے بھنائ۔

تو تمہیں اسکے ہونے نہ ہونے سے کیا مسئلہ ہے۔ تمہیں وہ کھا جائے گا کیا؟" مناب آخر اسکی الجھن دور کرنے کے درپہ ہوئ۔ "

مجھے بس الجھن ہوتی ہے۔" وہ اپنے محسوسات کو سمجھا نہیں پائ۔ "

اسی الجھن کو دور کرنے کے لئے تو میں چاہتی ہوں کہ تم اس سے ملو" مناب اسکے قریب آکر محبت سے اسکے بازو پر ہاتھ رکھ کر دھیمے" سے بولی۔

اور اگر ایسی ہی کوئ خواہش میں کبھی آپ سے کروں؟" نظریں جھکائے کریم باؤل مین پھیلاتے ہوئے وہ ذومعنی انداز اپنا کر بولی۔ "

اسکے جواب دینے سے پہلے ہی کاؤنٹر پر رکھا مناب کا موبائل بجا۔

دونوں کی نظر اسی لمحے موبائل کی سکرین پر پڑی۔

انجان نمبر تھا۔

عجیب پاگل انسان ہے" مناب نے جھنجلا کر موبائل اٹھایا اس سے پہلے کہ وہ میسج ڈیلیٹ کرتی صبغہ نے اسکے ہاتھ سے موبائل اچک لیا۔ "

کون ہے کس کو کوس رہی ہو" شرارتی آنکھیں اسکے چہرے پر گاڑھیں۔"

پتہ نہیں یار کون پاگل ہے۔دو دن سے مسلسل انگلش نظمیں بھیج رہا ہے۔"وہ دوبارہ سے سلاد بنانے لگی۔مگر خاصی جھنجھلائی ہوئی" تھی۔

صبغہ نے مناب سے نظر ہٹا کر موبائل پر کھلے میسج کو پڑھنا شروع کیا۔

All I knew this morning when I woke

Is I know something now, know something now I didn't before

And your smile in the back of my mind making me feel like

I just want to know you better,

Cause all I know is we said hello

And your eyes look like coming home

All I know is a simple name, everything has changed

All I know is you held the door

You'll be mine and I'll be yours

Come back and tell me why

I'm feeling like I've missed you all this time

And meet me there tonight

And let me know that it's not all in my mind

آر یو شیور آپا کہ یہ صرف کوئی اجنبی ہے؟"صبغہ کو فاتک کا ذکر چھیڑنے کا یہ موقع سب سے بہترین لگا۔ "

کیا مطلب۔۔؟"اس نے الجھن بھری نظروں سے صبغہ کو دیکھا۔الجھ تو وہ گئی تھی۔ "

مجھے تو لگتا ہے یہ کوئی گزارش ہے۔کوئی التجا"کندھے اچکا کر موبائل واپس کاؤنٹر پر رکھتے اس نے مناب کی الجھن میں اضافہ کیا۔ "

کیا فضول باتیں کر رہی ہو۔غازی سے پوچھ کر یہ نمبر تو بلاک کرتی ہوں۔ناک میں دم کر دیا ہے اس بندے نے"تیزی سے ہاتھ چلاتے" اس نے اپنی اور صبغہ دونوں کی سوچ کو گویا جھٹلانے کی سعی کی۔

کبھی کبھی کچھ لوگوں سے دور بھاگنے کے ہم جتنے جتن کر لیں۔ قسمت ہمیں انہی کے اور قریب کر دیتی ہے "صبغہ نے ذیزرٹ پر "

چاکلیٹ کرش کرکے اسکی تہہ بچھاتے لاپرواہ لہجے میں کہا۔

جیسے کہ میں اور آپ۔ زندہ مثالیں ہیں "اسکی بات اچکتے ہوئے غازی نے کچن میں آتے وشہ کو گود میں اٹھایا۔ "

صبغہ کی دھڑکنوں کی رفتار بڑھی۔

یہ تو ہے "مناب نے شرارت سے صبغہ کے ہوائیاں اڑتے چہرے کو دیکھ کر کہا۔ "

وشہ کل جب میں نے کال کی تھی تو کس کے گانے بڑے زور و شور سے سن رہی تھیں "صبغہ نے غازی کے کہے پر عمل کیا۔ "

میرا فیورٹ سنگر؟ "وشہ نے آنکھیں گھما کر گویا سوچا۔ "

وہ ہیں نافاتک۔۔۔ "وشہ نے چٹکی بجا کر پر جوش انداز میں کہا۔ "

اس سے پہلے کہ مناب کوئی تنبیہہ کرتی داؤدا اور حفصہ کے آنے کا شور مچ گیا۔

باقی سب تو نکل گئے مگر فاتک کا نام وشہ کے منہ سے اتنی محبت سے سننے پر وہ کتنے لمحے اپنی جگہ سے ہل نہ سکی۔

صبغہ کی باتیں۔۔۔ اسکے سوال۔۔۔ اور پھر وشہ سے جان بوجھ کر فاتک کا پوچھنا اور پھر یہ میسیجز۔۔۔ مناب کو سب کچھ مل کر پریشان کر گیا۔

آج جیسے ہی وہ آفس پہنچی باس نے اسے انٹر کام پر اپنے روم میں آنے کا کہا۔

کوئی کسٹمر آئے ہیں "اسکے ساتھ والی چیئر پر بیٹھی کنزہ نے اطلاع دی۔ "

وہ حیران ہوتی اپنا رائیٹنگ پیڈ اٹھاتی باس کے روم کی جانب بڑھی۔

ناک کرکے 'کم ان' کی آواز پر اندر داخل ہوئی۔ باس کے سامنے کرسی پر وہ جو کوئی بھی تھا مناب کی جانب اسکی پشت تھی۔

آئیں مناب۔ پلیز ہیو آ سیٹ "مناب کو اس شخص کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ مناب نے تھینکس کہتے کرسی سنبھالی۔ "

مناب یہ ہمارے نیو کلائنٹ ہیں کریم "محسن درانی (باس) نے مناب کے ساتھ بیٹھے شخص کی جانب اشارہ کرکے تعارف کروایا۔ "

ہیلو "مناب پروفیشنل انداز میں اسکی جانب دیکھ کر بولی۔ "

انکے باس دبئی سے آئے ہیں۔ کچھ مصروفیت کی بنا پر وہ آنہیں سکے۔ تو انہوں نے آکر ہم سے ہماری خدمات حاصل کرنے کی درخواست "

کی ہے۔ انکے باس نے کو کسی نے ہماری کمپنی اور خاص طور سے آپ کا نام ریفر کیا تھا۔ تو یہ اپنے گھر کے انٹیریئر کے لئے آپکو ہائر کرنا چاہتے

ہیں" محسن درانی نے تفصیل سے اس شخص کے وہاں ہونے کی وجہ بتائی۔

اوکے سر آپ ڈیٹیلز پوچھ لیں۔اور پیپر ورک کر لیں۔ پھر میں ایک وزٹ کرنے کے بعد باقی کی ڈیٹیلز انہیں بتادوں گی "مناب نے حامی بھرتے کہا۔

لیں سر آپکا کام ہوگیا ہے۔اوکے مناب آپ سیٹ پر جائیں۔ میں باقی ڈیٹیلز آپ سے بعد میں ڈسکس کرتا ہون "اہم بات ہوتے ہی" محسن درانی نے مناب کو اسکی سیٹ پر جانے کا کہا۔

اوکے سر" مناب تیزی سے اٹھ کر واپس اپنے کیبن مین آکر کام شروع کرنے لگی"

آج جیسے ہی وہ آفس پہنچی باس نے اسے انٹر کام پر اپنے روم میں آنے کا کہا۔

کوئی کسٹمر آئے ہیں "اسکے ساتھ والی چیئر پر بیٹھی کنزہ نے اطلاع دی۔ "

وہ حیران ہوتی اپنا رائیٹنگ پیڈ اٹھاتی باس کے روم کی جانب بڑھی۔

ناک کرکے 'کم ان' کی آواز پر اندر داخل ہوئی۔ باس کے سامنے کرسی پر وہ جو کوئی بھی تھا مناب کی جانب اسکی پشت تھی۔

آئیں مناب۔پلیز ہیو آسیٹ "مناب کو اس شخص کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔مناب نے تھینکس کہتے کرسی سنبھالی۔ "

مناب یہ ہمارے نیو کلائنٹ ہیں کریم "محسن درانی (باس) نے مناب کے ساتھ بیٹھے شخص کی جانب اشارہ کرکے تعارف کروایا۔ "

ہیلو "مناب پروفیشنل انداز میں اسکی جانب دیکھ کر بولی۔ "

انکے باس دبئی سے آئے ہیں۔ کچھ مصروفیت کی بنا پر وہ آنہیں سکے۔ تو انہوں نے آکر ہم سے ہماری خدمات حاصل کرنے کی درخواست کی ہے۔انکے باس نے کو کسی نے ہماری کمپنی اور خاص طور سے آپ کا نام ریفر کیا تھا۔تو یہ اپنے گھر کے انٹیریئر کے لئے آپکو ہائر کرنا چاہتے

ہیں" محسن درانی نے تفصیل سے اس شخص کے وہاں ہونے کی وجہ بتائی۔

اوکے سر آپ ڈیٹیلز پوچھ لیں۔اور پیپر ورک کر لیں۔ پھر میں ایک وزٹ کرنے کے بعد باقی کی ڈیٹیلز انہیں بتادوں گی "مناب نے حامی بھرتے کہا۔

لیں سر آپکا کام ہوگیا ہے۔اوکے مناب آپ سیٹ پر جائیں۔ میں باقی ڈیٹیلز آپ سے بعد میں ڈسکس کرتا ہون "اہم بات ہوتے ہی" محسن درانی نے مناب کو اسکی سیٹ پر جانے کا کہا۔

اوکے سر" مناب تیزی سے اٹھ کر واپس اپنے کیبن مین آکر کام شروع کرنے لگی"

ابھی وہ اپنے کیبن میں آئی ہی تھی کہ موبائل گنگنایا۔

Urdu Novels Ghar

مناب نے مصروف سے انداز میں موبائل اٹھا کر دیکھا تو وہی انجان نمبر۔

Oh my love

Help me open my heart again

Tear it open let the rain fall in

Wash this hardness underneath my skin

Oh my love

Let me hear your voice come through

I wanna know the love inside of you

Make this dark heart believe in what is true

I know that in the dark there's a fear of letting go

I know that in my heart that I fear what I don't know

It's hard to trust

When your hearts been broken times before

You pull the curtains and you lock the doors

Swear you'll never go out anymore

مناب سر پکڑ کر بیٹھ گئ۔ آخر یہ کون اتنا ڈھیٹ ہے جسے نہ میں جواب دے رہی ہوں اور پھر بھی۔

اس طرح کی نظمیں۔۔۔

جب جب وہ اس انجان نمبر کا میسج پڑھتی۔

اس کا دل ہر بار دھڑکتا

شاید یہ کوئ گزارش ہے۔ کوئ التجا "صبغہ کی کہی بات پھر سے دماغ میں گونجی۔ "

اور جو شبیہہ ذہن کے پردے پر ابھری وہ اسے سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی اس کا ذکر تو بہت بعد کی بات تھی۔

اب نہیں۔ اب کبھی بھی نہیں "اتنے سالوں بعد وہ آج پہلی بار فاتک کے ہیولے سے مخاطب ہوئ تھی۔ "

تکلیف در تکلیف تھی۔ آنکھیں آنسوؤں سے بھری چھلکنے کو بے تاب تھیں۔

اب کچھ نہیں بچا" خود پر ضبط کرتے کپکپاتے ہاتھوں سے اس نمبر پر پہلی بار میسج کرنے کا سوچا۔ "

ہوازدس۔ وائے آریوار یٹینگ می" میسج سینڈ کر کے بھی وہ کتنی ہی دیر میسج کھول کر اسے تکتی رہی۔ "

ایک منٹ۔۔ پانچ منٹ اور پھر دس منٹ بھی یوں ہی گزر گئے مگر کوئی جوابی میسج نہیں آیا۔

مناب نے تھک ہار کر سر سیٹ کی پشت سے ٹکایا۔

آنکھیں لمحہ بھر کو موند کر خود کو ریلیکس کیا۔

اسی پل ٹون پر سے سنائی دی۔

جھپٹنے کے سے انداز میں اس نے موبائل تھاما۔

سیکرٹ ایڈمائرر" مناب میسج پڑھ کر چڑ سی گئی۔ "

شاید دل کے گوشے میں کہیں اسی کا نام پڑھنے کی خواہش تھی۔

موبائل ایک جانب ڈال کر کام میں مصروف ہو گئی۔ ہر سوچ جھٹک دی۔

وہاں سے نکلتے ہی کریم نے فاتک کو فون کیا۔

وہ بھی جیسے انتظار میں ہی بیٹھا تھا۔

ہاں کریم" بے تابی سے فون اٹھاتے اسی بے تابی سے پوچھا۔ "

سر کام ہو گیا ہے۔ میڈم کل گھر وزٹ کریں گی اور پھر اسکے مطابق چیزوں کی لسٹ بتائیں گی۔ اگلے دن سے کام شروع ہو جائے گا۔"""

کریم کی اطلاع پر اس نے شکر کا سانس بھرا۔

اپنے گھر کی سجاوٹ وہ گھر کے اصل مکین کے علاوہ کسی اور سے کرواتا۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

جو حالات ان کے بیچ تھے ان کے سبب مناب اسکے گھر میں آنے کی روادار نہ ہوتی کجا کہ سجاوٹ۔

مگر اب یوں منظر عام پر آئے بنا اس نے دوسرا راستہ اختیار کیا تھا مناب سے اسکے اپنے ہی گھر کی سجاوٹ کروانے کا۔

تھینک یو کریم" وہ حقیقت میں اس سچے بندے کا شکر گزار تھا جس نے ہمیشہ اس کا ساتھ دیا تھ بغیر کسی غرض کے۔ "

سر آپ شکریہ نہ کہا کریں" وہ اسے ٹوک گیا۔ جس طرح اسکی فیملی کی ڈیتھ کے بعد فاتک نے اسکی مدد کی اور اسکے بعد سے اسے اپنا پی"

اے اپائنٹ کر کے اپنے ساتھ ساتھ رکھتا تھا۔ کریم ساری زندگی اس کا یہ احسان بھول نہیں سکتا تھا۔

وہ اسکی فیملی کے متعلق تو کچھ نہیں جانتا تھا۔ مگر دل سے دعا نکلتی تھی کہ اسکی جو بھی مشکلیں ہیں وہ آسانیوں میں بدل جائیں۔

Urdu Novels Ghar

چلو ٹھیک ہے واپس آؤ۔مجھے ضروری کام سے نکلنا ہے"اسے ہدایت دیتے فون بند کیا۔ "

السلام علیکم۔اماں کیسی ہیں"کریم کی کال بند کرنے کے فورا بعد اس نے ناز کو کال کی۔"

وعلیکم سلام میں ٹھیک ہوں تم کیسے ہو"ناز نے محبت بھرے لہجے میں پوچھا۔ "

بالکل ٹھیک۔کیا آپ دوپہر کے بعد وشہ کو گھر کے پاس والی مارکیٹ لا سکتی ہیں"اپنی بیٹی سے ملنے کے لئے بھی اسے کیسے کیسے جتن" کرنے پڑرہے تھے۔کبھی کبھی قسمت اور حالات ہمیں کس موڑ پر لے آتے ہیں کہ جہاں ہمیں اپنے اہم رشتوں سے ملنے کے لئے بھی وقت اور حالات دیکھنے پڑتے ہیں۔

ہاں وہ سکول سے آجائے تو پھر میں لے آؤں گی"انہوں نے فورا حامی بھر لی۔ "

تھینکس اماں"محبت سے ماں کا شکریہ ادا کرتے وہ حقیقت میں اس رشتے کی اصل حقیقت سے اب واقف ہوا تھا۔بے لوث اور صلہ کی" تمنا کئے بنا ماں ہمیشہ اولاد کو بس دئیے ہی جاتی ہے۔کبھی لینے کی خواہش نہیں کرتی۔

شام میں اسکے مقرر کئے ہوئے ٹائم پر ناز وشہ کو لئے قریبی شاپنگ پلازہ میں پہنچ چکی تھیں۔

فاتک پہلے سے ان کا منتظر تھا۔

وشہ نے اسے دیکھتے ہی خوشگوار حیرت کا اظہار کیا۔

ہیلو مائی پریٹی ڈول"اسی دن ای طرح ہڈی اور گلاسز میں چہرہ چھپائے لہجے میں محبت سموئے وشہ کو اپنے مضبوط بازوؤں میں بھر کر" اٹھایا۔

آپ کو کیسے پتہ میں یہاں آئی ہوں"وہ اب بھی حیرت زدہ تھی۔ "

بس دیکھ لو۔۔میں نے اپنے میجک سے پتہ کر لیا کہ میری وشہ اس وقت کہاں ہے جیسے ہی مجھے پتہ چلا میں آپ سے ملنے آگیا"اسکے" پھولے گالوں پر پیار کرتے اسے لگا اسکی کل متاع اسکے پاس ہے۔اسے تھامے ماں سے ملا۔ہمیشہ کی طرح انکے ماتھے پر بوسہ دیا۔ناز کو لگا نجانے کتنے برسوں کی بے سکونی کو اب آرام آگیا ہو۔

کیسا ہے"محبت سے اسکے وجیہہ چہرے پر ہاتھ پھیرتے پوچھا۔ "

ٹھیک آپ کیسی ہیں"ماں سے عقیدت کچھ اور بڑھ گئی تھی۔"

بس زندگی گزار رہی ہوں تمہارے بغیر"اداس لہجے نے فاتک کی تکلیف میں اضافہ کیا۔ "

ان شاءاللہ جلد ہی میں آپ سب کے درمیان ہوں گا"ماں کو یقین دلایا۔جو سرد آہ بھر کر رہ گئیں "

آپ نے اپنی ممی کو میرے بارے میں تو نہیں بتایا نا"کچھ خیال آنے پر وشہ سے پوچھا۔ "

نہیں تو۔۔ ممی تو مجھے آپکی ویڈیوز بھی دیکھنے نہیں دیتیں۔"وہ معصومیت سے سچ بتا رہی تھی۔ "

مگر اس کا یہ سچ فاتک کا دل کس کس طرح چیر رہا تھا یہ صرف وہی جانتا تھا۔

میری پرنسس کو پڑا اچھا لگتا ہے یا برگر"اپنے لہجے کو بشاش رکھتے اس نے موضوع ہی بدل دیا۔"

ہمم۔"شہادت کی انگلی ٹھوڑی کے نیچے رکھ کے سوچنے کے سے انداز میں وہ فاتک بے حد پیاری لگی۔بے اختیار ہو کر اسکے ماتھے پر لب" رکھے۔

جو بھی تھا مناب نے اسکی تربیت یقیناً بہت اچھی کی تھی۔

جلدی سوچو"اسکے کان میں دھیرے سے سرگوشی کی۔ "

برگر"جھجک کر اپنی پسند بتائی۔ "

اتنا سوچ کر کیوں بتایا۔"فاتک کے پوچھنے پر وشہ نے ایک نظر ناز کے مسکراتے چہرے پر ڈالی۔اسکی فرمائش جانتے ہی فاتک نے قدم" سٹور کے داخلی دروازے کی جانب بڑھائے۔نزدیک ہی میکڈونلڈ تھا اور وہ اسے وہاں لے جانا چاہتا تھا۔

ممی کہتی ہیں دادا،دادی اور چاچو کے علاوہ کسی سے کوئی فرمائش نہیں کرتے"بردبار سے انداز میں اس نے فاتک کو پتے کی بات بتائی۔ "

فاتک کے دل کو کسی نے مٹھی میں لیا۔

اور۔۔۔اور پاپا۔۔۔ان سے کچھ نہیں کہتے"بالآخر فاتک اسے اپنے رشتے کی کمی کا احساس دلانے لگا۔"

پاپا۔۔میرے پاپا تو ہیں ہی نہیں"بڑے بھول پن سے وہ بولی۔سیڑھیاں اترتے وہ یکدم رکا۔اسے لگا اسکے قدموں میں جان نہ رہی" ہو۔

اللہ نہ کرے"ناز نے دہل کر ہاتھ دل پر رکھا۔ "

یہ۔۔۔۔یہ آپکو کس نے کہا ہے"فاتک نے کچھ کہنے کی ہمت مجتمع کرتے اس سے پوچھا۔ "

مجھے دادا جانی نے کہا تھا۔آپکو پتہ ہے میں نے ابھی کچھ دن پہلے ہی ایک کمپیٹیشن ون کیا ہے۔وہاں کسی نے پوچھا کہ اسکے فادر کہاں" ہیں۔تو دادا جانی نے کہا وہ نہیں ہیں۔لیکن ممی تو مجھے کہتی ہیں وہ کہیں دور گئے ہیں۔جب میں بڑی ہو جاؤں گی تب آئیں گے۔"وہ معصومیت سے فاتک کو بتانے لگی۔

جبکہ فاتک اور ناز دونوں کو یہ سن کر جیسے چپ لگ گئی۔

گاڑی کے دروازے پر ہاتھ رکھ کرابھی وہ کھولنے ہی والا تھا کہ ایک گرجدار آواز اسے اپنے پیچھے سے سنائی دی۔

ناز "آواز تھی کہ دھاڑ۔ "

فاتک اور ناز نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔دونوں ششدر رہ گۓ۔

غازی وہ عبداللہ گروپس نے جو آرڈر دیا تھا انکی فائل کہاں ہے "واجد تیزی سے غازی کے آفس کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوۓ۔ "

بابا وہ تو میں کل گھر لے کر گیا تھا شاید وہیں رہ گئی ہے "کچھ توقف کے بعد وہ ڈرتے ڈرتے بولا۔ "

یار کیا کرتے ہو۔کوئی کام ڈھنگ کا نہیں تمہارا۔وہ لوگ آرہے ہیں اور اس فائل میں انکے آرڈرز سے متعلق سب ڈاکومنٹس تھے۔اب" کیا کریں "دو ڈرائیورز پہلے ہی کسی کا سامان ڈراپ کرنے گۓ ہوۓ تھے۔

میں لے آتا ہوں بابا "غازی نے جلدی سے اپنی خدمات پیش کیں۔"

نہیں رہنے دو۔ایس اینڈ کے والے بھی آرہے ہیں۔اوران کا کام تمہی ہینڈل کر رہے ہو۔تمہارا یہاں ہونا ضروری ہے میں جا کر لے آتا" ہوں "کچھ سوچتے انہوں نے جلدی سے پروگرام طے کیا۔اسکی کچھ بھی سنے بنا گاڑی کی چابی پاکٹ میں چیک کرتے ہوۓ باہر نکل گۓ۔

تیزی سے ڈرائیو کرتے وہ گھر کی جانب جارہے تھے۔ابھی گھر کے قریب بنی مارکیٹ کے پاس پہنچے ہی تھے کہ نظر بے اختیار بائیں جانب اٹھی۔

جھٹکے سے بریک لگائی۔

بے یقینی سے سامنے کا منظر دیکھا۔

ناز اور وشہ۔۔۔فاتک کے ہمراہ تھیں۔

کچھ دیر انہیں یہ یقین کرنے میں لگی کہ آیا جو وہ دیکھ رہے ہیں وہ صحیح ہے یا غلط۔

گاڑی کو پھر سے سٹارٹ کر کے سڑک کے کنارے روکی۔

گاڑی سے اتر کر تیزی سے ان کی جانب بڑھے۔

غصے اور بے یقینی سے برا حال تھا۔

ناز "آواز دھاڑ کی صورت ان دونوں تک پہنچی۔ "

دونوں نے مڑ کر بے یقینی سے دیکھا۔

تم۔۔۔تم اس خبیث کے ساتھ ہو۔ میری اجازت کے بغیر۔ تمہیں ہمت کیسے ہوئی"فاتک کو مکمل طور پر نظرانداز کرتے وہ صرف ناز" سے مخاطب تھے۔

ناز تھر تھر کانپ رہی تھیں۔وشہ بھی حیرت سے اپنے جان لٹانے والے دادا کا یہ سخت روپ پہلی بار دیکھ رہی تھی۔

ماں ہیں وہ میری"کچھ دیر ضبط کرنے کے بعد فاتک نے ماں کے کندھے پر بازو حمائل کرتے انہیں اپنے قریب کرتے باپ سے سرد لہجے" میں کہا۔

تم جیسے بے غیرت کے میں منہ بھی نہیں لگنا چاہتا۔اتارو میری پوتی کو اور جہاں سے آئے ہو وہیں دفع ہو جاؤ"وشہ کو اسکے ہاتھ سے" کھینچتے ہوئے اب کی بار انکی سرد نگاہیں نفرت سے فاتک کو دیکھ رہی تھیں۔

آپکی پوتی ہے تو میری بیٹی ہے۔دنیا کا کوئی شخص مجھے اپنی ماں اور اپنی بیٹی سے ملنے سے روک نہیں سکتا۔آپ بھی نہیں"وشہ کو اپنے" بازوؤں میں بھینچتے ہوئے وہ سرد مہری سے بولا۔

کون سی بیٹی۔۔۔یہ صرف مناب کی بیٹی ہے تمہارا اس سے کوئی تعلق نہیں"کاٹ دار لہجے میں وہ اسے بہت کچھ باور کرواگ ئے۔ "

اس کی رگوں میں جو خون ہے وہ میرا ہے۔دنیا کی کوئی لیبارٹری کوئی عدالت مجھے چیلنج نہیں کر سکتی۔"جتاتی نظروں نے واجد کے غصے کو" بڑھاوا دیا۔

بیچ چوراہے میں نہ کھڑے ہوتے تو تمہارا منہ توڑ دیتا۔اسے نیچے اتارو اور تم۔۔۔ تمہیں تو میں گھر چل کر بتاؤں گا"فاتک کو حکم دیتے ناز" کو جن کھا جانے والی نظروں سے انہوں نے دیکھا انکی روح تک کانپ گئی۔

فاتک تم ابھی جاؤ"انہوں نے فاتک سے التجا کی۔ "

اماں"وہ کچھ کہنا چاہتا تھا مگر روتے ہوئے وہ اسے ہاتھ سے خاموش رہنے کا اشارہ کر گئیں۔ "

فاتک نے وشہ کو گود سے اتارا۔

ابھی تو ماں کے کہنے پر جارہا ہوں۔ مگر بہت جلد اپنی بیوی اور بیٹی کو لینے آؤں گا۔اب جب میں منظر عام پر آچکا ہوں تو دیر کیسی۔ مگر یاد" رکھئیے گا اس بار آپکی کوئی دھمکی مجھ پر اثر نہیں کرے گی۔آپ نے جتنا برا میرے ساتھ کرنا تھا کر لیا۔اب اور نہیں"فاتک نے انہیں پھر سے بہت کچھ جتایا۔

اسکی بات پر کوئی بھی تاثر دئیے بنا وہ اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گ ئے۔

فاتک نے فورا غازی کو کال کر کے صورتحال بتائی۔

بھائی اب کیا ہو گا"وہ پریشان ہوا۔ "

تم بس اماں کا دھیان رکھنا اور مجھے حالات بتاتے رہنا۔ بلکہ کوشش کرو کہ گھر آجاؤ۔ دیکھنا وہ اماں کے ساتھ کوئی زیادتی نہ کر جائیں۔"""
پریشان سا وہ گاڑی سٹارٹ کرنے لگا۔ جس وجہ سے وہ اتنے سال دور رہا۔ آج وہی ڈر حقیقت بن کر اسکے سامنے کھڑا تھا۔
آپ پریشان مت ہوں میں نکلتا ہوں" غازی اسے تسلی دے کر شوروم سے نکل آیا۔"

غازی جیسے ہی گھر پہنچا اندرونی حصے کی جانب جاتے اسے واجد کے گرجنے کی آواز آئی۔
لاؤنج میں وہ غصے سے ادھر سے ادھر پھرتے قہر برساتی نظروں سے ناز کو دیکھ رہے تھے۔ وشہ ایک جانب دبکی بیٹھی تھی۔
کب سے وہ یہاں ہے اور کب سے تم مل رہی ہو" رک کر لال انگارہ آنکھیں ناز پر ٹکائیں۔ "
کچھ ہی دن ہوئے ہیں۔ جب۔۔ جب آپ مناب اور وشہ۔ وشہ کے کمپیٹیشن کے لئے گئے تھے۔" وہ منمناتی آواز میں بولیں۔ آنسو" قطار در قطار آنکھوں سے گر رہے تھے۔ ایک جانب بیٹا تھا تو دوسری جانب سر کا سائیں۔ کس کس کے لئے روتیں۔
اور تم۔۔ تم نے مجھے بتانا بھی گوارا نہ کیا۔ جبکہ میں نے تمہیں منع کیا تھا کہ کبھی وہ رابطہ کرے تو تم نے اس سے رابطہ نہیں کرنا۔ مر گیا" ہے وہ ہمارے لئے" لہجے کی کڑواہٹ پر ناز نے بے اختیار آنکھیں سختی سے میچ لیں۔
کتنی آسانی سے کہہ دیا آپ نے۔ ماں مری اولاد پر کبھی صبر نہیں کرتی یہ تو پھر میری جیتی جاگتی اولاد ہے۔ میری عمر بھی اسے لگے۔ اتنے" " بڑے بول مت بولیں۔ اس سے غلطی ہوئی۔۔
غلطی۔۔۔ کسی کی زندگی وہ برباد کر گیا اور تم کہہ رہی ہو غلطی۔ عورت ہو کر عورت کے دکھ کو نہیں سمجھ رہیں" وہ تاسف بھری" نظروں سے انہیں دیکھ کر رہ گئے۔
"اس کا دکھ سمجھا اسی لئے ماں تا کا گلا گھونٹ لیا۔ چھ سال۔۔ چھ سال۔۔ اسکی دوری برداشت کی۔"
خاموش ہو جاؤں" وہ گرجے۔ غازی بے اختیار آگے بڑھا۔ اب خاموش رہنا ناگزیر ہو گیا تھا۔ "
بابا۔۔ بس کریں پلیز" ماں کی جانب بڑھتے باپ کو ٹوکا۔ "
اوہ۔۔ آؤ تم بھی۔۔ تم بھی یقیناً یہ سب جانتے ہو گے۔ واہ ایک میں ہی پاگل ہوں اس گھر میں جس کی ناک کے نیچے یہ سب ہوا اور وہ" بے خبر ہے" انکی کڑواہٹ کچھ اور بڑھی یہ جان کر کہ انکے دونوں اپنوں نے ان سے اتنی بڑی بات چھپائی۔
تو کیا کرتے۔۔۔ آپکی طرح سفاک ہو جاتے۔ وہ ہمارا حصہ ہے۔۔ کسی دارالامان سے اٹھایا تھا کیا آپ نے اسے؟" پہلی بار زندگی میں وہ" باپ سے اونچی آواز میں بولا۔
میں تم سب کو یہ باور کروا دوں۔ آج کے بعد اس ٹاپک پر کوئی بات نہ ہو۔ خاص کر مناب کے سامنے ذکر تک نہ ہو۔ اور نہ ہی تم میں"

سے کوئی اب اس سے ملے گا۔ جہاں چھ سال گزارے۔۔۔ وہیں باقی زندگی بھی گزارے۔ اور جس کو وہ حق پر لگتا ہے۔ وہ بے شک میرا گھر چھوڑ کر اسی کے پاس دفعان ہو جائے۔" ان دونوں کو وارن کرتے وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھے۔

غازی "ناز بے بس ہو کر بس اتنا ہی کہہ سکیں۔ "

سب ٹھیک ہو جائے گا آپ فکر نہیں کریں۔ اللہ کوئی رستہ نکالے گا" غازی نے ان کا سر سینے سے لگاتے تھپک کر کہا۔ محبت سے ان کے " سر پر بوسہ دیا۔

شام کی چائے بنا کر وہ کتابیں لے کر بیٹھی ہی تھی کہ موبائل پر غازی کا نمبر دیکھ کر حیران ہوئی۔

جس دن سے ان کے گھر گئی تھی اسکے بعد سے نہ اسکی کال آئی تھی نہ میسج۔

السلام علیکم "موبائل کان سے لگاتے ہی سلامتی بھیجی۔"

وعلیکم سلام کیسی ہیں "سنجیدہ سا لہجہ صبغہ کو کسی گڑبڑ کا احساس دلا گیا۔"

الحمداللہ۔۔ خیریت۔۔ پریشان ہیں "وہ فکرمندانہ لہجے میں بولی۔ "

غازی نہ چاہتے ہوئے بھی ہولے سے مسکرایا۔

میری آواز سے میری فکر کا اندازہ لگانے والی میری محبت سے انکاری ہے۔ ایسے ہی کوئی کسی کی آواز سن کر اسکے حال کا اندازہ نہیں لگا لیتا"" " نجانے کیوں اس لمحے صبغہ پر بے اختیار پیار آیا۔

ہوا کیا ہے ؟" اسکی باقی باتوں کو نظرانداز کر کے اس نے پریشانی سے پوچھا۔ غازی نے الف سے لے کر یے تک سب مسئلہ کہہ سنایا۔ "

بہت پریشان تھا سمجھ نہیں آ رہی تھی کس سے بات کروں۔ صوفشاں کو کال کرتا تو وہ بھی پریشان ہو جاتی۔ بس اسی لئے آپکو ڈسٹرب کیا"" " یاسیت بھرے لہجے نے صبغہ کو بے حد پریشان کر دیا۔

ڈسٹرب کی کیا بات ہے آپکے گھر میری بہن ہے اس کی زندگی سے جڑا ہر مسئلہ میرا بھی اتنا ہی مسئلہ ہے جتنا کا آپکا یا آپکے کسی اور فرد کا" وہ" حقیقت پسندانہ انداز میں بولی۔

ہاں۔ بالکل آپ کا تو صرف بھابھی کی وجہ سے ہی ہم سے رشتہ ہے نا" نجانے کیوں غازی کو اسکا یہ انداز بے حد دکھ پہنچا گیا۔ اسکی اگلی کوئی" بھی بات سنے بنا وہ کال کاٹ گیا۔

صبغہ حیرت زدہ رہ گئی۔

کال بیک کی۔

چند بیلوں کے بعد غازی نے اٹھالی۔

جی "نروٹھا انداز صبغہ کو مسکرانے پر مجبور کر گیا۔ "

میں نے کہیں پڑھا تھا کہ جب انسان محبت کرتا ہے تو وہ چھوٹا سا بچہ بن جاتا ہے۔ضد اس کا خاصا بن جاتی ہے اور وہ چھوٹی چھوٹی باتوں کو"

"دل پر لگا لیتا ہے۔آپ بھی اس وقت چھوٹے بچے لگے ہیں

ایسی فضولیات آپ نے ہی لکھی ہوں گی "وہ ابھی بھی ناراض لہجے میں بولا۔ "

اوکے سوری۔مجھے اتنا آؤٹ اسپوکن نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن میں کیا کروں میں جو محسوس کرتی ہوں کہہ دیتی ہوں۔"وہ معذرت خواہانہ انداز میں بولی۔

"کسی کا دل رکھ لینے میں آپکے پیسے نہیں لگتے"

ہاں مگر دل رکھنے اور جھوٹ بولنے میں فرق ہوتا ہے آپ چاہتے ہیں کہ میں جھوٹ بولوں "وہ پھر سے صاف گو انداز اپنا گئی۔ "

آپ کہنا چاہ رہی ہو کہ آپ میرے لئے اور اس رشتے کے لئے کچھ محسوس نہیں کرتی "غازی خطرناک حد تک سنجیدگی سے بولا "

پتہ نہیں۔۔اب اگر کچھ سچ کہوں گی تو آپکو برا لگے گا۔ خیر مجھے چھوڑیں۔یہ بتائیں کہ اب کیا ہوگا۔ماموں نے تو دوٹوک فاتک بھائی کو" معاف نہ کرنے کا عندیہ دے دیا ہے۔اور آپا سے ہم کب تک چھپائیں گے۔"وہ بات کا رخ ہی موڑ گئی۔

یہی تو مسئلہ ہے میں اور فاتک بھائی نہیں چاہتے کہ جس طرح وہ بابا کے سامنے آئے ہیں بھابھی کے سامنے بھی آئیں "وہ اپنی پریشانی کی" اصل وجہ بتانے لگا۔

اور وشہ۔۔۔وشہ سے بات کی آپ نے اسے یقینا سمجھ تو نہیں آئی ہوگی۔ لیکن اگر وہ ساری لڑائی آپا کو بتا دے تو انہیں تو سمجھ آجائے گی"

"ناکہ فاتک بھائی آ چکے ہیں

اوہ اس طرف تو میں نے سوچا ہی نہیں "غازی کو یکدم احساس ہوا کہ اس سب میں وہ وشہ کو اگنور کر گیا ہے۔ "

آپ آسکتی ہیں ابھی؟"غازی نے جھجھکتے ہوئے پوچھا۔ "

ابھی؟"وہ ہچکچائی۔ "

"اگر کوئی ایشو ہے تو کوئی بات نہیں۔ میں آجاتی ہوں۔"

کچھ سوچ کر اس نے حامی بھر لی۔

تھینکس "غازی نے تشکر سے کہا۔ "

شکریہ کی ضرورت نہیں۔"بیڈ سے اٹھ کر سلیپر پاؤں میں اڑاتے دوپٹہ لیا۔فون کان سے لگا تھا۔ "

آپ سے تو اب سوچ سمجھ کر ہی بات کرنی پڑے گی۔ جتنی خطرناک آپ ہیں۔آپ کا کیا پتہ کب کون سی بات کا طعنہ دے کر اجنبیت کی"

دیوار کھڑی کر دیں۔" وہ شکوہ کر گیا۔

اتنی بھی ہیبت ناک نہیں" وہ برا منا گئی۔ "

ہیبت ناک میں نے ہر گز نہیں کہا۔ اب آپ اپنے بارے میں زیادہ بہتر جانتی ہیں تو میں کیا کہہ سکتا ہوں" اس کا ساتھ دینے پر وہ بے حد" ریلیکس ہو گیا تھا۔

اچھا بس اتنا بھی مت پھیلیں۔ خدا حافظ" اسے ٹوک کر جلدی سے فون رکھ دیا۔ "

فون بند کر کے جلدی سے الماری کی جانب بڑھی ابھی جوتے نکال کر بدل ہی رہی تھی کہ غزنوی کا میسج آ گیا۔

میں لینے آ جاؤں" اس محبت بھرے پیغام پر اس کا دل بری طرح دھڑکا۔ "

مجھے آپکے گھر کا راستہ بہت اچھے سے آتا ہے" نجانے کیوں پہلی بار جان بوجھ کر اسے چڑایا۔ اس کا ری ایکشن سوچ کر ہنسی آئی۔ "

جانتا ہوں بس میرے دل تک آنے کا راستہ نہیں آتا" وہ سر تھام کر رہ گئی۔ "

"اف اس شخص کو کتنی فلمی گفتگو آتی ہے"

ڈائیلاگز بہت از بر ہیں آپکو" چادر درست کر کے خود کو آئینے میں دیکھا۔ گرے ٹراؤزر پر بلیک اور گرے کرتا بلیک شال کندھوں پر" ڈالے بلیک ہی کارڈیگن پہنے اپنے ادھ کھلے کمر تک آتے گھنگریالے بالوں کو کیچر سے آزاد کر کے پھر سے کیچر میں مقید کیا۔ ڈریسنگ پر پڑی صبایا کی بوتل پکڑ کر گردن پر اسپرے کیا۔ ا

اور بس اسکی تیاری مکمل تھی۔

قدم دروازے کی طرف بڑھائے۔

کچھ ہی دیر میں وہ واجد کے گھر کا گیٹ کراس کر کے اندر کی جانب بڑھی۔

لاؤنج میں ہی غازی وشہ کو گود میں بٹھائے یقیناً اسکا دھیان ہٹانے کے لئے ادھر ادھر کی باتیں کر رہا تھا۔

ہیلو وشہ جانی" چہکتی آواز میں وشہ کو پکارا۔ "

وشہ اب تک واجد کے برہم ہونے کے زیر اثر تھی۔

گردن موڑ کر بس ایک نظر صبغہ کو دیکھا۔

غازی کی گود سے اتر کر اسکی جانب مرجھائے چہرے کے ساتھ بڑھی۔

صبغہ کے دل کو کچھ ہوا۔ جب سے مناب نے جاب شروع کی تھی۔ وشہ کو زیادہ تر صبغہ نے ہی سنبھالا تھا۔

جب ناز کو تنگ کرنے لگتی وہ فوراً صبغہ کے پاس بھیج دیتیں۔ صبغہ کی جان تھی اس میں۔

کیاہوامیرے بچے کو"اس کے قریب آتے دوزانو اسکے سامنے بیٹھی۔وشہ بس خاموشی سے اسکے گرد بازو لپیٹ کراسکے کندھے پر سر رکھ گئی۔

صبغہ نے سامنے بیٹھے غازی کی جانب نگاہ کی۔جس کی آنکھوں میں تفکر تھا۔

داداجانی نے دادو کو آج بہت ڈانٹاہے۔اوراور۔۔آپکو بتاؤں میں اپنے فیورٹ سنگر سے آج ملی۔داداجانی نے انہیں بھی ڈانٹا"وشہ سمجھ نہیں پارہی تھی کہ کیسے سب بتائے۔اسے تو واجد کے غصے کی ہی سمجھ نہیں آرہی تھی۔

ہاں مجھے آپکے چاچو نے بتایا تھا۔"صبغہ اسے گود میں اٹھائے صوفے پر غازی سے فاصلے پر بیٹھی۔ "

داداجانی کو اتنا غصہ کیوں آیا کیا وہ ممی کی طرح داداجانی کو بھی اچھے نہیں لگتے۔اور پتہ ہے وہ مجھے اپنی بیٹی کہہ رہے تھے۔وہ کیوں؟"وشہ بچی تھی مگر یادداشت اسکی عام بچوں سے کہیں زیادہ تیز تھی۔

غازی اور صبغہ ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئے۔

وہ تو انہوں نے ویسے ہی کہا ہے۔میں بھی تو آپکو اپنا بیٹا کہتی ہوں۔لیکن میں تو آپکی خالہ ہوں نا ممی تو نہیں نا"صبغہ کے لئے اسے سمجھانا مشکل ہو گیا تھا۔

اچھا وشہ آپ نے ممی کو نہیں بتانا یہ سب دیکھو ممی پریشان ہو جائیں گی نا۔وہ آفس میں بھی اتنا کام کرتی ہیں اور پھر تھکی ہوتی ہیں۔وشہ تو نہیں چاہتی نا کہ وہ ممی کو پریشان کرے؟"صبغہ بھی جانتی تھی کہ اسے کیسے ٹریک پر لانا ہے۔

نہیں تو"وشہ نے جھٹ اسکی تائید کی۔ "

پھر وشہ نے ممی کو کچھ بھی نہیں بتانا۔ناہی فاتک سے ملنے کا اوکے"صبغہ کی وہ بات ویسے بھی بہت جلدی مانتی تھی۔ "

اوکے خالہ"وہ جھٹ مان گئی۔ "

خالہ سنڈے کو وشہ کو پارک بھی لے کر جائیں گی"صبغہ نے اسے ایک اور لالچ دیا۔ "

ڈن"اب تو وشہ نے بالکل بھی کچھ نہیں کہنا تھا۔ "

غازی کی چاہت بھری نظریں اسکا حصار کئے ہوئے تھیں۔اسکی معاملہ فہمی اور بردباری کا قائل ہو گیا۔

آپ چاچو کے پاس بیٹھو میں دادو سے مل کر آتی ہوں"وشہ کو گود سے اتارتے وہ کھڑی ہوئی ساتھ ہی غازی کی جانب دیکھا۔اسکی" چاہت بھری نظروں کو نظرانداز کیا۔

مامی کہاں ہیں؟"سنجیدگی سے غازی کو دیکھا۔ "

"اپنے روم میں ہیں"

سنو"غازی نے اسے خاموشی سے پلٹتے دیکھ کر پکارا۔ "

"جی"

تھینکس "وہ حقیقتاً اس کا مشکور تھا۔اسکے ایک بار کہنے پر وہ یوں اسکے دکھ کم کرنے پہنچ جائے گی اسے بالکل بھی امید نہیں تھی۔ "

میرے اس گھر سے بہت اہم وابستگی ہے اور اس وابستگی کی وجہ سے مجھے یہاں کی ہر تکلیف اسی طرح محسوس ہوتی ہے جس طرح آپ کو۔"

شکریہ کہہ کر میرے احساسات کا مذاق مت اڑائیں "وہ بے حد سنجیدگی سے بولی۔غازی ہولے سے مسکرایا۔عورت واقعی ایک معمہ ہوتی ہے۔

کبھی وہ اس سے ایسی اجنبیت دکھاتی کہ وہ حیران رہ جاتا۔

اور اب اتنی اپنائیت کے اسکے لئے یقین کرنا مشکل۔

احساسات کی جگہ محبت کہہ دیتیں تو زیادہ بہتر تھا "اسکی گہری مسکراہٹ پہلی بار صبغہ کو بھی مسکرانے پر مجبور کر گئی۔ "

آپ کبھی سیریس ہو سکتے ہیں "کچھ چڑ کر بولی۔ "

اپنی طرف سے اسے شرمندہ کرنا چاہا یا پھر اسکی غلط وقت پر دکھائے جانے والی محبت کی شدت پسندی کا احساس دلانا چاہ۔

بخدا میں تو بالکل سیریس ہوں۔اور یہ یقین دلادوں کہ ایک میں ہی تو سیریس ہوں "وہ بات کو کہاں سے کہاں لے گیا۔ "

صبغہ نے خود کو کوسا۔

حد ہے "اس سے زیادہ اسے سمجھ نہ آئی کہ اسکی شرارت کا کیا جواب دیتی۔ "

اب کی بار تیزی سے مڑ کر ناز کے کمرے کا رخ کیا۔

اندر آئی انہیں بیڈ پر بیٹھے روتے دیکھا۔

شدید تکلیف ہوئی۔ناز نے اسے اور مناب کو ہمیشہ اپنی اولاد کی طرح چاہا تھا۔اور وہ دونوں بھی ان سے بے حد محبت کرتی تھیں۔

بے اخیار ان کے قریب بیٹھتے انکے ہاتھ تھامے وہ اور شدت سے رو پڑیں۔

پلیز مامی ایسے مت کریں۔ماموں بہت غلط کر رہے ہیں۔سب کے ساتھ۔"وہ دھیمے مگر پر تاسف لہجے میں بولی "

یکدم آنسو صاف کیئیے۔

تم۔۔تم کیسے آئیں "انہیں خیال آیا کہ فاتک کی آمد کی تو انکے اور غازی کے سوا اور کسی کو خبر نہیں۔اپنی نند کی فاتک کے لئے نفرت سے" وہ آگاہ تھیں اور یہ بھی تو اسی کی بیٹی ہے۔

آپ کیوں رو رہی ہیں میں اچھے سے جانتی ہوں۔غازی نے مجھے فاتک بھائی کی آمد اور آج ہونے والے مسئلے کے بارے میں بتایا ہے۔"

آپ پریشان نہ ہوں امی اور بابا کی طرح میں فاتک بھائی سے اب ہر گز نفرت نہیں کرتی "انکے شکوک وشبہات دور کیئے۔

تمہیں کب پتہ چلا اور۔۔اور تم نے مناب کو "اب انہیں ایک اور فکر لاحق ہوئی۔"

نہیں میں نے آپا کو کچھ نہیں بتایا۔ اگر اسے بتایا ہوتا تو وہ طوفان نہ لے آئی ہوتی۔ بے فکر رہیں جب تک فاتک بھائی نہیں چاہیں گے۔" میں کسی سے ذکر تک نہیں کروں گی۔ اور آپ ہی تو کہتی ہیں صبغہ بہت اچھی راز دان ہے۔ تو پھر اب کیوں پریشان ہیں "محبت سے انکے آنسو صاف کیئے۔

خدا گواہ ہے صبغہ میں نے مناب کو کبھی ضوفشاں سے کم نہیں جانا۔ اسکی تکلیف پر اب تک اپنی ممتا کا گلا گھونٹ رکھا تھا۔ مگر کیا کروں ماں" ہوں۔ کیسے۔۔ کیسے اسے اپنی زندگی سے نکال دوں۔۔ یہ میرے بس میں نہیں۔ "وہ پھوٹ پھوٹ کر روئیں۔ اور رو تو صبغہ بھی رہی تھی۔ کس کس کے درد پر روتی۔

محبت سے ناز کو اپنے ساتھ لگایا۔

میں جانتی ہوں مامی۔ آپ نے تو ممانی ہو کر ہمیں اپنے بہن بھائیوں حتی کے ماموں کے بہن بھائیوں کے بچوں کو اتنی محبت دی تو آپ اپنی" اولاد سے محبت کی نفی کیسے کر سکتی ہیں۔ اور یقین مانیں اب تو احساس ہوتا ہے کہ آپکے ساتھ بھی کم زیادتی نہیں ہوئی "انہیں تسلی دلاتے وہ حقیقت میں انکی تکلیف کو شدت سے محسوس کر رہی تھی۔

بتاؤ میں کیا کروں "وہ جیسے تھک گئیں تھیں۔ "

آپ فکر نہیں کریں۔ میں اور غازی آپکے ساتھ ہیں۔ اور جیسے ہی فاتک بھائی سب کے سامنے آئیں گے۔ میں بابا کو انکے لئے قائل" کرنے کی پوری کوشش کروں گی۔ آپکو پتہ ہے کہ وہ بہت معاملہ فہم ہیں۔ یقینا سمجھ جائیں گے۔ آپ پریشان نہ ہوں "انکا سر کندھے سے لگاتے تھپتھپایا۔

اور مناب کو بھی میں سمجھاؤں گی "توقف کے بعد انہیں ایک اور تسلی دی۔ "

تھینک یو صبغہ۔۔ "وہ تشکر سے بولیں۔ "

بیٹی کہہ کر اجنبی بھی کر دیا "وہ مصنوعی خفگی سے بولی۔ "

تو واقعی بیٹیوں سے بڑھ کر ہے۔ میرا غازی بہت خوش نصیب ہے "اسکے کندھے سے سر اٹھاتے محبت سے اسکا چہرہ تھاما۔ انکی بات پر" غازی کی کچھ دیر پہلے کی جانے والی شرارتی گفتگو یاد کر کے لمحہ بھر کے لئے اسکا چہرہ لال ہوا۔

اب آپ نے رونا نہیں۔ اللہ بہتر کرے گا۔ جب وہ دوبارہ فاتک بھائی کے دل کو ہماری جانب کھینچ کر لا سکتا ہے تو وہی اللہ ان سب" لوگوں کے دلوں میں بھی انکی محبت پھر سے پیدا کرے گا۔ دلوں سے جڑے رشتے جتنی بھی دور چلے جائیں انکی محبت اور شدت ختم نہیں

"ہو سکتی۔" وہ سر ہلا کر رہ گئیں۔

رات میں مناب کے پاس لیٹے وشہ کو بے اختیار آج کی ساری جھڑپ یاد آئی۔ صبغہ کی تنبیہہ بھی یاد آئی۔

"ممی۔۔۔ میرے پاپا کیسے دکھتے ہیں" وشہ کی بات پر مناب کے مسکراتے لب پہلے تو سکڑے اور پھر وہ سناٹے میں چلی گئی۔

وشہ نے آج تک ایسا کچھ کبھی نہیں پوچھا تھا۔

"آ۔۔آپ کو کس نے کہا ہے یہ۔۔۔آپکے ذہن میں یہ بات کیسے آئی" مناب نے لہجہ کو ہموار رکھنے کی پوری کوشش کی۔

"میری بہت سی فرینڈز کے پاپا انہیں لینے آتی ہیں۔ سب اتنے اچھے لگتے ہیں۔ آج میری فرینڈ بھی پوچھ رہی تھی کہ تمہارے پاپا کہاں ہیں" وہ معصومیت سے اسے بتانے لگی۔

"تو آپ نے کہنا تھا نہ کہ وہ بہت دور ہوتے ہیں۔ کسی اور ملک میں" اسکے بال سہلاتے مناب کو خود پر ضبط رکھنا مشکل ہو گیا۔

"وہ پوچھ رہی تھی کہ کون سے ملک میں؟" ایک اور سوال۔ مناب نے تحمل برقرار رکھنے کی کوشش کی۔

"ہیں ایک ملک میں آپ بڑی ہو گی تو بتاؤں گی۔ ابھی تو آپکو ملکوں کے اتنے نام نہیں پتہ" وہ اسے ٹالنے والے انداز میں بولی۔

"نہیں ممی۔ مجھے پتہ ہے، سری لنکا، آسٹریلیا، امریکہ، جاپان، جرمنی، چائنا، انگلینڈ اور بھی بہت سارے" وہ اسے جھٹلانے کو اپنی بات پر زور دے کر بولی۔

مناب اسے بہلاتے ہوئے یہ بھول گئی تھی کہ وشہ اپنی عمر کے بچوں کی نسبت بہت بہتریں حافظہ کی مالک ہے۔

"وشہ اب خاموشی سے سو جاؤ۔ صبح سکول جانا ہے" آخر مناب کو بات ہی بدلنی پڑی۔

"ممی آپ وشہ کی پاپا سے بات کروائیں۔ کیا وہ جہاں رہتے ہیں وہاں فون نہیں ہوتے۔" اب کی بار مناب کا ضبط جواب دے گیا۔"

"وشہ سٹاپ اٹ ناؤ۔۔ پاپا کی رٹ بند کرو۔۔ خاموش ہو کر اب سو جاؤ" اسے جھڑک کر وہ غصے میں اٹھی لائٹ آف کر کے واپس بیڈ پر آ کر لیٹی۔

وشہ ہقا بقا ماں کو دیکھ رہی تھی جو کبھی اس سے اس لہجے میں نہیں بولی آج اسے کیا ہوا ہے۔

مناب کے واپس لیٹنے تک وشہ کی آنکھوں میں آنسو ہلکورے لینے لگے۔

اپنے لہجے کی سختی کا منا کو بخوبی اندازہ ہو گیا۔

افسوس سے اسے روتے دیکھا۔

اسکے پاس لیٹتے اسے بازوؤں میں بھر گئی۔ خود بھی رو پڑی۔

آئم سوری وشہ "اسکے آنسو صاف کرتے اسے پیار کیا۔دل کسی نے بڑی زور سے مسلا۔ "

آئم سوری ٹو ممی "اسکے ساتھ لپٹتے روئی روئی آواز نے مناب کے دل کو اور بھی دکھی کر دیا۔ "

آپ کے پاپا امریکہ میں ہوتے ہیں۔اور جلد ہی وہ آپکو کال کریں گے۔بس اب یہ مت پوچھنا کہ کب؟"مناب نے تھک ہار کر اسے " ایک حقیقت بتائی۔

اور یہ سب ہونا تھا۔جیسے جیسے وہ بچوں میں کھلے ملے گی ان سب سوالوں کے جواب مناب کو دینے ہوں گے۔

وہ جانتی تھی۔مگر یہ نہیں جانتی تھی کہ اتنی جلدی اسے ان سب سوالوں کا جواب دینا ہو گا۔

وہ اپنی سوچوں میں گم تھی۔

وشہ سسکیاں لیتے کب سوئی۔وہ اپنے تانے بانوں میں محسوس ہی نہ کر سکی۔یوں ہی لیٹے لیٹے نجانے کتنا وقت گزر جاتا کہ موبائل کی بپ نے اسکی توجہ ختم کی۔

You are so beautiful and true

Dark and lovely

You stole my heart

Before I could give it away

I've said enough

Wed the lonely

Set the fires alive

Cut the tethers off my body;

Untie me

They said you love was the water

It's deep in the water

Let it all go

I was alone in the water

Where did you go?

I'm pushing away

I keep pushing away, love

I'm pushing away, love

Don't leave me or let me go

I'm begging you to come back

Hold me and I will stay

پھر وہی نمبر۔۔۔پھر دل کو ہلا دینے والی تحریر۔

"یہ شخص مجھے پاگل کر دے گا" وہ جھنجھلائی۔

کیوں وہ اس نمبر کو بلاک نہیں کر پا رہی تھی وہ نہیں جانتی تھی۔

"تم اتنے ڈھیٹ کیوں ہو۔اپنا وقت کہیں اور برباد کرو" نجانے کیوں غصے میں میسج لکھ کر سینڈ کر دیا۔

"وقت۔حالات اب ہی تو ٹھیک ہوئے ہیں۔" دوسری جانب سے آنے والے میسج نے اسے چونکایا۔

"کون ہو آخر؟" نجانے کیوں وہ گھبرائی۔فوراً نمبر کو کنٹیکٹ لسٹ میں ایڈ کر کے واٹس ایپ پر اسی نمبر کو چیک کیا کہ شاید کوئی تصویر کوئی کلیو مل جائے۔

"ابھی اپنی تلاش میں ہوں۔جب مل جائے گی۔بتا دوں گا" عجیب سا جواب کہیں سے نہیں لگ رہا تھا کہ کوئی وقت گزاری کے لئے یہ سب کر رہا ہے۔کیونکہ ایسے لوگوں کے جواب اس طرح کے نہیں ہوتے۔

واٹس ایپ پر دیکھا تو نمبر واٹس ایپ پر تو آ رہا تھا مگر ڈی پی کوئی نہیں تھی۔

اب کی بار جواب دینے کی بجائے مناب نے موبائل ہی پاور آف کر دیا۔وشہ کے قریب لیٹ کر سونے کی کوشش کرنے لگی۔

اگلے دن مناب کو کریم کے ساتھ اسکا گھر دیکھنے جانا تھا۔تاکہ اسے گھر کے ہر کمرے کے حساب سے بتا سکے کہ کہاں کس چیز کی ضرورت ہے۔

ایک کینال پر بنا وہ گھر مناب کو چونکا گیا۔

کہیں بھولی بسری ایک یاد ذہن کے پردے پر لہرائی۔

"فاتک مجھے یہ اس طرح ہٹ کے سٹائل والے گھر بہت پسند ہیں۔"

"اچھا"

"اگر کبھی ہم نے اپنا گھر بنایا ناتو ایسا ہی گھر لیں گے"

"ضرور میری جان جلد ہی"

اسکے تخیل سے نکل کر مناب کو لگا اسکی ایک نامکمل خواہش مکمل صورت لئے اسکے سامنے کھڑی ہے۔

دل کیا یہیں سے واپس چلی جائے۔

میم آر یو او کے "اسکے قریب کھڑے کریم نے اسکی پیلی پڑتی رنگت دیکھ کر پریشانی سے کہا۔ "

آئی۔۔آئم او کے "بمشکل خود کو سنبھال کر گھر کے اندر بڑھی۔ "

خوبصورت سے گیراج کے بائیں جانب لان تھا جہاں سے سیڑھیاں اندرونی حصے کی جانب جاتی تھیں۔

مناب ہر سوچ جھٹک کر اندر کی جانب بڑھی۔

ڈبل سٹوری پر بنا یہ گھر حقیقت میں کسی بھی آرائش کے بنا بھی بے حد خوبصورت تھا۔

ہر کمرے کو گھوم پھر کر دیکھنے کے ساتھ ساتھ وہ لسٹ تیار کرواتی جا رہی تھی۔

اسکے ساتھ کمپنی کے دو اور لڑکے آئے ہوئے تھے۔ جو مناب کی بتائی ہوئی چیزوں کی لسٹ تیار کر رہے تھے۔

بس کل سب سے پہلے آپ ڈرائینگ روم کی چیزیں لے آئیے گا وہیں سے ہم سیٹنگ کا کام شروع کریں گے۔ "ایک ڈیڑھ گھنٹے میں"

سب کام وائنڈ اپ کر کے وہ آخری نگاہ اس گھر پر ڈال رہی تھی کہ موبائل پر اسی نمبر کا میسج آیا۔

مناب نے اپنے سامنے کھڑے کریم اور دونوں ورکرز کی جانب دیکھا جو حساب کتاب کی باتیں کر رہے تھے۔

ایک جانب ہو کر مناب نے میسجز کھولے۔

ویلکم ہوم "مناب وہ میسج پڑھ کر اندر تک کانپ گئی۔ "

صفدر چلیں "کپکپاتے ہاتھوں سے موبائل بند کر کے ساتھ آئے لڑکے کو پکارا۔ "

جی میم "اسکے لئے مزید اس گھر میں کھڑے رہنا ناگزیر ہو گیا۔ "

یہ میسج تھا یا کسی جانب اشارہ۔

مناب کتنی ہی دیر اسکے اثر سے باہر نہ آسکی۔

وشہ اگلے دن صبغہ کو مناب کی ناراضگی کے متعلق بتا چکی تھی۔ کہ کیسے اسکے پوچھنے پر مناب برہم ہوئی۔

آپکو پتہ ہے ممی نے مجھے بہت ڈانٹا۔ وہ ایسے کبھی نہیں بولیں۔ میں آئندہ پاپا کے بارے میں ان سے کچھ نہیں پوچھوں گی "وہ منہ پھلا کر"

بولی۔صبغہ جیسے ہی کالج سے آئی۔وشہ نے ناز سے کہلوا کر اسے فون ملایا۔

"ابھی اسی وقت میرے پاس آئیں" وہ ضدی لہجے میں بولی۔

"کیا ہوا ہے؟" صبغہ تھکی ہونے کے باوجود فریش لہجے میں بولی۔وشہ کے لئے وہ ہر دم ہر کام کرنے کو تیار رہتی تھی۔

"بس مجھے بہت غصہ آیا ہوا ہے۔آپ میرے پاس آجائیں ناخالہ" لجاجت بھرا لہجہ صبغہ کا دل پگھلا گیا۔

"آرہی ہوں۔کھانا کھا سکتی ہوں۔۔۔اگر آپکی اجازت ہو میڈم" وہ اسے تنگ کرنے والے انداز میں بولی۔

"نہیں۔میں آپکا ویٹ کررہی ہوں آپ میرے ساتھ لنچ کریں" اسکے معصوم سے حکم پر صبغہ مسکرائے بنا نہ رہ سکی۔

"اوکے باس" فون رکھتے ہی وہ ماں کو بتا کر واجد کے گھر کی جانب چل پڑی۔

ابھی وہ اپنی مطلوبہ گلی میں مڑنے ہی لگی تھی کہ کسی گاڑی کے ہارن کی آواز آئی۔وہ اپنی طرف سے سڑک کے کنارے پر ہی چل رہی تھی۔پھر بھی تھوڑا سا اور سڑک سے ہٹ گئی۔

پھر سے ہارن کی آواز آئی۔

اب کی بار اسے لگا کسی نے جان بوجھ کر تنگ کرنے کے لئے ہارن بجایا۔

غصے سے مڑی یہ سوچ کر کے کوئی خوامخواہ تنگ کررہا ہے۔

مگر مڑتے ہی غازی کی گاڑی دیکھ کر سارا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔

غازی بھی گاڑی بند کرکے مسکراتا ہوا باہر آیا۔

"آپ کہاں مٹر گشت کررہی ہیں؟" اسے دیکھتے ہی غازی کا موڈ یکدم فریش ہوگیا۔

"آپ کے ہی گھر جارہی ہوں" وہ بھی ریلیکس ہو کر غازی سے بات کرنے لگی۔

بلو جینز کی پاکٹس میں ہاتھ ڈالے ایک شرارت بھری نظر صبغہ کے چہرے پر ڈال کر بائیں جانب موجود گھروں کو دیکھا۔

"ایک ہی بار کیوں نہیں آجاتیں۔روز کا آنا جانا تو ختم ہوگا" بات کے اختتام پر نظر پھر سے اس چہرے پر ٹھہری جس سے نظر ہٹانے کو غازی کا دل کبھی نہیں مانتا تھا۔

صبغہ کا متغیر چہرہ اسکی نظر سے پوشیدہ نہیں رہا۔

وہ جتنا اسکی اور اپنی باتوں سے دور بھاگتی تھی وہ اتنا ہی صرف اسے اور خود کو ڈسکس کرتا تھا۔

مناب کے مسئلے کے بعد اسے لگتا تھا کہ مرد اور عورت کا یہ رشتہ بس ایک رشتہ ہے۔احساسات اور محبت سے اس کا یقین اٹھ سا گیا تھا۔

پھر غازی کی محبت پر یکدم یقین کیسے آتا۔

اور غازی یہ بات سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

کچھ بھی کہے بنا صبغہ نے قدم بڑھائے۔

میں گھر ہی جا رہا ہوں میرے ساتھ ہی چلیں "اسے قدم بڑھاتے دیکھ کر وہ سنجیدگی سے بولا۔ "

اٹس اوکے میں چلی جاؤں گی "وہ اس سے بھی زیادہ سنجیدہ اور سپاٹ لہجے میں بولی۔ "

مجھے آپ سے کچھ بات بھی کرنی ہے "وہ اسے ہر صورت روکنا چاہتا تھا۔ "

مجھے کوئی بات نہیں سننی "وہ یہی سمجھی کہ اپنے متعلق کوئی لایعنی گفتگو کرے گا۔ "

کیا ہو جاتا ہے آپ کو یکدم "دو قدم بڑھا کر اسکا راستہ روکا۔ "

یہی تو میں آپ سے بھی پوچھنا چاہتی ہوں۔آپکو کیا ہو جاتا ہے یکدم۔اچھی بھلی بات کرتے۔۔ایکدم عجیب باتیں شروع کر دیتے ہیں"""

وہ اسی کے انداز میں مگر کسی قدر چڑ کر بولی۔

میرا خیال ہے دنیا کا آٹھواں عجوبہ ہمارا کپل ہے۔"اب اسے صبغہ کے رویے کی سمجھ آئی۔تنے اعصاب ڈھیلے پڑے۔ "

بھائی آپ سے ملنا چاہتا ہے۔اب کیسے اور کہاں ملنا ہے یہ آپ ڈیسائیڈ کریں گی۔یہی سب کہنے گھر آ رہا تھا۔سوچا تھا آ کر آپکو ساتھ لوں گا"

اور بھائی سے ملنے چلیں گے "سنجیدگی سے اسے اپنے آنے کا مقصد بتایا۔

پھوپھو کو میں نے کال کر دی تھی کہ مجھے کچھ شاپنگ کرنی ہے صبغہ کو ساتھ لے جا رہا ہوں "وہ جو ابھی اسے ٹالنے کا سوچ رہی تھی اسکی"

جلد بازیاں پر کڑھنے کے سوا کچھ نہ کر سکی۔

ایک تو آپ نا۔۔کسی دن مجھے گھر والوں کی نظروں میں مشکوک کر کے رہیں گے۔"منہ بنا کر اسکی گاڑی کی جانب بڑھی۔جانتی تھی"

جب تک بیٹھے گی نہیں وہ ٹلے گا نہیں۔

غازی نے سر کھجاتے سکون کا سانس لیا۔

لیکن مجھے پہلے وشہ سے ملنا ہے۔اسی نے بلایا تھا "جیسے ہی اس نے گاڑی سٹارٹ کی صبغہ نے اپنا پروگرام واضح کیا۔ "

اوکے مسز "غازی کے منہ سے نکلنے والے الفاظ نے صبغہ کو گویا چار سو چالیس والٹ کا کرنٹ لگا گیا۔ "

" گھور کر اسکی جانب دیکھا جس کی دبی دبی مسکراہٹ بتا رہی تھی کہ اس نے چڑانے کے لئے کہا ہے۔

کچھ ہی دیر میں وہ وشہ کے پاس تھی۔

وشہ اسے مناب اور اپنی رات کی تمام گفتگو بتا چکی تھی۔

اچھا چلو کوئی بات نہیں میں ممی کو منع کروں گی کہ آئندہ آپکو ایسے نہیں ڈانٹیں "صبغہ، ناز اور غازی تینوں وشہ کی باتیں سن رہے " تھے۔

تینوں ایک ہی درد سے گزر رہے تھے۔

اچھا وشہ مجھے بتائے کہ اس نے ابھی فاتک سے ملنے جانا ہے "صبغہ نے آہستہ آواز میں گویا رازداری سے کہا۔ "

سچ میں "وشہ تو خوشی سے پھولے نہیں سمائے۔ "

ہاں۔۔۔ابھی ابھی "وہ اسکے جوش کو اور بھی ہوا دینے لگی۔ "

ٹھیک ہے "وشہ فوراً تیار ہو گئی۔ "

تم اسے فاتک کے پاس لے کر جا رہے ہو "ناز کو اب غازی کی اس وقت آمد کی وجہ سمجھ آئی تھی۔ "

جی "غازی نے تائید کی۔ "

چلو وشہ۔اچھا مامی ہم تھوڑی دیر تک آئے "صبغہ ناز سے ملتے ہوئے بولی۔"

میں مجبور ہوں۔اپنی اولاد سے مل بھی نہیں سکتی۔اسے کہنا ماں ترس رہی ہے اسکے لئے "آنسو بہاتے ناز نے حسرت سے کہا۔صبغہ نے " بے اختیار انہیں خود سے لگا یا۔

آپ فکر مت کریں ان شاءاللہ جلد ہی وہ وقت بھی آئے گا جب فاتک بھائی آپکے ساتھ ہوں گے۔پلیز آپ روئیں نہیں "محبت سے انکے " آنسو پوچھتے صبغہ انہیں تسلی دلانے لگی۔

غازی نے بڑی مشکل سے خود پر ضبط کیا۔وشہ کا ہاتھ تھامے باہر نکل گیا۔

تھوڑی دیر بعد صبغہ بھی گاڑی میں آکر بیٹھی۔

وشہ پیچھے بیٹھی تھی جبکہ وہ غازی کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر تھی۔

ایک نظر غازی کے پتھریلے چہرے پر ڈالی۔ کچھ لوگ سنجیدہ بالکل اچھے نہیں لگتے۔ صبغہ کو بھی اس وقت ایسا ہی محسوس ہوا۔ اس لمحے

احساس ہوا کہ اس کانٹ کھٹ اور شرارتیں کرتا روپ ہی اسکے دل کو بھاتا ہے۔

اسکی سنجیدگی سے دل بیٹھا جا رہا تھا۔ وہ جو اسکے التفات کا منتظر رہتا تھا۔

اس وقت اسکی خود پر پڑتی نظروں سے بالکل انجان تھا۔

صبغہ نے یکدم اسکے اسٹیئرنگ پر رکھے مضبوط مردانہ ہاتھ پر اپنا نازک ہاتھ رکھ کر جیسے اسکے اندر کی آگ کو بجھانا چاہا۔

غازی نے چونک کر اسکی اس حرکت کو نہ صرف دیکھا۔ بلکہ ہاتھ سے ہوتی حیران نظریں صبغہ کے چہرے کو نا سمجھی کے انداز میں دیکھ رہی تھیں۔

آپ ایسے بالکل اچھے نہیں لگتے۔ "دل کی بات زبان پر لاتے آج اسے جھجھک محسوس نہیں ہوئی۔ "

غازی نے قہقہہ لگایا۔ مگر یہ قہقہہ بے حد کھوکھلا تھا۔

صبغہ خوفزدہ ہوئی۔

"ایسے نہیں ہنسیں۔"

اوکے سوری۔۔۔ ویسے میں تو آپ کو کسی بھی طرح اچھا نہیں لگتا۔ چاہے ایسے ہو یا ویسے "نجانے کس کی تلخی وہ صبغہ پر نکالنے لگا۔ "

میں نے کب کہا کہ آپ اچھے نہیں ہیں" وہ حیرت سے بولی۔ "

غازی نے اسکے ہاتھ کے نیچے سے اپنا ہاتھ نکال کر اسکے ہاتھ پر وہی ہاتھ رکھ کر گویا اب اسے صحیح سے قید کیا۔

اچھا ہونے اور اچھا لگنے میں فرق ہوتا ہے "غازی کو باتوں میں گھمانا واقعی مشکل تھا صبغہ کو آج اندازہ ہوا سب صحیح کہتے ہیں وشہ نے "

ذہانت غازی سے چرائی ہے۔

وہ واقعی بہت ذہین تھا۔

"میں نے آپکو کبھی کہا کہ آپ برے ہیں"

اسکے بات کو ایک نیا رخ دینے پر غازی مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔

میں پھر کہوں گا کہ برا ہونے اور لگنے میں فرق ہے۔ لوگ اچھے برے نہیں ہوتے یہ ہمارے مزاج پر ہے کہ کون اچھا لگے اور کون برا۔"

میں آپکو اچھا لگتا ہی نہیں اور یہ بات آپکے چہرے سے عیاں ہوتی ہے۔ تو جب اچھا نہیں لگتا تو برا ہی لگوں گا نا" وہ بھی لوگوں کو گھیرنے

کے فن سے آشنا تھا۔

اگر برے لگتے تو آپکی ہر تکلیف پریوں منہ اٹھا کر مدد کرنے نہ پہنچ جاتی" وہ منہ پھلا کر بولی۔ "

آخر وہ کیوں اظہار کروانے پر تلا تھا۔ کیا اظہار ضروری ہے؟' وہ سوچ کر رہ گئی۔ '

اوکے۔۔۔ ساری عمر اسی حسرت میں گزر جائے گی کہ میری بیوی کبھی تو اظہار کرے" اسکے دل میں چھپی بات سمجھتے غازی نے بے" اختیار امڈنے والی ہنسی روکی۔

ہیلو غزنوی۔ کیسے ہو" فاتک تیار ہونے کے ساتھ ساتھ غزنوی سے فون پر بات کرنے میں مصروف تھا۔ غازی نے تھوڑی دیر پہلے ہی" اسے میسج کیا تھا کہ وہ وشہ اور صبغہ کو لے کر اسکے ہوٹل کے قریبی ریسٹورینٹ میں آرہا ہے۔ وہ بھی جلدی پہنچے۔

بالکل ٹھیک۔ شکر ہے تمہاری آواز تو سننے کو ملی" غزنوی خوشگوار لہجے میں بولا۔"

یار پاکستان میں میرے کنسرٹس ارینج کروانے ہیں تو آج سے ہی یہ کام سٹارٹ کردو۔ نائی آئم اویل ایبل فار ورک" رات میں ہی وہ" فیصلہ کر چکا تھا کہ اب اسے منظر عام پر آنا ہے۔

آر یو شیور" غزنوی خوشگوار حیرت میں مبتلا ہوا۔ "

ہاں یار۔ پریٹی شیور۔ مگر اس سے پہلے ایک انٹیرئیر ڈیزائننگ کی کمپنی ہے انکا اینول فنکشن ہے کل۔ میں انکے فنکشن میں ایز آ گیسٹ" جانا چاہتا ہوں۔" فاتک نے اصل مقصد بیان کیا۔ اب اس لکا چھپی کے کھیل کو وہ ختم کرنا چاہتا تھا۔

اوکے تم مجھے انکی ڈیٹیل سینڈ کرو میں بات کرتا ہوں" غزنوی نے فوراً ہامی بھری۔ "

تھینکس میں ابھی ڈیٹیلز فورڈ کرتا ہوں" فون بند کرکے کمپنی کا نام ایڈریس اور اونر کا کنٹیکٹ نمبر غزنوی کو سینڈ کرتے ہی وہ نکل کھڑا" ہوا۔

انہیں بیٹھے پندرہ منٹ گزر چکے تھے۔

کب آئیں گے؟" صبغہ ارد گرد کا جائزہ لے کر بولی۔ "

بس نکل پڑے ہیں دس منٹ میں یہیں ہوں گے" غازی ہاتھ پر بندھی گھڑی دیکھ کر بولا۔ "

وشہ کو چپس منگوا کر دیئے تھے وہ بیٹھی مزے سے کھا رہی تھی۔

واؤ۔۔۔ڈیٹ پر آئے ہو دونوں "صبغہ وشہ کی کسی بات کا جواب دے رہے تھی۔غازی کی توجہ بھی انہیں پر تھی۔مگر قریب سے آنے" والی آواز نے دونوں کو بری طرح چونکا دیا۔

گردن موڑ کر دیکھا تو مناب مسکراتے ہوئے شرارتی نظرزں سے انہیں ہی دیکھ رہی تھی۔

اوئے میری بیٹی بھی آئی ہے "مناب بے اختیار وشہ کی جانب بڑھی۔ "

وہ دونوں ساکت سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

کیا ہو گیا ہے گھر میں بتا کر نہیں آئے کیا "ان دونوں کی خاموشی سے وہ یہی سمجھی۔ "

نہیں ایسا نہیں ہے۔آپکو پتہ ہے میں کبھی گھر میں بتائے بغیر انکے ساتھ کہیں آتی جاتی نہیں۔"صبغہ کو اپنے تاثرات پر کنٹرول کر کے" بولنا پڑا۔

آپ یہاں کیسے ؟"فاتک اور مناب کے آمنے سامنے کا شدید ڈر تھا۔ "

میرا آفس پاس ہی تو ہے۔بس لنچ کرنے کے لئے آگ ئے تھے۔واپس جا ہی رہی تھی کہ نظر تم دونوں پر پڑ گ ئی۔میں تو خوشی سے بے" حال ہو رہی تھی تم دونوں کو ساتھ دیکھ کر لیکن لگتا ہے لڑائی ہوئی ہے تم دونوں کی۔اتنے سنجیدہ کیوں ہو "مناب یہی سمجھی کہ صبغہ زبردستی آئی ہے۔وہ جانتی تھی کہ صبغہ کو یہ سب باتیں پسند نہیں اور نہ ہی غازی سے بہت ملنے ملانے کا شوق ہے۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔مجھے کچھ شاپنگ کرنی تھی تو وشہ اور انہیں لے آیا "غازی کو بھی اپنے تاثرات نارمل کرنے پڑے۔ "

اسکی نظریں بار بار داخلی دروازے پر اٹھ رہی تھیں۔

اچھا چلو گڈ ہے۔تم دونوں انجوائے کرو۔میں چلتی ہوں۔باس سے تھوڑی دیر کا کہہ کر آئی تھی اب ٹائم زیادہ ہو گیا ہے "مناب وشہ کو" پیار کرتے تیزی سے داخلی دروازے کی جانب بڑھی۔اسکے ساتھ اسکی دو اور کولیگز بھی تھیں۔

اسکے جانے پر صبغہ اور غازی نے سکھ کا سانس لیا۔

بیگ میں سے گلاسز نکالتے دروازہ کھول کر باہر نکلی ہی تھی کہ بے اختیار سامنے سے آتے لڑکے سے ٹکرائی۔

دھیان بیگ کی جانب تھا اسی لئے ٹکر ہوئی۔

اوہ سوری "بے اختیار اسکے منہ سے نکلا نگاہ اٹھا کر پاس سے گزرتے شخص کو دیکھنا چاہا لیکن وہ رکا نہیں جا چکا تھا۔ "

مگر مناب کتنے ہی لمحے وہاں سے ہل بھی نہ سکی۔

وہ خوشبو ہی الگ تھی۔چھ سال بعد بھی مناب کو فاتک کے پسندیدہ پرفیوم کی خوشبو یاد تھی۔

اس لمحے بھی اسی خوشبو نے اسے اپنے حصار میں لے لیا تھا۔

دل کیا اس شخص کے پیچھے جا کر اسکا چہرہ دیکھے۔اپنا شک دور کرے۔

اور اگر شک درست ثابت ہوا 'اندر سے کہیں آواز آئی۔ '

اس میں ہمت نہیں ہوئی۔

چلو نا مناب "اسکی کولیگ اسے وہیں جما دیکھ کر پیچھے اسکے پاس آئی۔ "

ہاں۔۔ہاں چلو "وہ ہڑ بڑا کر اسکے ساتھ بڑھی۔"

گاڑی پارکنگ ایریا میں پارک کر کے وہ باہر نکلا جلدی سے گاڑی لاک کی۔ٹائم زیادہ ہو رہا تھا۔

یقیناوہ دونوں۔بلکہ تینوں اسکے انتظار میں بیٹھے ہوں گے۔

غزنوی سے بات کرتے اسے تھوڑا ٹائم زیادہ ہو گیا تھا۔

اسی احساس کے تحت وہ تیزی سے ریسٹورینٹ کے داخلی دروازے کی جانب بڑھا۔مگر باہر آنے والوں میں وہ چہرہ اسے منجمد کر گیا۔

چھ سال بعد اسے یوں روبرو دیکھا تھا دل کی حالت کیسے نہ بدلتی۔

گرین کرتے اور جینز پر براؤن لیدر کا لانگ کاٹ پہنے سکارف کو گلے میں خوبصورتی سے ڈالے سلکی براؤن ادھ کھلے بالوں میں وہ ہی تھی اس کی مناب۔اس کی زندگی۔

بیگ سے الجھتی نجانے کیا ڈھونڈ رہی تھی۔دل کیا آگے بڑھ کر اپنی موجودگی کا احساس دلائے۔اسے خود میں چھپا کر کہیں دور لے جائے۔

مگر ابھی یوں اچانک وہ یہ سب نہیں کر سکتا تھا۔مگر کچھ تو۔۔۔کچھ تو۔۔اپنا احساس اسکے گرد چھوڑ ہی سکتا تھا۔

یکدم آگے بڑھتے جان بوجھ کر اسے زوردار ٹکر ماری۔

دل اس نادان حرکت پر مسکرایا۔

اوہ سوری "اسکی شیریں آواز پر دل کیا مڑ کر اسکے ماتھے پر ویسے ہی بوسہ دے جیسے چھ سال پہلے اسکی معصوم حرکتوں پر پیار آنے پر دیتا"

تھا۔

مگر یہ چھ سال۔۔۔سب کچھ انہوں نے ہی بگاڑا تھا۔ان کا خوبصورت رشتہ اور محبت کا احساس بھی۔۔۔

خاموشی سے مڑے بنا اندر کی جانب بڑھتا چلا گیا۔

شکر ہے آپ دیر سے آئے "ان کو ڈھونڈتا جوں ہی فاتک انکی ٹیبل کے قریب پہنچا۔ "

غازی نے کھڑے ہوتے شکر کا سانس لیتے کہا۔

دونوں بھائ بغلگیر ہوئے۔

السلام علیکم "صبغہ نے بھی کھڑے ہوتے اس پر سلامتی بھیجی۔ "

وعلیکم سلام۔۔ کیسی ہوں "فاتک نے محبت سے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا۔ کتنی بڑی ہو گئ تھی۔ محبت سے اسے دیکھا۔ "

وشہ چہکتی ہوئ اسکی گود میں چڑھی۔

کیسی ہے میری اینجل "صبغہ نے محبت سے ان دونوں کو دیکھا۔ "

اتنے سالوں میں وہ فاتک بے حد گریس فل ہو گیا تھا۔

آنکھوں پر نظر کا چشمہ لگائے وہ اور بھی خوبصورت لگ رہا تھا۔ بلیک جینز پر لیدر کی جیکٹ اور بلیک ہی ٹی شرٹ میں وہ بے حد ہینڈسم لگ رہا تھا۔

بہن کی قسمت پر رشک بھی کیا اور افسوس بھی۔

کیسی ہو چھوٹی "وہ شروع سے اسے چھوٹی ہی کہتا تھا۔ "

صبغہ کو لگا جیسے کان ترس گۓ ہوں اس سے چھوٹی سنے ہوئے۔

بالکل ٹھیک "وہ کچھ جھجھک کر بولی۔ماہ و سال کبھی کبھی یوں ہی رشتوں میں اجنبیت لے آتے ہیں۔وہ جو اسکے کندھے سے لٹک کر فرمائشیں کرتی تھی۔اب بس مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی۔"

کتنی سوبر ہو گئ ہو بھئ۔ میری نٹ کھٹ چھوٹی کہاں گئ؟"وہ حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔ "

حالات کی بے رحمی کی نظر ہو گئ"وہ جھوٹ کہہ نہیں سکتی۔ جانتی تھی سچ کڑوا ہے مگر کہے بغیر رہ نہ سکی۔ "

وہ لب بھینچ کر رہ گیا

معذرت مگر آپ کے جانے کے بعد جیسے ہم نے آپا کو سنبھالا۔وہ تکلیف ہم سب سے ہماری اصل پہچان چھین گئ۔ میں۔۔۔اپنا بچپنا" بھول گئ۔

میں جانتا ہوں۔اور جتنی بھی معذرت تم سے سب سے کروں وہ کم ہے۔آج غازی سے کہلوا کر تمہیں اسی لئے یہاں بلایا کیونکہ میں" روبرو تم سے معافی مانگنا چاہتا تھا۔مجھے ہر بندے سے معافی مانگنی ہے۔"آنکھوں میں حد درجہ سنجیدگی لئے وہ معذرت خواہانہ انداز میں بولا۔

میرا مقصد آپکو شرمندہ کرنا نہیں ہے۔مگر میں خود کو یہ سب کہنے سے روک نہیں پار ہی"صبغہ صاف گوئ سے بولی۔ "

کوئ بات نہیں مجھے برا نہیں لگا۔جو کچھ میں نے کیا ہے تم سب کچھ بھی کہہ سکتے ہو۔چاہو تو گالیاں بھی دے دو میں برا نہیں مناؤں گا""" نظریں جھکائے سر ہلا کر بولا۔غازی نے ٹیبل پر رکھے اسکے دونوں ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھ کر جیسے اسے اپنے ساتھ ہونے کا احساس دلایا

تھینکس بڑی" نظر اٹھا کر اسکی جانب دیکھ کر وہ ہولے سے مسکرایا۔اسکے ہاتھ پر دوسرا ہاتھ رکھ کر تھپتھپایا۔ "

نہیں اس سب میں آپ اکیلے قصوروار نہیں۔ماموں اور امی کی بھی اتنی ہی غلطی ہے۔مجھے غازی نے سب بتادیا ہے"صبغہ کی بات پر" فاتک نے اسے چونک کر دیکھا۔

مگر مناب کو تم نے یہ سب بتائے بنا میرے لئے قائل کرنا ہے"فاتک کی بات پر وشہ نے چونک کر اسے دیکھا۔ "

آپ کو میری ممی کا نام پتہ ہے۔"اسے یہ تو نہیں پتہ تھا کہ وہ تینوں کیا باتیں کر رہے ہیں۔مگر فاتک کے منہ سے ماں کا نام سنتے ہی وہ" حیرت زدہ ہوئ

وہ تینوں بری طرح چونکے۔وشہ کو تو وہ فراموش کر چکے تھے۔

فاتک ساتھ کرسی پر بیٹھی وشہ کو بے اختیار پیار کرتے ہولے سے ہنسا۔

"ایک میں ہی تو اسے جانتا ہوں"

وشہ اگر آپکے پاپا آپکے پاس آجائیں تو؟"فاتک نے یکدم اس سے سوال پوچھا۔ "

ایسا ہو سکتا ہے؟"وشہ کے لہجے میں بسی حسرت فاتک کو دکھ سے دوچار کر گئ۔ "

ہاں نا"غازی نے بات کو بڑھاوا دیا۔ "

سب کے ساتھ ساتھ وشہ کو بھی فاتک کے لئے قائل کرنا اتنا ہی ضروری تھا۔

پھر تو بہت مزہ آجائے گا" وہ جوش سے بولی۔ "

اگر آپکے پاپا فاتک جیسے ہوں تو؟" غازی نے وشہ کاری ایکشن دیکھنے کے لئے سوال کیا۔ "

وشہ نے کچھ لمحے فاتک کے مسکراتے چہرے کو دیکھا۔

مجھے تو بہت اچھا لگے گا لیکن ممی کو وہ اچھے نہیں لگیں گے۔ ممی کو فاتک بھی اچھے نہیں لگتے نا" اس نے بغیر جھجھکے کہا۔ "

فاتک کے چہرے پر سایہ سالہرایا۔

ممی کو بھی اچھے لگنے لگیں گے" فاتک نے پر عزم لہجے میں کہا۔ "

کچھ کھایا ہے تم لوگوں نے؟" فاتک نے بات بدل دی۔ "

ان کے کچھ کہنے سے پہلے ویٹر کو آواز دی۔

بھائی صاحب آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے" داؤد کا بہت دنوں بعد فون آیا تھا۔ "

واجد ساری مصروفیات ترک کر کے انکی جانب متوجہ ہوئے۔

ہاں ہاں کہو" کسی کلائنٹ کی فائل گھر لا کر معالعہ کر رہے تھے۔ رات نو بجے کا وقت تھا۔ "

اسٹڈی روم میں اکیلے تھے۔

میں سوچ رہا ہوں کہ ماشاءاللہ غازی اپنے پاؤں پر کھڑا ہو چکا ہے۔ اور صبغہ کی پڑھائی کا بھی کوئی مسئلہ نہیں۔ مناب کو بھی تو آپ نے" پڑھایا ہے تو کیوں نہ صبغہ بھی آپکی سرپرستی میں آکر اپنی تعلیم گھر کی ذمہ داریوں کے ساتھ پوری کرے۔" داؤد نے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت بہت شروع کی اور اس منصوبے میں غازی پیش پیش تھا۔

کہنا کیا چاہ رہے ہو" انہوں نے ہمیشہ بھائیوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھے تھے۔ اور داؤد تو ویسے بھی ان سے بے حد بے تکلف" تھے۔

مقصد یہ کہ اس گھر نے بہت عرصے سے خوشیاں نہیں دیکھیں تو کیا ہی اچھا ہو کہ غازی اور صبغہ کی شادی کی صورت یہ خوشیاں وصول" کریں" اب وہ اصل موضوع کی جانب آئے۔

خیال تو اچھا ہے بھئی۔" انہوں نے داؤد کی تجویز کو سراہا۔ "

تو بس پھر آپا سے بات کر کے بسم اللہ کیجئیے" داؤد نے عارفہ سے بات کرنے کا مشورہ دیا۔ "

پہلے تمہاری بھابھی سے بات کروں پھر عارفہ سے بات کرتا ہوں "واجد نے ہامی بھرتے ہوئے کہا۔ "

جی جی ضرور "ایک دو اور باتیں کر کے داؤد نے فون رکھ دیا۔"

ڈرئینگ روم کو وہ بے حد خوبصورتی سے سجا چکی تھی۔اب ٹی وی لاؤنج کی باری تھی۔

یہ والی پینٹنگ اس سائیڈ پر لگائیں "ایک خوبصورت سی شام کے منظر کی پینٹنگ وہ سامنے بنی دیوار پر لگوانے کی ہدایت دے رہی تھی۔ "

کریم ہر لمحہ اسکے ساتھ ساتھ ہوتا تھا۔

السلام علیکم ! جی باس "مناب نے کریم کو فون پر بات کرتے دیکھ کر ایک لمحے کو مڑ کر دیکھا۔ "

کچھ دیر اپنے باس سے بات کرنے کے بعد وہ واپس مناب کے پاس آکر کھڑا ہوا۔جو بیچ لاؤنج میں کھڑی صوفوں کی سیٹنگ کو ناقدانہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

کوئی کمی سی محسوس ہو رہی ہے ؟"کریم نے اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھ کر ایسے ہی پوچھ لیا۔ "

مناب نے چونک کر اسکی جانب دیکھا۔

خوش شکل سا کریم مناب کو بے حد شریف لگتا تھا۔کئی مرتبہ تو اسکی شرافت پر مناب کو حیرت ہوتی تھی۔آنکھیں نیچے کئے مدہم انداز میں ایسے بولتا تھا جیسے وہ اسکی مالکن ہو۔

آپکے باس کرتے کیا ہیں ؟"نجانے کیا سوچ کر پوچھا۔ "

حالانکہ وہ کام کرتے وقت بہت پروفیشنل رہتی تھی۔

کسی کلائنٹ کی ذاتیات میں نہیں بلا اجازت گھستی نہیں تھی۔

مگر یہ عجیب کلائنٹ تھا جس نے خود ایک بار بھی اپنے گھر کی سجاوٹ کو آکر دیکھنے کی زحمت گوارا نہیں کی تھی۔

اپنے ماتحت پر اتنا اندھا اعتماد تھا کہ اسے کبھی خود اپنے گھر کو آکر دیکھنے کی خواہش ہی نہیں جاگی تھی۔

بہت سے کام کرتے ہیں۔"کریم نے گول مول سا جواب دیا۔ "

ان کاموں کا کوئی نام بھی تو ہوگا نا۔کام تو سبزی فروش بھی کرتا ہے اور بزنس مین بھی۔مگر کوئی کیٹگری تو ہوتی ہے "خوبصورت سے" ایک واس کو سیٹ کرتے ہوئے مناب نے برا منا کر جواب دیا۔

ویسے آپکے باس کبھی آئے نہیں۔کیاوہ خود کو پردے میں رکھنا چاہتے ہیں۔معذرت مگر ایک بار بھی انہوں نے ناتو آکر گھر کا جائزہ لیا ہے" اور نا ہی کسی چیز میں دلچسپی دکھائی ہے۔کیاوہ کسی اور کے لئے یہ گھر ڈیکوریٹ کروا رہے ہیں؟" مناب نے کب سے سوچے جانے والے سوال آج کر ہی ڈالے۔

ہم ملازم ہیں باس کی ذاتیات میں دخل نہیں دیتے۔انہیں مجھ پر اور سب سے بڑھ کر آپکے کام پر اعتماد ہے۔اس میں میرا سوال اٹھانے" کا تو کوئی مقصد ہی نہیں۔" کریم نے ٹھہر ٹھہر کر کہا۔

ویل" مناب اس سے آگے کچھ کہہ نہیں پائی۔کندھے اچکا کر رہ گئی۔مگر جو بھی تھا اسے پہلی بار کسی کلائنٹ کو دیکھنے کی خواہش ہوئی" تھی۔

آج میں تھوڑا جلدی چلی جاؤں گی۔پینڈنگ کام کل پر رکھ لیتے ہیں۔" مناب نے موبائل بیگ سے نکالتے کریم کو مطلع کیا۔ "

خیریت میم" دروازے دو بندوں کو کاؤچ اندر لاتے دیکھ کر وہ پوچھے بنا نہ رہ سکا۔ "

جی آج ہماری کمپنی کی اینول ڈنر پارٹی ہے بس اسی لئے" وہ خوشدلی سے بولی۔ "

اوکے" کریم نے مزید کچھ نہیں کہا۔ "

پانچ بجے وہ واپسی کے لئے نکل گئی۔

گھر پہنچ کر کچھ دیر وشہ کے ساتھ گزاری۔اور پھر ڈنر پر جانے کی تیاری کرنے لگی۔

وشہ بیڈ پر بیٹھی۔چہرے کے گرد دونوں ہاتھ رکھے اور کہنیاں ٹانگوں پر ٹکائے دلچسپی سے اسے دیکھنے میں مصروف تھی۔

لائنر لگاتے مناب کی نظر یکدم وشہ پر پڑی۔

اسکے معصوم سے انداز پر وہ ہولے سے مسکرائی۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟" بھنویں اچکاتے سوال کیا۔ "

آپ کو تیار ہوتے دیکھ رہی ہوں۔ممی آپ کتنی پیاری لگ رہی ہیں۔کیا اپنے ویڈنگ ڈے پر بھی اتنی ہی پیاری لگی تھیں؟" وشہ کے" سوال پر اسکا لائنر لگاتا ہاتھ کانپا۔مسکراہٹ مدھم ہوئی اور آنکھوں میں وحشت بھر گئی۔

آپ نے کھانا کھا کر دادو کے پاس آرام سے سو جانا ہے۔تنگ نہیں کرنا" چیزیں سمیٹتے وشہ سے نظریں چراتے وہ بات بدل گئی۔ "

ممی میرے پاپا کا نام نور تھا کیا؟" ایک اور سوال۔ "

وشہ آپکو کیا ہو گیا ہے۔ پھر آپ نے فضول باتیں شروع کر دی ہیں "اب کی بار مناب کی جھنجھلاہٹ عروج پر تھی۔ "

اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھول کر صبغہ اندر آئی۔

کب تک اس سے حقیقت چھپاؤ گی "صبغہ کے کاٹ دار لہجے کو وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔ "

وہ توسب جانتی تھی۔ اسکے ایک ایک پل کی تکلیف سے باخبر تھی تو پھر وہ مناب سے یہ سب سوال کیسے کر سکتی تھی۔

"کیا مقصد ہے تمہارا اور تم اس وقت خیریت "

ہاں آج وشہ کی کچھ چیزیں لیں تھیں۔ وہ میرے ہی گھر رہ گئیں تھیں۔ وہ دینے آئی تھی "ہاتھ میں تھامے شاپر کی جانب اشارہ کرتے "

آنے کا مقصد بتایا۔

شاپر وشہ کو تھما کر وہ ایک بار پھر اسکی جانب مڑی۔

اس کو اسکی پہچان کیوں نہیں ہونے دیتی ہو۔ آخر کبھی تو اسے معلوم ہو گا نا کہ اس کا باپ کون ہے "صبغہ نے اسکی برین واشنگ کا آغاز "

کیا۔

"

تم اتنی ہی نا آشنا ہو میری تکلیفوں سے۔۔ "وہ دکھ بھرے انداز میں صبغہ کو دیکھ رہی تھی۔ "

اسے یقین ہی نہیں ہو رہا تھا اسکی بہن یوں اس سے سوال کرنے کھڑی ہو جائے گی۔

وشہ آپ باہر چاچو کے پاس جاؤ۔ وہ آپکو بلا رہے ہیں "صبغہ نے وشہ کو منظر سے ہٹایا۔ "

اسکے جاتے ہی صبغہ نے پھر سے اسکے خوبصورت چہرے کی جانب دیکھا۔

میں جانتی ہوں۔ میں ہر حقیقت سے واقف ہوں۔ مگر یہ سوچو۔ وشہ کے لئے وہ باپ ہے اسے تمہاری تکلیف کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ "

اپنی تکلیف کو کم کرنے کے چکر میں تم فاتک اور وشہ کے رشتے کے ساتھ ناانصافی کر رہی ہو۔ "صبغہ نے اسے حقیقت کا آئینہ دکھایا۔

تمہارا اور فاتک کا رشتہ میاں بیوی کا ہے اس رشتے کا احساس کوئی اور رشتہ کر ہی نہیں سکتا۔ وشہ اور فاتک کا رشتہ باپ اور اولاد کا ہے۔ اور "

اس رشتے کے سبب اس نے ابھی اس سے چوٹ کھائی ہی نہیں۔ فاتک تو جانتا تک نہیں کہ اسکی کوئی اولاد ہے۔ اسی طرح وشہ بھی بے خبر

ہے کہ اس کا باپ وہی شخص ہے جسے وہ سب سے زیادہ پسند کرتی ہے۔ تو پھر تم ان کے اس ان دیکھے رشتے کے ساتھ ناانصافی کر رہی ہو۔ تم

فاتک کو تو چھوڑ دو مگر تم اپنی بیٹی کے ساتھ زیادتی کر رہی ہو۔ اور اس کے لئے وہ تمہیں قصوروار ٹھہرائے گی "صبغہ کے سمجھانے کا تو

نجانے اس پر اثر ہوا کہ نہیں مگر وہ اسکی باتوں کا غلط مطلب نکال گئی۔

"اتنے سال تو تم نے مجھے یہ سب نہیں کہا تو اب کیا ہوا ہے کہ تم مجھے قصوروار ٹھہرانے آ گئی ہو" اس نے مشکوک نظروں سے صبغہ کو دیکھا۔

صبغہ کا انداز پر سکون ہی رہا۔

"اسی لئے کہ اب وشہ بڑی ہو رہی ہے وہ اپنے باپ کی کمی کو محسوس کرتی ہے۔ اور یہ کمی کوئی اور رشتہ کبھی پوری نہیں کر سکتا۔ اس سے پہلے کہ تمہارا یہ واحد اور اکلوتا رشتہ بھی کسی بدگمانی کی نظر ہو کر تمہیں چھوڑ دے۔ میں چاہتی ہوں تم اسے اب حقیقت بتاؤ۔ اسکے باپ کی شکل اور اسکی تصویر سے روشناس کرواؤ۔ اور اگر تم نے اب بھی یہ سب اس سے چھپایا تو مجھے ڈر ہے وہ اتنی سی ہی عمر میں تم سے بدگمان ہو جائے گی۔" اس نے لمحے بھر کا توقف کیا

"آپا یہ میرے اور تمہارے دور کے بچے نہیں ہیں۔ جو اپنی خیالی دنیا میں جیئیے۔ جنہیں بڑوں سے بات کرنے سے پہلے سو بار سوچنا پڑے۔ اور مجھے یہ یقین ہے اب نہیں تو مزید ایک دو سال میں یہ فاتک کے حوالے سے تمہیں اتنا زچ کرے گی۔ کہ تمہارے لئے اسکے سوالوں کا جواب دینا مشکل ہو جائے گا۔ تمہارے خیال میں اگر اسے اپنی اولاد کا پتہ چل جائے تو کیا وہ کبھی آئے گا نہیں؟" مناب کے چہرے سے ٹپکتی وحشت صبغہ کو تکلیف دے رہی تھی مگر فاتک کے سامنے آنے سے پہلے اسے چند حقیقتوں کا سامنا کروانا تھا۔

"نہیں میں کبھی اس شخص کو وشہ کے بارے میں پتہ چلنے نہیں چلنے دوں گی" کپکپاتی آواز کو مضبوط بنانے کی ناکام کوشش کرتی وہ بیڈ پر ٹوٹی ہوئی شاخ کی طرح بیٹھی۔ ایسے جیسے یہ سب سوچنے کے بعد اسکی ٹانگوں میں جان نہ رہی ہو۔

"تم بچوں سی باتیں کر رہی ہو۔ اتنی پریکٹکل مائنڈڈ ہو کر کس دنیا میں رہ رہی ہو۔ تمہارے خیال میں آجکل کے دور میں کسی کے بارے میں پتہ کروانا کوئی بہت مشکل کام ہے" صبغہ اسکی بچگانہ بات پر پر تاسف انداز میں مسکرائی۔

"اسے تو ہم میں سے کسی سے کوئی سروکار ہے ہی نہیں۔ ہوتا تو اتنے سالوں میں کبھی تو آتا۔۔۔ کبھی تو کوئی تعلق رکھتا" وہ فاتک کے بارے میں نہ چاہتے ہوئے بھی بات کر رہی تھی۔

"کیا اس آخری کال کے بعد تم نے تعلقات کو جڑ سے اکھاڑ دینے کی پہل نہیں کی تھی" صبغہ نے اسے ایک بار پھر آئینہ دکھایا۔ اسکا سم باہر پھینک دینے کا حوالہ دیا۔

تو۔۔تو تمہارے خیال میں میں انتظار کرتی کہ کب وہ مجھے یہاں سے بھی نکال دیتا۔زندگی سے تو نکال ہی چکا تھا۔نہ نکالتا تو مجھے اتنا غیر اہم کبھی نہ جانتا" مناب کو صبغہ کے رویے کی سمجھ نہیں آرہی تھی۔

کبھی کبھی بات وہ ہوتی نہیں جو ہم سمجھ بیٹھتے ہیں۔خیر میں پھر یہی کہوں گی۔کہ وشہ کو اب اسکے اصل کے بارے میں بتاؤ۔وہ تمہاری اولاد ہے۔اللہ تمہاری محبتوں کو رائیگاں نہیں جانے دے گا جو تم نے اکیلے ماں اور باپ بن کر اسے دی۔تم خوفزدہ ہو۔آپا ماں کو اولاد کبھی چھوڑ ہی نہیں سکتی۔اسکی عظمتوں کو اولاد کبھی بھلا نہیں سکتی۔اگر ان محبتوں میں کوئی کھوٹ۔لالچ یا خود غرضی نہ آجائے اور تم اس وقت خود غرض بن کر وشہ کو حقیقت نہیں بتانا چاہتی" صبغہ سانس لینے کو رکی۔

وہ تمہاری ہے اور تمہاری ہی رہے گی۔باپ کی کمی ماں پوری کر دیتی ہے مگر ماں کی کمی باپ پوری نہیں کرتا۔وہ کبھی تمہیں چھوڑے گی" نہیں۔اگر تم وقت پر اسے سب بتا دو گی۔ہاں اگر تاخیر کرو گی تو وہ نہ تمہاری رہے گی نا ہی فاتک بھائی کی۔

اسکی شخصیت کو برباد مت کرو" صبغہ جو کچھ کہنے آئی تھی کہہ کر چلی گئی۔

اور یہ سب اس وقت مناب کے لئے بہت ضروری تھا۔

وہ سناٹے میں چلی گئی

کتنی لیٹ آئی ہو تم" اسکی کولیگ فضا اسے دیکھ کر شکوہ کناں انداز میں بولی۔ "

بڑی مشکل سے خود کو کمپوز کر کے وہ ڈنر کے لئے آئی تھی۔

بس یار کچھ پرابلم تھا اسی لئے ابھی پہنچی ہوں" پھیکی سی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے وہ اس رنگ برنگے ماحول کا حصہ بننے کی کوشش" کرنے لگی۔

ایسا لگتا تھا پورا شہر امڈ آیا ہے۔

رنگ و نور کا سیلاب تھا۔

سب خیریت تھی؟" وہ مناب کا اترا چہرہ دیکھ کر یکدم پریشان ہوئی۔"

ہاں ہاں۔۔کوئی سیریس بات نہیں تھی۔" اس نے اپنے لہجے کو نارمل کیا۔ "

گریٹ۔۔یار تمہیں پتہ ہے آج کا چیف گیسٹ کون ہے" وہ پرجوش انداز میں بولی۔ "

ہاں یار۔۔یاد آیا سر نے بتایا ہی نہیں کہ چیف گیسٹ کے طور پر کس کو بلانا ہے" اس بھی یاد آیا کہ باس نے یہ بات توصیغہ راز میں رکھی تھی۔"

اچھا ہی کیا نہیں بتایا" وہ پھر جوشیلا انداز اپنا کر بولی۔"

کیوں اتنے برے ہیں کیا" وہ شرارتی انداز میں ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولی۔"

"ارے نہیں پاگل۔۔۔وہ تو۔۔۔"

فضا" اسکے کچھ بولنے سے پہلے ہی کسی نے فضا کو آواز دی۔"

آ رہی ہوں" اسے بتائے بنا وہ تیزی سے آواز دینے والے کے تعاقب میں گئی۔"

مناب سر جھٹک کر اسکے جوشیلے انداز کو سوچ کر مسکرائی۔

ادھر ادھر دیکھا باس نظر نہیں آ رہے تھے۔

ان کو سلام کرنا ضروری تھی۔

اپنی ہی دھن میں وہ ایک جانب دیکھتی بڑھ رہی تھی کہ اپنے نام کی پکار پر بائیں جانب قدرے کونے میں دیکھا۔

باس کسی کے ساتھ کھڑے نظر آئے۔

ادھر آئیے مناب" انہوں نے دور سے اسے پھر بلایا۔"

وہ خوش کن مسکراہٹ چہرے پر سجائے انکے پاس گئی۔

اتنی دیر سے آئیں" اسکے قریب پہنچتے ہی انہوں نے بھی فضا کی طرح شکوہ کیا۔"

بس سر۔۔نکلتے ہوئے تھوڑا ٹائم لگ گیا" وہ بات بنا گئی۔ تیکھی نظر سے اس شخص کو دیکھا جو اسکے پاس آنے پر رخ قدرے موڑ کر کھڑا تھا۔"

دل ہی دل میں اسے ال مینرڈ ہونے کا خطاب دیا۔

مناب یہ ہمارے آج کے چیف گیسٹ ہیں۔۔۔فاتک یہ ہماری بہت محنتی امپلائی مناب ہیں" انکے تعارف کروانے پر وہ جو رخ موڑے کھڑا تھا سیدھا ہوتا اب کی بار مناب کی جانب مڑا تھا۔"

مناب تو تعارف اور پھر اس شخص کو دیکھ کر زلزلوں کی زد میں آگئی۔

بے یقین نظریں اپنے سے چند قدموں کے فاصلے پر کھڑے فاتک کو دیکھ رہی تھیں۔

مناب کے مقابلے میں اسکے چہرے پر پر سکون کیفیت تھی۔

کیسی ہیں آپ۔آپکے باس کافی تعریف کر رہے تھے آپکی "آنکھوں میں شوق کا جہاں لئے وہ اسکے چہرے کو اتنے سالوں بعد اتنے" قریب سے دیکھ رہا تھا۔

ایک کی نظروں میں وحشت، بے یقینی، اور خوف تھا تو دوسرے کی نظروں میں چاہت، محبت اور شوق کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا۔

مناب نے خود پر ضبط کرتے نظریں اسکے وجیہہ چہرے سے ہٹائیں۔

ایکسکیوزمی سر "ارد گرد کے ماحول کا احساس ہوا تو خود پر ضبط کے کڑے پہرے بٹھانے پڑے۔ "

ورنہ دل تو کر رہا تھا اسکا پر سکون چہرہ بگاڑ دے۔اپنی خود ترسیوں کی داستان اسکے چہرے پر رقم کر دے۔

مگر۔۔۔وہ ایسا نہیں کر سکتی تھی۔

اسی لئے چپ چاپ وہاں سے ہٹنے میں عافیت جانی۔

محسن درانی نے اچھنبے سے مناب کے ہوائیاں اڑتے چہرے کو دیکھا۔

معذرت سر۔شاید انکی طبیعت ٹھیک نہیں ہے "وہ فاتک کے سامنے شرمندہ ہوئے۔ "

طبیعت تو اب ٹھیک رہنی بھی نہیں "اس نے دور جاتی مناب کو دیکھتے ہوئے سوچا۔ "

کوئی بات نہیں سر "ہولے سے سر ہلا کر اس نے محسن کو شرمندگی سے نکالا"

کونے میں پڑی ایک ٹیبل کے ساتھ رکھی کرسی پر وہ گرنے کے سے انداز میں بیٹھی۔

یہ کیا تھا۔۔ایسا کیسے ہو گیا۔ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔وہ یوں۔۔وہ یوں کیسے واپس آ گیا' وحشت در وحشت تھی۔اسے لگا اسکے دماغ' کی رگیں پھٹ جائیں گی۔

اس اچانک تصادم پر دل کر لا رہا تھا۔

کتنا پر سکون تھا وہ۔۔اسے دلدل میں دھکیل کر۔۔مناب کی زندگی کو اپنے رشتے کو سوالیہ نشان بنا کر بھی وہ مطمئن تھا۔

کوئی شرمندگی نہیں تھی۔

یوں ملنے پر اسکے چہرے پر کوئی حیرت کچھ نہیں تھا۔

کیاوہ اس سب کے لئے تیار تھا۔۔کیاوہ اس سب کو تیار کر کے آیا تھا۔

مناب سوچ سوچ کر تکلیف سے دوچار ہو رہی تھی۔

دل پھٹنے لگا تو آنکھیں جھرنا بن گئیں۔

منہ دوسری جانب کر کے وہ اپنے چہرے پر بہنے والے سیل رواں کو روکنے کی کوشش کرنے لگی۔

جو لگتا تھا آج ہی بہہ جائے گا۔

"کیا اسے وشہ کے بارے میں پتہ چل گیا ہے؟"منہ پر ہاتھ رکھ کر سسکیاں روکتے ایک اور سوچ آئی۔

وہ ساکت ہو گئی۔

"یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔یہ میں نہیں ہونے دوں گی"یہ سوچ آتے ہی خود کو مضبوط کیا۔

آنسو بے دردی سے صاف کر کے جوں ہی مڑی کچھ فاصلے سے وہ میڈیا کے گھیرے میں کھڑا بات صحافیوں سے کر رہا تھا مگر دیکھ مناب کو رہا تھا۔

ان آنکھوں میں کیا کچھ تھا۔۔کون سے جذبے تھے مناب ان کے بارے میں سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔

نخوت سے چہرہ موڑ کر کھڑی ہوئی۔کچھ فاصلے پر کھڑے اپنے کولیگز سے باتوں میں مگن ہو گئی۔

ایسے خود کو کمپوز کیا تھا جیسے کچھ لمحے پہلے وہ کسی طوفان سے گزری ہی نہ ہو۔

"سر آپ اچانک یہاں کیسے آئے۔جبکہ آپ تو یہاں سے جا چکے تھے"ایک صحافی نے سوال کیا۔

"اور آپکے آنے کی خبر بھی نہیں ہو سکی۔۔کہیں آپ یہیں تو موجود نہیں تھے"ایک اور صحافی نے سوال کیا۔

"میرا تب آنا بھی اچانک تھا اور میرا اب آنا بھی اچانک ہے۔کچھ ادھورے کام یہاں رہ گئے تھے انہیں مکمل کرنے آیا ہوں۔"نداسے باتیں کرتے ہوئے بھی مناب کے کان فاتک اور صحافیوں کے سوالات پر لگے تھے۔

"سر کیا ان کاموں کی نوعیت ہم جان سکتے ہیں؟"ایک اور سوال۔

"نہیں میں کبھی بھی اپنے پرسنلز کو میڈیا پر ڈسکس نہیں کرتا۔میں کچھ دنوں میں اپنے یہاں پر کئے جانے والے کنسرٹس کے حوالے سے پریس کانفرنس کروں گا۔لہذا گزارش ہے کہ اس فنکشن کو مجھے اب انجوائے کرنے دیں"خوشدلی سے کہتے اس نے میڈیا کے بندوں کے جمگھٹے کو ہٹنے کی استدعا کی۔

لوگوں کے ہٹتے ہی وہ اسی گروپ کی جانب بڑھا جہاں مناب کھڑی تھی۔

سر ہمیں تو یقین ہی نہیں آرہا کہ آج آپ ہمارے درمیان ہیں" ندا نے بے یقین لہجے میں کہا۔ "

ہم آرٹسٹ بھی آپ لوگوں کی طرح ہی عام سے انسان ہوتے ہیں۔اور ہمارے مسائل بھی آپ لوگوں کی ہی طرح کے ہوتے ہیں"""

آخری بات اس نے مناب کو نظروں کی گرفت میں لے کر کی۔ جو ادھر ادھر دیکھتی اسے اگنور کرنے میں مصروف تھی۔

سر آپکے اس محفل میں آنے کا کچھ فائدہ ہم اٹھانا چاہتے ہیں" فراز (مناب کے کولیگ) نے خوشگوار لہجے میں کہا۔ "

جی جی ضرور" فاتک نے کسی قدر انکساری سے کہا۔ "

ہمیں اپنا فیورٹ سونگ سائیں۔ گو کہ باس نے ہمیں سختی سے منع کیا تھا کہ یہ گیدرنگ آپ اپنے کنسرٹ والی گیدرنگ سے ہٹ کر کرنا" چاہتے ہیں۔اور آپکی درخواست تھی کہ گانے وانے کی کوئی بات نہ ہو۔

مگر سر ہم اس موقع کو ہر گز ضائع نہیں کرنا چاہتے۔" اس نے مسکراتے ہوئے اپنا مدعا بیان کیا۔

فاتک نے مسکراتے ہوئے سر کھجایا۔ پھر دائیں ہاتھ سے بالوں کو سیٹ کرتے اپنی خوبصورت اور جان لیوا مسکراہٹ کی چھب دکھائی۔

بالکل سر پلیز" سب نے شور مچایا۔ "

آخر فاتک کو مانتے ہی بنی۔

اوکے اوکے میں اپنا گانا نہیں سناؤں گا مگر اپنا فیورٹ سانگ سناؤں گا" اس نے ہتھیار ڈالتے کہا۔ "

مناب اس گروپ کے پاس سے ہٹ کر اکیلی کھڑی ہو گئ۔

ادھر ادھر دیکھتی مسلسل اسے اگنور کر رہی تھی۔

جس کی سیاہ گہری آنکھیں ہر تھوڑی دیر بعد بلیک لانگ شرٹ اور ٹراؤزر پر بلیک دوپٹہ خوبصورتی سے کندھوں پر ڈالے ہلکے سے میک اپ اور سلکی بالوں کو ادھ کھولے مناب کو گاہے بگاہے دیکھ رہی تھیں۔

دل تھا کہ بھر ہی نہیں رہا تھا۔

سب گول دائرے کی صورت میں فاتک کے گرد جمع ہو چکے تھے۔ سوائے اس کٹھور کے جو فاتک کے لئے اس پورے ماحول میں سب سے زیادہ اہم تھی۔

وہاں فنکشن میں موجود جو سنگر اور میوزک والے موجود تھے۔ فاتک انکے پاس اسٹیج پر جا چکا تھا۔

ان کے لئے تو خوش قسمت دن تھا کہ فاتک انکے پاس کھڑا تھا۔ فاتک نے محبت سے سب سے ہاتھ ملایا۔

مائیک پکڑ کر گلا کھنکھارا۔ گٹار والے کو کچھ سمجھایا۔

اسکے ناٹ سیٹ کرتے ہی فاتک کی خوبصورت اور گھمبیر آواز نے ایک سحر طاری کر دیا۔

اکھیاں نوں رہن دے "

اکھیاں دے کول کول

چن پردیسیا بول پاویں

نہ بول

ویکھ دا چاہا سانوں

مکھ پرتاویں نا

نیڑے نیڑے وس ڈھولا

دور دور جاویں نا

نیڑ نیڑے وس جیویں

دور دور جاویں نا

دور دا خیال چھڈ

وس اکھیاں دے کول کول

چن پردیسیا بول پاویں

"نہ بول

آنکھیں بند کیئیے بھی فاتک کو ہر جانب وہی دکھائی دے رہی تھی۔

اتنا سوز شاید ہی کسی نے کسی کی آواز میں سنا تھا۔

جو اس وقت فاتک کی آواز میں تھا۔

سب خاموش اس ساحر کو دیکھ رہے تھے۔

اور وہ جو خاموش کھڑی صرف اسے سن رہی تھی۔اس کے ایک ایک لفظ پر اس کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔

اس سے زیادہ اس میں وہاں کھڑے ہونے کی ہمت نہیں تھی۔سب مگن تھے۔

وہ آنسو پیتی تیزی سے وہاں سے نکل کھڑی ہوئی۔

گاڑی تک پہنچتے پہنچتے سیل رواں پھر سے بہنے لگا تھا۔

گاڑی کھول کر وہ بے دم سی سیٹ پر بیٹھی۔

سر اسٹیرنگ پر رکھے وہ کتنی دیر روتی رہی۔

خوبصورت آنکھیں بے تحاشا رونے کے باعث سوج رہی تھیں۔

بمشکل ہمت مجتمع کر کے گاڑی سٹارٹ کی۔

رات تھی اسی لئے سڑکیں سنسان ہونے کی وجہ سے وہ منتشر سوچیں لئے بھی گاڑی دوڑا لے گئی۔ورنہ اس وقت اسکی جو کیفیت تھی۔اگر ٹریفک ہوتی تو یقینا وہ کہیں نہ کہیں ایکسیڈنٹ کروا چکی ہوتی۔

سب سے زیادہ خوف اسے یہ تھا کہ اب وہ وشہ تک پہنچے گا۔اور یہ وہ کسی صورت نہیں ہونے دینا چاہتی تھی۔

وہ اپنی بیٹی کو کھونا نہیں چاہتی تھی۔

صبغہ کی کوئی تنبیہہ اسے یاد نہ تھی۔

اگلے دن اس میں جاب پر جانے کی ہمت نہیں تھی۔

وہ ساری رات وہ کس کرب سے گزری تھی یہ صرف وہی جانتی تھی۔

صبح کے گیارہ بجے بھی وہ بستر پر ہی تھی۔

جس وقت وشہ کو سکول بھیجنے کے لئے نازاسکے کمرے میں آئیں۔اس نے تبھی انہیں بتا دیا کہ وہ آج کام پر نہیں جائے گی۔

وہ بھی یہی سمجھیں کے رات کے فنکشن کی وجہ سے تھکی ہوئی ہے۔

لہذا کچھ بھی کہے بنا وشہ کو لے کر وہ تیار کروانے چل دیں۔

اسے کسی نے آکر بھی نہیں اٹھایا کہ وہ آرام کر لے۔شاید وہ کچھ دیر اور سوتی رہتی اگر کریم کا فون نہ آتا۔

ہیلو "نیند سے بوجھل آواز میں بولی۔ "

فون بجنے پر بنا دیکھے سائیڈ ٹیبل پر ہاتھ مار کر ٹٹول کر موبائل اٹھایا۔

بمشکل آنکھیں کھولیں۔

میم میں کریم بات کر رہا ہوں۔آپ ابھی تک گھر آئیں نہیں۔ سامان آچکا ہے آج بیڈ رومز کی آپ نے سیٹنگ کرنی تھی" کریم نے کسی" خادم کی طرح مناب کو اسکے کاموں کی فہرست گنوائ۔

سوری کریم میں آج نہیں آسکوں گی طبیعت بہت خراب ہے۔آج کے لئے معذرت" وہ بمشکل گلا کھنکھار کر بولی۔ "

اوہ اللہ خیر کرے۔ ٹھیک ہے میم ویسے تو کوئ ایشو نہیں تھا مگر آج باس خود آکر گھر کی اپ ڈیٹ لینا چاہ رہے تھے۔ میں نے سوچا آپکی بھی" ملاقات ہو جائے گی" کریم نے رٹے رٹائے طوطے کی طرح سبق پڑھا۔

وہ اس وقت فاتک کے ساتھ اسکی کے ہوٹل کے کمرے میں تھا۔اور اسی کی ایما پر فون کیا تھا۔

مناب نے برا سا منہ بنایا۔

دل تو کیا کہے 'بھاڑ میں جائے تمہارا باس' مگر لحاظ آڑے آتا تھا۔

اچھی بات ہے ان کو کہو۔چیک کر لیں کوئ کمی بیشی ہو بتا دیں۔ میں پھر کبھی ان سے مل لوں گی" رسان سے کہا"

اتنا کوئ مسٹر ورلڈ ہے جس سے ملنے کے لئے میں مری جا رہی ہوں۔' چڑ کر سوچا مگر یہ سب وہ کہہ نہیں سکی۔'

او کے میم آپ ریسٹ کریں۔اللہ آپ کو جلد صحتیاب کرے" کریم نے سچے دل سے دعا دی۔ "

تھینک یو۔اللہ حافظ "اس کا شکریہ ادا کرتے سکھ کا سانس لیا اور فون بند کر کے دوبارہ لیٹ گئ۔ "

جبکہ دوسری جانب اسکی حالت کا سن کر فاتک بے چین ہو گیا۔

سر وہ تو آج نہیں آئیں گی" کریم نے فون بند کرتے کہا۔ "

ہمم امید تھی کہ وہ نہیں آئے گی" ایک گہری سانس خارج کرتے فاتک نے مضطرب انداز میں بالوں میں ہاتھ چلایا۔ایک ٹانگ بھی" مسلسل حرکت میں تھی۔

بے چینی عروج پر تھی۔

دل کر رہا تھا ابھی اسکے پاس جائے۔

اگر پچھلی رات مناب پر بھاری تھی تو سکون سے فاتک بھی نہیں سویا تھا۔

کل رات جس لمحے گانے کے بعد اس نے آنکھ کھولی داخلی دروازے سے مناب کے جانے کا منظر اسکی آنکھوں سے چھپا نہیں رہا تھا۔

اسکے پیچھے وہ اس لمحے جا نہیں سکتا تھا۔ نہیں تو دل ناداں تو اکسا رہا تھا کہ جائے اسکا راستہ روکے اور اس سے اپنے ہر عمل کی معافی مانگے۔

وہ تمام دکھ جو اس کی ذات سے مناب کو ملے ان پر گڑگڑا کر اس سے معافی کی درخواست کرے۔ اسے بتائے کہ وہ کتنا بے چین ہے۔

اسے دکھ پہنچا کر وہ ایک دن بھی سکون سے نہیں رہا۔

مگر مصلحت کا تقاضا تھا کہ ابھی وہ اپنے جذبات پر قابو پائے اور اس نے قابو پایا۔

مگر اس لمحے یہ سن کر کہ اسکی طبیعت خراب ہے دل کو سکون نہیں آ رہا تھا۔

فون اٹھا کر صبغہ کو کال ملائی۔

"ہیلو۔۔ کیسی ہو چھوٹی"

صبغہ اس وقت کالج میں تھی۔ لیکن فری پیریڈ تھا اسی لئے فاتک کی کال اٹھالی۔

الحمداللہ ٹھیک آپ سنائیں بھائی" اسکی آواز سن کر وہ کچھ حیران بھی ہوئی اور پریشان بھی۔ "

مناب اس وقت ٹھیک نہیں ہے۔ تم اسکے پاس جا سکتی ہو۔ "

اسے کسی کی ضرورت ہے" فاتک کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیا کہے

کیا مطلب آپکو کیسے پتہ" وہ اور بھی حیران ہوئی۔ "

فاتک نے سب قصہ کہہ سنایا۔

صبغہ نے گہری سانس کھینچی

آپکے خیال میں آپکا اس کے سامنے آنا معمول کی بات تھی جسے وہ خاموشی سے سہہ جاتی۔ وہ پہلے ہی خوفزدہ ہے کہ اگر آپکو وشہ کے " بارے میں پتہ چل گیا تو آپ اسے آپا سے چھین لیں گے۔ کل رات اس نے اپنے خوف کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ لیا۔ تو اب کچھ وقت تو لگے گا اسے سنبھلنے میں۔ لیکن اب اگر آپ سامنے آ ہی گئے ہیں۔ تو بہتر ہے کہ بار بار آئیں اور اسکی غلط فہمیاں دور کریں" صبغہ نے اسے دوست بن کر مشورہ دیا۔

اور بابا؟۔۔۔ وہ ایسا ممکن ہونے دیں گے" فاتک نے اصل وجہ کی جانب اشارہ کیا۔ "

اب ماموں کو ماننا پڑے گا۔داؤد ماموں یہ سب منوائیں گے۔آپ اکیلے نہیں ہیں اب ہم سب آپکے ساتھ ہیں۔ہمیں تو معلوم ہی نہیں تھا" کہ بڑے ماموں نے بالا ہی بالا کیا کچھ کیا۔یقین کریں ایک بار بھی پتہ چلتا کہ آپ نے واپس آنے کے کتنے جتن کیٔے ہیں۔تو میں آپکا ساتھ دینے والوں میں تب بھی پہل کرتی۔"اس کے لہجے کی سچائی فاتک کو مسکرانے پر مجبور کر گئی۔

آپ فکر مت کریں۔میں کالج سے سیدھی آپا کہ پاس چلی جاؤں گی۔"اس نے پھر سے فاتک کو گویا تسلی دلائی۔ "

تھینکس چھوٹی"فاتک حقیقت میں اس کا شکر گزار تھا۔ "

پریشان مت ہوں"صبغہ نے الوداعیہ کلمات کہہ کر فون بند کر دیا۔"

ہیلو۔۔غازی وشہ سکول گئی ہے"صبغہ کو فون کرنے کے بعد فاتک نے اب غازی کو فون کیا۔ "

جی بھائی۔۔کیوں خیریت"غازی یکدم پریشان ہوا۔ "

اسے لینے کون جاتا ہے؟"فاتک نے ایک اور سوال کیا۔ "

اماں ہی لینے جاتی ہیں۔کیوں کیا ہوا ہے۔۔خیریت ہے"وہ اب کی بار اور پریشان ہوا۔ "

ہاں یار سب خیریت ہے۔تم اس کے سکول فون کر کے بتا دو گے کہ اسکے فادر آج پک کرنے آئیں گے۔میں کچھ دیر وشہ سے ملنا چاہتا" ہوں۔اماں کو بتا دوں گا۔"اس نے التجا کی۔

دل اب وشہ اور مناب کے بغیر ایک پل نہیں لگتا تھا۔

ہاں کوئی ایشو نہیں آپکا کانٹیکٹ نمبر ان کو لکھوا دیتا ہوں اور اسکی پرنسپل سے بات کر لیتا ہوں۔ان سے کافی جان پہچان ہے میری۔انکے" گھر کا فرنیچر ہم نے ہی ڈیزائن کیا تھا"حامی بھرتے ہوئے غازی نے کچھ اور تفصیل بھی بتائی۔

ٹھیک ہے تھینکس یار"فون بند کیا مگر اضطراب تھا کہ ختم ہونے میں نہیں آ رہا تھا۔ "

کیا کیا نہ سوچا ہو گا مناب نے اس کے بارے میں۔

بس یہی سوچ اسے اندر تک چھلنی کر رہی تھی۔

اسکی بے گانگی سہی نہیں جا رہی تھی۔حالانکہ وہ خود کو اس سب کے لئے تیار کر کے اس رات ڈنر میں گیا تھا۔

مگر اب جب وہ سب اس پر بیتا تھا تو سہہ نہیں پا رہا تھا۔

وہ کیسے مناب سے معافی مانگے گا۔ کیسے اسے قائل کرے گا۔

اسے اب یہ سب ناممکنات میں سے لگ رہا تھا۔

دوپہر میں وہ نیچے آئی۔

کیسی طبیعت ہے اب "ناز نے فکر مند انداز میں اسکے ستے چہرے کو دیکھا۔ "

بس بہتر ہے۔ آپ سنائیں "کچن میں انکے پاس کھڑی ہو کر انکو محبت سے ساتھ لگایا۔ "

مناب کے لئے تو وہ ماں سے بھی بڑھ کر تھیں۔

میں تو ٹھیک ہوں۔ بتاؤ کیا کھاؤ گی "ہنڈیا بناتے کام والی سے ساتھ ساتھ برتن لگوانے کا کام کر رہی تھیں۔ "

کچھ نہیں بس جوس لوں گی۔ اچھا وشہ کو آج آپ لینے مت جائیے گا۔ میں خود لینے جاؤں گی "فریج میں سے جوس کا جگ نکالتے انہیں "ہدایت دی۔

باجی کارپٹ کا کام کل کر لیں گے میں اب تھک گئی ہوں "کام والی نے ان کو صبح سے تنگ کیا ہوا تھا۔ "

چلو۔۔۔ اب پھر تمہارے نخرے شروع ہو گئے ہیں۔ اب آگے دو تین دن بارشیں ہیں۔ تب تک میں کیسے انتظار کروں۔ بس یہ کام" آج ہی ہو گا۔" وہ کام والی کے ساتھ الجھنے میں یہ بھول گئیں کہ کچھ دیر پہلے فاتک کا فون آیا تھا اور اس نے بتایا تھا کہ آج وہ وشہ کو سکول سے پک کرے گا۔

بحث و مباحثہ میں انہیں یاد نہیں رہا کہ وہ مناب کو روکتیں۔ اور کوئی کور بہانہ بناتیں۔

مناب جوس پی کر کچن سے باہر گئی۔

لاؤنج میں موجود کی ہینگنگ سے گاڑی کی چابیاں پکڑیں۔

اور باہر گیراج کی جانب بڑھ گئی۔

گاڑی ڈرائیو کرتے اس نے ہر بری سوچ کو ذہن سے محو کرنا چاہا اور اس میں وہ کسی حد تک کامیاب ہو بھی گئی تھی۔

سکول گھر سے زیادہ دور نہیں تھا۔

جیسے ہی وہ گیٹ پر پہنچی وہاں موجود چوکیدار نے بڑھ کر اسے سلام کیا۔

گاڑی سے اتر کر وہ اندر کی جانب بڑھی۔

سوچا پرنسپل سے بھی سلام دعا کرلے گی۔ بہت دن ہوئے تھے وہ وشہ کی پرنسپل سے نہیں ملی تھی۔

واجد اور غازی سے جان پہچان ہونے کے سبب وہ بھی وشہ کی پرنسپل سے وقتاً فوقتاً ملتی رہتی تھی۔

سیدھا اسکے آفس میں گئی۔

السلام علیکم۔۔ کیسی ہیں آپ "آفس میں داخل ہو کر بڑے تپاک سے وہ مناب سے ملی۔ "

الحمد اللہ بالکل ٹھیک۔۔ آپ سنائیں کیسی ہیں "مناب نے بھی ملنساری کا مظاہرہ کیا۔ "

بڑے دنوں بعد چکر لگا "اس نے مناب کو اپنے ٹیبل کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے خوشدلی سے کہا۔ "

بس ٹائم ہی نہیں ملتا۔ آج آفس نہیں گئی تھی تو سوچا وشہ کو بھی لے آؤں اور آپ سے بھی مل لوں "کرسی پر ٹکتے اس نے نے بھی چہرے پر مسکراہٹ سجا کر جواب دیا۔

پرنسپل یکدم چونکی۔

وشہ کو تو تھوڑی دیر پہلے اس کے فادر لے کر گئے ہیں۔ مجھے غازی کا فون آیا تھا۔ اس نے نام اور کانٹیکٹ نمبر بھی دیا تھا۔ آپ کو نہیں "پتہ کیا "پرنسپل کی بات پر مناب کی ہوائیاں اڑیں۔

اس کی پھٹی پھٹی نگاہوں کی وحشت پر پرنسپل کچھ مشکوک نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔

آپ کو علم نہیں کیا۔۔ غازی تو بتا رہا تھا کہ اس کے فادر واپس آگئے ہیں۔۔ فاتک ہی نام ہے نا وشہ کے فادر کا "وہ پھر عجیب سی نظروں "سے مناب کو دیکھنے لگی۔

مناب نے بمشکل خود کو سنبھالا۔

جی جی وہ میں اصل میں صبح سے لیٹی ہوئی تھی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔ تو مجھے پتہ نہیں چلا کب فاتک اسے لینے آگئے۔۔ میں "۔۔ میں اب چلتی ہوں "مناب عجلت میں اٹھی۔

اسے خدا حافظ بھی نہ کہا اور تیزی سے اسکے آفس سے باہر نکلی۔

غازی نے کال کی۔۔۔ یہ بات اسے ہضم نہیں ہو رہی تھی۔

کچھ سوچ کر ایڈمن آفس پہنچی۔

وہاں ریسیپشنسٹ بیٹھی تھی۔

ابھی کچھ دیر پہلے جو وشہ کو لے گ ئے ہیں۔ان کا کانٹیکٹ نمبر مل سکتا ہے۔" اپنے لہجے کو فریش بنانے کی ناکام کوشش کی۔ "

آپ کون ہیں" اپنے سامنے لکھے نمبر کو ایک نظر دیکھتے اس نے مناب سے پوچھا۔ "

میں۔۔ میں اسکی خالہ ہوں۔ میرا موبائل آف ہو گیا ہے اور میں نے انہیں کال کرنی ہے۔مجھے نمبر زبانی یاد نہیں تو میں کسی پی سی او" سے کروں گی۔آپ پلیز نمبر اگر مجھے دے دیں تو مہربانی ہو گی" اتنا تیز اس کا دماغ کبھی زندگی میں نہیں چلا تھا جتنی تیز اب چل رہا تھا۔

جی جی ضرور" وجہ ایسی تھی کہ اس لڑکی کو مانتے ہی بنی۔"

آپ کو تو پتہ ہے کہ موبائلز کی وجہ سے اب کسی کا نمبر بھی یاد نہیں رہتا" اس نے اپنی بات میں مزید وزن پیدا کیا۔ "

بالکل ایسا ہی ہے۔ میم یہ نمبر ہے" اس نے فوراً دوسرے پیج پر وہی نمبر لکھ کر مناب کی جانب بڑھایا۔ "

بہت شکریہ۔" مناب نے دیکھے بنا جلدی سے پرچی تھام کر باہر کی جانب قدم بڑھائے۔ "

گاڑی میں بیٹھ کر غصے سے زور زور سے ہاتھ اسٹیرنگ پر مارے۔

جس کا ڈر تھا وہی ہوا۔

دل کیا چیخ چیخ کر روئے۔آنسو تو بہنے ہی تھے۔ مگر خاموشی سے بہے۔

نفرت سے اس نمبر کو دیکھا تو کچھ جانا پہچانا محسوس ہوا۔

سر جھٹک کر جلدی جلدی نمبر ڈائل کیا تو اسکے کانٹیکٹ لسٹ میں وہی نمبر اسی اجنبی کے نام سے جمگایا جو کچھ دن پہلے مناب کو تنگ کر رہا تھا اور مناب اس کی کھوج میں تھی۔

دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا۔

'تو کیا وہ میرے آس پاس تھا اور میں جان ہی نہ سکی۔'

آنسو یکدم رکے۔

خود پر قابو پاتے نمبر ملایا۔

فاتک وشہ کو لئے سالٹ اینڈ پیپر آیا۔

وشہ۔۔آپ کو کچھ بتانا ہے" آج وہ وشہ کو اپنی اور اسکے درمیان موجود تعلق کی حقیقت سے آگاہ کرنا چاہتا تھا۔ طوفان تو آ چکا تھا اب اس"

طوفان کی موجوں کو بڑھتے اور پھر ٹھہرتے دیکھنے کا وقت تھا۔

"جی" وشہ اپنے سامنے رکھے سینڈوچز کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے بولی۔

"میں آپ کو کیسا لگتا ہوں" فاتک کو سمجھ نہ آیا حقیقت بتائے کیسے۔

"آپ مجھے بہت زیادہ اچھے لگتے ہیں" وشہ نے معصومیت سے آنکھیں بند کر کے بہت پر زور دیا۔

"گڈ" وہ لمحہ بھر کو رکا۔

"اگر میں کہوں کہ میں۔۔۔ میں ہی آپکا فادر ہوں۔۔ مطلب میں آپ کا پاپا ہوں۔ آ۔۔۔ آپ میری بیٹی ہو" فاتک نے بالآخر اٹکتے ہوئے وشہ کو حقیقت بتا ہی دی۔

وشہ بچی تھی مگر ذہانت کی وجہ سے چیزوں کو جلدی سمجھتی اور محسوس کرتی تھی۔

اس کا چلتا منہ یکدم رکا۔ نظریں چند لمحوں کے لئے فاتک کے مسکراتے چہرے پر رکیں۔ جیسے وہ اسے یقین دلا رہا ہو۔

"اگر آپ میرے پاپا ہیں۔ تو ممی کو اتنے برے کیوں لگتے ہیں؟ اور ممی نے مجھے کبھی بتایا کیوں نہیں کہ آپ میرے پاپا ہو؟" یہ فطری سوال تھے جو اسکے ذہن میں آنے ہی آنے تھے۔

"وشہ ممی مجھ سے ناراض ہیں میں جب باہر کے ملک گیا تھا تو ممی سے لڑائی کر کے گیا تھا۔ اسی لئے ممی کو میں برا لگتا ہوں" فاتک نے اسکے ذہن کے مطابق اسے بتایا۔

"پھر تو آپ واقعی برے ہیں" وشہ نے بغیر لحاظ کہا۔

فاتک اسکی بات پر حیران ہوا۔ اسے وشہ سے اتنی بھی صاف گوئی کی امید نہیں تھی۔

"جو میری ممی سے لڑائی کرتا ہے اور انہیں تنگ کرتا ہے مجھے وہ اچھا نہیں لگتا" وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولی۔

"مگر اب میں ممی سے سوری کرنا چاہتا ہوں۔ ان سے دوستی کرنا چاہتا ہوں۔ وشہ میری مدد کرے گی" فاتک نے بے چاری سی صورت بنا کر کہا۔

اسی لمحے اسکا موبائل بج اٹھا۔

نظریں مناب کے نمبر کو موبائل کی اسکرین پر بلنک ہوتا دیکھ کر حیران رہ گئیں۔

جھٹ پٹ فون اٹھایا۔

"ہیلو" فاتک نے کسی قدر بے یقینی سے فون اٹھایا جیسے دوسری جانب مناب ہو بھی کہ نہیں۔

"میری بیٹی کہاں ہے" بغیر کچھ اور کہے اور سنے وہ غصے میں بولی۔

مناب"وہ سرگوشی کے سے انداز میں اس کا نام بولا۔ "

وہ ابھی تک بے یقین تھا کہ مناب نے خود اس کو کال کی ہے۔

میں اجنبی لوگوں کے منہ سے اپنا نام سننا پسند نہیں کرتی۔مجھے صرف یہ بتائیں کہ میری بیٹی کہاں ہے۔وہ تو اللہ کا شکر ہے کہ آج میں" چھٹی پر تھی ورنہ آپ تو میری بیٹی کو لے کر فرار ہو رہے تھے۔ابھی تو رات کے جھٹکے سے میں سنبھل نہیں پائی۔ایک اور جھٹکا دینے چلے تھے"وہ غصے سے بس بولتی ہی چلی گئی۔

"میں ہر گز وشہ کو۔۔۔"

اور آپ۔۔۔آپ کو پتہ کیسے چلا میری بیٹی کا۔۔۔مجھے ابھی اور اسی وقت میری بیٹی واپس کریں۔سمجھ آئی آپ کو"وہ حلق کے بل" چلاتے اسکی بات کاٹ گئی۔

وہ سخت پریشان اور بدگمان تھی۔

اسے ایسا ہی لگا کہ فاتک وشہ کو اس سے چھیننا چاہتا ہے۔

صبغہ کے الفاظ دماغ میں گونج رہے تھے۔

اگر انہیں اپنی بیٹی کا پتہ چلا تو کیا وہ آئیں گے نہیں "کون تھا کس نے بتایا تھا فاتک کو۔ "

غازی سے تو دو دو ہاتھ کرنے ہی تھے۔مگر پہلے بیٹی کو واپس لینا ضروری تھا۔

اوکے آپ میرے ہوٹل میں آجاؤ جہاں میں ٹھہرا ہوا ہوں کیونکہ آپ جس حد تک پہنچی ہوئی ہو میں کسی پبلک پلیس پر کوئی تماشا افورڈ" نہیں کر سکتا"فاتک نے سنجیدگی سے کہتے اسے اپنے ہوٹل کا نام اور روم نمبر بھی بتایا۔

مناب نے فون رکھتے ہی گاڑی سٹارٹ کی۔

فاتک بھی وشہ کو لے کر فوراً اپنے ہوٹل کی جانب گاڑی بڑھا لے گیا۔

ریش ڈرائیونگ کرتے وہ غصے اور تکلیف دونوں کیفیتوں سے بیک وقت گزر رہی تھی۔مسلسل آنسو صاف کر رہی تھی۔

کس مشکل سے گاڑی چلا بلکہ اڑا رہی تھی یہ وہی جانتی تھی۔

دماغ میں اس وقت کچھ تھا تو وہ وشہ سے دوری تھی۔جو وہ کسی صورت برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

مطلوبہ ہوٹل کے سامنے گاڑی رکتے ہی وہ تیزی سے باہر نکلی۔

گاڑی لاک کر کے تیز تیز قدم اٹھاتی وہ اندرونی حصے کی جانب بڑھی۔

کمرہ نمبر 33 کس اسٹوری پر ہے "کپکپاتی آواز کو بمشکل قابو کیئے وہ ریسپشن سے پوچھ رہی تھی۔"

سیکنڈ فلور پر میم "وہاں موجود بندے نے کسی قدر تعجب سے اسکے ستے اور متورم چہرے کو دیکھا۔ "

تیزی سے لفٹ کی جانب بڑھی۔ لفٹ آنے میں ابھی دیر تھی وہ وہیں سے مزید انتظار کیئے بنا سیڑھیوں کی جانب بڑھی۔

دل لگتا تھا بند ہو جائے گا۔

کیا کیا وہم نہ ستا رہے تھے۔

دوسرے فلور پر پہنچتے ہی لمبی راہداری سے گزرتے ایک ایک روم کا نمبر پڑھتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی۔

آخر دائیں جانب روم نمبر 33 نظر آتے ہی قدم روکے لمبے لمبے سانس لے کر ہمت مجتمع کرتی دروازہ کھٹکھٹایا۔

ہاتھوں کی انگلیاں بے دردی سے موڑ رہی تھی۔

دوسری جانب بھی فاتک جیسے انتظار میں ہی بیٹھا تھا۔

عجلت میں دروازہ کھولا۔

دروازہ کھلتے ہی دونوں آمنے سامنے تھے۔ چھ سال بعد جذبات، حالات اور وقت سب بدل چکا تھا۔ حتیٰ کہ شاید دل بھی

مناب نے سب سے پہلے نفرت سے نظریں ہٹائیں۔

فاتک کے ایک جانب سے نکلتی تیزی سے اندر کی جانب بڑھی۔

ممی "وشہ اسے دیکھ کر نہ صرف حیران ہوئی بلکہ کسی قدر خوش بھی ہوئی۔ "

مناب اس کے قریب جاتے ہی اس بازوؤں میں بھر کر شکر کا کلمہ پڑھنے لگی۔

بے دریغ اسکے چہرے پر بوسوں کی بارش کی۔ بار بار اسے خود میں بھینچتے اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ وشہ کو پھر سے دیکھنے اور خود سے لپٹانے کے قابل ہے۔ وسوسے لمحہ بھر کو دم توڑ گئے۔

ممی آپ ایسے کیوں پیار کر رہی ہیں۔ "وشہ منہ بسور کر بولی۔ "

مناب کی آنکھوں سے بس آنسو جاری تھے۔ زبان تالو سے چپکی کچھ بولنے کی ہمت نہیں کر پا رہی تھی۔

گلا رندھ گیا تھا رو رو کر۔

وہ وشہ کے قریب ہی زمین پر دوزانو بیٹھی تھی جب فاتک نے پانی گلاس میں بھر کر اسکی آنکھوں کے سامنے کیا۔

مناب جیسے ہوش میں آئی۔

ایک لمحہ کے لئے اپنے سامنے کھڑے فاتک کو دیکھا۔ پھر نخوت سے وہی گلاس ہاتھ مار کر ایک جانب اچھالا۔

آپکی ہمت کیسے ہوئی میرا پیچھا کرنے کی۔۔کیا سوچ کر آپ نے یہ گھٹیا حرکت کی۔۔"زمین سے اٹھ کر اب وہ اسکے مقابل کھڑی" حساب مانگ رہی تھی۔

اور حساب تو اسے مانگنا ہی تھا ہر اس پل کا جس نے مناب سے اسکی ہر خوشی چھینی تھی۔

میرا مقصد تمہیں تکلیف اور دکھ دینا نہیں تھا میں تو صرف"گلاس کی ٹوٹی کرچیاں دیکھتے فاتک نے سر اٹھا کر اسکی جانب دیکھا۔ "

بلیک اور گرے کرتے شلوار میں دوپٹے کو اسکارف کی صورت گلے میں ڈالے وہ آج بھی فاتک کے دل کی دھڑکنیں منتشر کر رہی تھی۔

دکھ اور تکلیف"وہ طنزیہ مسکراہٹ اس پر اچھال کر وشہ کو اپنے اور بھی پاس کرتے بولی۔ "

آپ نے اور دیا ہی کیا ہے دکھ اور تکلیف کے علاوہ۔۔آپکے منہ سے یہ شرمندہ الفاظ اچھے نہیں لگتے۔آپ تو وقت کے فرعون ہیں۔۔" جسے چاہیں روندھ دیں۔"اسکے چٹانوں سے سخت تاثرات کی نسبت فاتک کے تاثرات ٹھہراؤ لئے ہوئے تھے۔

وہ حق بجانب تھی اور فاتک کے پاس اف تک کرنے کی گنجائش نہیں تھی۔

وشہ سہم کر ماں کا یہ روپ دیکھ رہی تھی۔وہ اس طرح غصے میں تو کبھی نہیں آئی تھی۔

آئندہ مجھ سے اور میری بیٹی سے جتنا دور ہو سکے رہیئے گا۔آج تو میں برداشت کر گئی ہوں۔مگر آئندہ یہ حرکت برداشت نہیں کروں" گی۔آپ کیا سمجھ کر میری بیٹی تک آئے تھے۔ارے آپ ہیں ہی کون اس کے۔۔۔کچھ نہیں آپ نہ میرے نا وشہ کے۔۔ہم سے دور رہیں"وہ اسے وارننگ دے رہی تھی۔

ایسے مت کہو"وہ دکھ بھرے لہجے میں بولا۔ "

یہ سخت الفاظ اور لہجہ آپ ہی کی مرہون منت ہے۔خیر میں یہاں کوئی اور بات کرنے نہیں آئی۔میری بیٹی کے آس پاس بھی نہ بھٹکیئے" گا۔۔۔ورنہ پھر میں عدالت کی جانب سے ہی آپ سے بات کروں گی"فاتک تو اسکے انداز دیکھ کر حیرت زدہ تھا۔زبان ساتھ دینے سے انکاری تھی۔

میری بات تو سنو"فاتک التجائیہ انداز میں بولا۔ "

نہیں سننا کچھ نہیں سننا۔۔کوئی اور ڈرامہ۔۔۔۔نہیں میں مزید افورڈ نہیں کر سکتی۔۔۔میں کسی اور رشتے سے یہاں نہیں آئی۔۔آپ" کون ہیں۔میں نہیں جانتی میں جاننا بھی نہیں چاہتی۔آپ صرف ایک اجنبی ہیں اور اس سے زیادہ کچھ نہیں"وہ اپنی نفرت اسکے کانوں میں انڈیل رہی تھی۔اسے بولنے کا موقع ہی نہیں دے رہی تھی

میں وشہ کو آپ سے الگ کرنے کے لئے یہ سب نہیں کر رہا۔مجھے یہ کرنا ہی نہیں۔۔۔آپ غلط سمجھ رہی ہو"آخر وہ زور سے بولا۔ "

آپ یہ کر بھی نہیں سکتے "وہ ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولی۔ "

"ہاں میں ایسا نہیں کر سکتا۔۔۔ میں اپنی بیٹی "

نہیں ہے یہ آپکی کچھ۔۔۔۔۔ یہ صرف اور صرف مناب کی بیٹی ہے۔ سمجھے آپ "اسکی آدھی ادھوری بات مناب کے دل کو چیر گئی۔ "

یہ مت کرو مناب "وہ اسکی بات کا مفہوم سمجھتے گویا گڑ گڑایا۔ "

کیا نہ کروں کیا۔۔۔ آپ کا اس پر کوئی حق نہیں۔۔۔ "ضبط کرتے کرتے بھی آنسو آنکھوں سے بہہ نکلے۔ وہ اس کٹھور انسان کے سامنے "

مضبوط رہنا چاہتی تھی مگر یہ جذبات۔۔۔۔۔۔۔۔

فار گارڈ سیک مناب مجھے کچھ کہنے کا موقع تو دو۔۔ "آخر وہ التجا کرنے لگا۔ وہ تو اسے کچھ بولنے دے ہی نہیں رہی تھی۔ "

موقع۔۔۔۔؟ "وہ کھوکھلے انداز میں ہنسی۔ "

کون سا موقع۔۔۔ میں یہاں کسی ماضی کی کوئی بات کرنا نہیں چاہتی۔۔ اسے میں دفن کر چکی ہوں۔ اور مردوں کو دوبارہ ہم انسان زندہ "

نہیں کر سکتے۔ "وشہ کا ہاتھ تھامے ایک آخری کڑی نگاہ فاتک پر ڈال کر وہ مڑ کر جانے لگی۔ مگر بازو فاتک کے ہاتھ میں آچکا تھا۔

صدمے کے مارے وہ بے ہوش ہونے کو تھی۔ اب بھی وہ اتنی ہمت رکھتا تھا۔

ایک جھٹکے سے بازو چھڑوایا۔

مجھ سے ہر تعلق آپ کا ختم ہو چکا ہے۔ سمجھے آپ "نفرت ہی نفرت تھی اس کے لہجے میں۔۔ "

مناب پلیز معاف کر دو۔۔ جو کچھ ہوا میں جانتا ہوں "مناب نے آگے بڑھتے ہوئے اسکے الفاظ کو سننا بھی گوارا نہ کیا۔ "

وہ کیسے اسے مارجن دیتی۔ وہ کیسے اسکی کوئی فریاد سنتی اس نے کچھ چھوڑا ہی نہیں تھا پیچھے۔

وہ کس برتے پر اسے معاف کرتی۔ فاتک نے تو اسکی پوری زیست ہلا کر رکھ دی تھی۔

وہ اسے اب دیکھنے کی بھی روادار نہیں تھی کجا کہ اسکی سنتی۔

فاتک بے بسی سے اسے جاتا دیکھتا رہا

یہ سب اتنا آسان تھا نہیں۔

اور اتنا آسان اس سب کو ہونا بھی نہیں چاہئیے تھا۔

غازی کام میں بری طرح منہمک تھا۔ آج تو کام بے حد تھا کہ اسے کچھ فائلز گھر بھی لے کر آنی پڑیں۔ لیپ ٹاپ پر فرنیچرز کے نیو ڈیزائن بنا رہا تھا۔

ارتکاز موبائل پر بجنے والی بپ سے ٹوٹا۔

موبائل پر نظر ڈالی۔ صبغہ کا نام بلنک کرتا دیکھ کر وہ مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔ آج صبح میں ہی واجد نے عارفہ کو پیغام بھجوایا تھا کہ وہ جلد رخصتی کرنا چاہ رہے ہیں۔ گھر والوں سے مشورہ کر کے جواب دیں۔ تاکہ اسی مہینے کی کوئی تاریخ رکھی جا سکے۔

غازی کو امید تھی جوں ہی یہ خبر صبغہ تک پہنچی اس کا فون لازمی آئے گا۔ اور وہی ہوا۔

"السلام علیکم" مسکراتے لہجے میں سلام کیا۔

"وعلیکم سلام" دوسری جانب سے روٹھے لہجے میں جواب آیا۔ غازی کی مسکراہٹ کچھ اور گہری ہوئی۔

"کیسی ہو؟" غازی نے جان بوجھ کر گویا چھیڑا۔

"بالکل بھی ٹھیک نہیں۔۔ اور ہو بھی نہیں سکتی۔ یہ ماموں کو کیا ہو گیا ہے۔ کیسی باتیں کر رہے ہیں" وہ روہانسی لہجے میں بولی۔

غازی نے مسکراتے ہونٹ لحظہ بھر کو دبائے۔

"کیوں کیا ہوا۔ میرے اباجی نے اب کیا کر دیا" انجان بننے کی بھرپور ایکٹنگ کی۔

"مجھے شک نہیں بلکہ یقین ہے کہ یہ سب آپ کر رہے ہیں۔ آپ کے علاوہ کسی کو اب تک ہماری شادی یاد نہیں تھی۔ اور پچھلے کچھ عرصے سے آپ کے دماغ میں یہی کیڑا پل رہا ہے" وہ وثوق سے بولی۔

"بہت ذہین ہیں آپ۔۔۔ بہت آگے تک جائیں گی" وہ بات بنانے لگا۔

"وقت دیں گے تو آگے تک جاؤں گی۔ اب اس نئے کھڑاگ میں پڑھوں گی کیسے" صبغہ نے دہائی دی۔

"تو پڑھنے سے کون روک رہا۔ جتنا دل چاہے پڑھ لینا" غازی نے اب کی بار سنجیدگی سے مشورہ دیا۔

"واہ واہ۔۔۔ اتنا ہی تو آسان ہے نا۔۔۔ خود تو ایم بی اے کر لیا۔۔ اور مجھے بی اے آنرز تک کرنے نہیں دے رہے۔ میری تو سمجھ سے باہر ہے آخر یہ اچانک سوجھی کیا ہے۔ یہ خیال آیا بھی کیوں ہے۔۔ ایسی کون سی آفت آگئی ہے" اس کا صدمہ کم ہونے میں نہیں آرہا تھا۔

"کوئی آفت آئے گی تو کیا تب ہی ہماری شادی ہو گی؟" غازی برا منا کر بولا۔

"نہیں میرا یہ مطلب نہیں۔ ابھی تو ہم فاتک بھائی اور آپا والے مسئلے کو سلجھا رہے تھے۔ اور پھر اچانک یہ۔۔۔۔" وہ بات ادھوری چھوڑ گئی۔

"یہ اسی کی ایک کڑی ہے" آخر غازی کو اسے اعتماد میں لینا پڑا۔

"کیا مطلب۔۔۔؟" وہ چونکی۔

"ہماری شادی کا موقع بہترین موقع ہو گا جب ہم فاتک کو واپس اس گھر میں لا سکتے ہیں۔ اگر بابا پر رہے تو وہ کبھی بھی بھائی کو آنے نہیں

دیں گے۔شادی کے موقع پر اتنے مہمانوں کے سامنے وہ بھائی کو اس گھر میں آنے سے روک نہیں سکتے اور نہ ہی بھابھی "غازی کا آئیڈیا کسی طور برا نہیں تھا۔

اور اسی لئے میں نے داؤد چاچو کو اپنے ساتھ ملایا۔اب بابا سے میں خود تو نہیں کہہ سکتا تھا کہ ہماری شادی کریں۔چچا کے ذریعے یہ بات "ان تک پہنچائی اور اب وہ پر جوش ہو چکے ہیں۔ہمارا کام آسان ہو گیا ہے

غازی نے اسے سب تفصیل بتائی۔

کیا ہماری شادی کے بغیر یہ کام نہیں ہو سکتا تھا" وہ بیزاری سے بولی۔"

آپ کو ایشو کیا ہے۔شادی سے مسئلہ ہے یا مجھ سے۔۔۔آج یہ بات بھی کلئیر کر لیں "غازی اب خطرناک حد تک سنجیدہ ہوا۔وہ اس کا" مسئلہ سمجھنے سے قاصر تھا۔وہ ان کے رشتے سے کیوں اتنی اکتائی رہتی تھی۔

نہیں۔۔۔یہ بات نہیں۔مگر مجھے سمجھ نہیں آتی لوگ شادی کیوں کرتے ہیں۔اور جب کر لیتے ہیں تو بعد میں کیا کرتے ہیں۔آخر شادی" ہی ہر مسئلے کا حل کیوں ہے۔۔مجھے تو لگتا ہے یہ مسئلوں کی شروعات ہے "صبغہ نے اپنے دل کی باتیں بالآخر بتانا شروع کیں۔

غازی کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے۔بے تکی وجوہات۔۔۔

اسی لئے کہہ رہا ہوں ایک بار شادی کر لیں سب سمجھ آجائے گا کہ لوگ شادی کیوں کرتے ہیں اور شادی کے بعد کیا کرتے ہیں۔"غازی" کی آواز کی گھمبیرتا اسے احساس دلا گی کہ وہ کافی غلط بول گئی ہے۔

ویسے کیا آپ اس دنیا میں واحد عجیب پیس ہیں۔یا دو چار اور بھی ہیں "غازی اچھی طرح باخبر تھا کہ اس کی بات کی گہرائی یقیناً دوسری" جانب اثر دکھا چکی ہے۔

اس کی حالت پر رحم کھاتے وہ بات ہی پلٹ گیا۔

الحمداللہ ایسا انوکھا پیس میں ایک ہی ہوں "وہ اسکی بات میں چھپا طنز جان کر ناراض لہجے میں بولی۔"

آپ اور آپ کی منطقیں میں کبھی نہیں سمجھ سکتا۔۔۔آخر میرے ساتھ ہی آپکی ساری بیزاری کیوں عود کر آتی ہے۔باقی سب سے تو" آپ نارمل انداز میں بات کرتی ہو میرے ساتھ ہی اوٹ پٹانگ کیوں ہانکتی ہو؟"غازی بھی آج ہر سوال پوچھنے پر تلا ہوا تھا۔اسکی ذات کا ہر پہلو جاننے پر مصر تھا۔

آپ کہنا چاہ رہے ہیں کہ میں آپکے ساتھ ابنارمل ہو جاتی ہوں "وہ مزید برا منا گئی۔"

ایسی باتیں اگر نارمل انسان کرتے ہیں تو مجھے دکھادیں۔لڑکیاں خوش ہوتی ہیں نکاح ہونے پر۔۔آپ تب بھی بیزار تھیں۔۔۔پھر جب" کوئی گفٹ دیا تب آپکا غصہ ناک پر تھا۔۔اور اب جب شادی کی بات ہو رہی ہے تو فرما رہی ہیں شادی کا کیا فائدہ ہے۔۔مطلب آپ نے سوچا

ہوا ہے کہ مجھے ہر بیزاری دکھانی ہے۔۔ میرے ساتھ کبھی اس رشتے کی خوبصورتی کو انجوائے نہیں کرنا" غازی یوں بول رہا تھا جیسے اس کی رگ رگ سے واقف ہو۔

صبغہ اپنی ہنسی بمشکل روک پائی۔

آپ تو تشریح ہی کرنے لگ گ ئے ہیں" مسکراہٹ دبائے بھی اسکے لہجے سے غازی جان گیا تھا کہ وہ مسکرا رہی ہے۔ "

ہاں تو کیا کروں۔۔۔ میں تو اب تشریح کیا دیوان لکھنے کا سوچ رہا ہوں اور اس کا نام رکھوں گا۔ محبت میں بیزاری" اب کی بار غازی کی بات پر وہ اپنی کھلکھلاتی ہنسی روک نہیں پائی۔

ایک اور تجزیہ کیا ہے میں نے" غازی ایک اور انکشاف کرنے لگا۔"

اچھا وہ کیا" صبغہ مزے سے بولی"

نجانے کیوں یہ شخص اسے اپنی جانب مائل کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

وہ یہ کہ۔۔آپ یہ سب باتیں جان بوجھ کر اسی لئے کرتی ہیں کہ کہیں غلطی سے بھی میں کوئی رومانٹک بات نہ کردوں" غازی کی بات غور سے سنتے وہ پھر سے کھلکھلائی

آپ تو واقعی ذہین ہیں" وہ اسے چڑانے کے سے انداز میں بولی"

جان چکا ہوں میں۔۔ فکر نہ کریں اب اسی لئے پکا کام کر رہا ہوں۔ ویسے تو آپ پروں پر پانی پڑنے نہیں دیتی۔اب گن گن کے بدلے لوں گا" غازی نے اسے ڈرانا چاہا پر وہ بھی صبغہ تھی کہاں کسی سے ڈرتی۔

"جی جی۔۔۔۔ شیخ چلی کو ایسے ہی خواب آسکتے ہیں"

یہ تو وقت بتائے گا" غازی نے گویا چیلنج کیا۔"

اب انکار تو نہیں ہو گا نا؟" غازی نے یقین دہانی چاہی۔"

اور اگر یہ طریقہ کامیاب نہ ہوا" اس نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔"

نہیں مجھے اور چاچو کو پوری امید ہے کہ یہ پلین کامیاب ہو گا۔اور اگر بھابھی کی جانب سے کوئی ایشو ہوا کیا آپ وہاں اسٹینڈ لو گی؟" غازی" نے اسے شش و پنج میں ڈالنا چاہا۔ مگر وہ پر سکون تھی۔

میں اپنی بہن کی خوشیوں کے لئے اب کسی بھی حد تک جا سکتی ہوں" صبغہ سچے دل سے بولی"

تھینکس" غازی نے تشکر آمیز لہجے میں کہا۔"

چلیں آپ ریسٹ کریں میں پینڈنگ کام کر لوں۔۔ میرا کافی وقت برباد کر دیا آپ نے" غازی اسے تنگ کئے بنا نہیں رہ سکا۔ "

اچھا ویسے شادی کے چاؤ اور ویسے میں وقت برباد کرتی ہوں۔ اونہہ۔۔۔۔اللہ حافظ "اس نے کھڑاگ سے فون بند کیا۔"

غازی جان گیا خوامخواہ کا نخرہ دکھایا ہے۔

مسکرا کر اسے واٹس ایپ پر زبان چڑانے والا اموجی بھیجا۔

ابھی فون رکھا ہی تھا کہ دروازے پر دستک کی آواز آئی۔

حیران ہو کر وقت دیکھا تو رات کے گیارہ بج چکے تھے۔

بیڈ سے اٹھ کر دروازے کی جانب بڑھا۔

دروازہ کھولا تو سامنے مناب روئی روئی شکل لئے کھڑی تھی۔

بھابھی آپ۔۔ خیریت اس وقت وشہ ٹھیک ہے ؟" مناب کو یوں اجڑی حالت میں دیکھ کر وہ پریشان ہوا اٹھا۔ "

ہاں مجھے کیا ہونا ہے۔ مجھ جیسی ڈھیٹ کو کچھ نہیں ہو سکتا۔ باہر آؤ مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے لان میں آؤ "ایک کاٹ دار نظر اس پر" ڈال کر اسے باہر آنے کا کہتی خود باہر کی جانب چل پڑی۔

غازی چپل پہن کر فوراً باہر آیا۔ الجھا الجھا پریشان سا۔

دماغ نے سگنل دیا کہ وہ فاتک کے بارے میں جان گئی ہے۔

باہر لان میں آیا ہلکی سی خنکی تھی۔ لان میں موجود بینچ پر مناب بیٹھی نظر آئی۔ دونوں ہتھیلیاں بینچ پر دائیں بائیں رکھے کسی غیر مرئی نقطے کو زمین میں کھوج رہی تھی۔

غازی خاموشی سے چلتا ہوا بینچ کے دوسرے کونے پر بیٹھ گیا۔

اسکے بیٹھتے ہی مناب کے وجود میں ہلکی سی جنبش ہوئی۔ گردن موڑ کر چپ چاپ اسکے چہرے کو دیکھتی رہی۔

غازی کو اسکی نظریں بہت عجیب لگیں۔

کیا ہوا ہے بھابھی "آخر اسے پوچھنا پڑا۔ "

تمھیں کب سے پتہ تھا کہ فاتک یہاں پاکستان میں ہیں "اس نے کوئی لگی لپٹی رکھے بنا سیدھا سوال کیا۔ "

غازی گڑبڑایا

کوئی جھوٹ نہیں "اسکے نظریں چرانے کو دیکھ کر مناب نے فوراً ہاتھ کی انگلی اٹھا کر اسے وارن کیا۔"

غازی سب بتاتا چلا گیا۔

اور اور۔۔۔ تم نے اسے وشہ کا بتا دیا" وہ بے یقینی سے غازی کو دیکھ رہی تھی جو کچھ عرصہ پہلے تک فاتک سے نفرت کرتا تھا۔"

بھابھی وہ اسکی بھی بیٹی ہے" غازی کو آخر کہنا پڑا۔ "

نہیں وہ صرف میری بیٹی ہے۔۔ صرف میری۔ فاتک کا اس پر کوئی حق نہیں۔ ارے جس نے پلٹ کر دیکھا ہی نہیں کہ میں زندہ ہوں کہ مر گئی۔ جسے یہ پتہ ہی نہیں کہ میری اولاد بھی ہے۔ جسے یہ پتہ ہی نہیں کہ اولاد کی تکلیف کیا ہوتی ہے اسے میں کیسے اپنی اولاد سونپ دوں۔" وہ دکھ سے بولی۔

اور غازی تم۔۔ تم تو میرے حال سے واقف ہو۔ میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی مجھے ہر لمحہ بہن کہنے والا یوں رشتوں میں تضاد کرے گا۔" مجھے بھابھی کے مقام پر ہی لا کھڑا کیا نا۔۔ بہن کہا مگر سمجھا نہیں "اس کا ٹوٹا ہوا لہجہ غازی کو تکلیف سے دوچار کر رہا تھا۔

بھابھی بہن سمجھا تو آپکی خوشیوں کے لئے بہت کچھ معاف کیا اور سب ایسا نہیں جیسا آپ سمجھ رہی ہیں "اس نے مناب کو سمجھانا چاہا۔ "

بس کرو غازی اسکی وکالت مت کرو۔۔ جس طرح تم نے میرا مان توڑا ہے۔ آج فاتک کو وشہ کے سکول تک کا راستہ بتا دیا۔ مجھے تو امید ہے کل کو تم وشہ کو ہی اسے دے دو گے۔ میں اگر آج چھٹی نہ کرتی تو وہ تو لے گیا تھا وشہ کو۔۔ وہ تو سکول جانے پر پتہ چلا کہ تم نے فاتک کو وشہ کے سکول کا بتایا ہے اور اسے لے جانے میں تمہارا بھی ہاتھ تھا۔ غازی تم نے بہت بری طرح میرا بھروسہ توڑا ہے۔ اب اس کی وکالت کر کے رہا سہا مان بھی ختم مت کرو" آنسو گالوں پر رواں دواں ہوئے۔

بھابھی۔۔۔" وہ کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ مناب نے ہاتھ اٹھا کر اسے روکا۔ آنسو صاف کر کے بمشکل اسکی جانب دیکھا۔ "

اپنے بھائی سے کہو میری زندگی کو ایک بار پھر جہنم مت بنائے میں بہت مشکل سے سنبھلی ہوں۔ وہ کیوں آیا۔۔۔ اپنی دنیا میں مگن تھا تو" کیوں میری دنیا پھر سے برباد کرنے آیا۔۔۔ اس سے کہو میری ایک ہی خوشی ہے اب۔۔۔ اور وہ ہے وشہ۔۔۔ اسے مجھ سے مت چھیننے میں اس سے کچھ نہیں مانگوں گی۔ کبھی نہیں مانگوں گی۔۔۔ بس وہ جہاں سے آیا ہے وہیں چلا جائے۔۔ پلیز" اپنی بات پوری کر کے بنا اسکی کچھ سنے۔ مناب تیزی سے بینچ سے اٹھ کر اندر کی جانب بڑھی۔

وہ کچھ سننے کو تیار تھی ہی نہیں۔

غازی بے بسی سے بالوں میں ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔

ان دونوں کی شادی کی خبر خاندان بھر میں پھیل چکی تھی۔ عارفہ کے پوچھنے پر صبغہ نے انکار نہیں کیا۔

غازی سے بات ہونے کے بعد وہ کافی ریلیکس ہو گئی تھی۔

مناب اپنے غم میں مبتلا تھی پھر بھی بہن کی خوشیوں میں شریک ہونے کو پہنچ چکی تھی۔

آج ان سب نے باقاعدہ تاریخ لینے جانا تھا۔ رات کے بعد سے مناب نے غازی کو کسی بات کا حوالہ نہیں دیا تھا۔ وہ نارمل تھی۔

وہ ناراض بھی ہوتی تو غازی شرمندہ نہیں ہوتا کیونکہ اسے مناب اور فاتک کے لئے ہر حد تک جانا تھا۔ ابھی تو آغاز تھا۔

شام میں وہ سب عارفہ کے گھر با قاعدہ مٹھائیاں لے کر پہنچ چکے تھے۔ سب قریب قریب ہی رہتے تھے لہذا سب ہی جمع ہو گ ئے۔ صبغہ ابھی کمرے سے باہر نہیں آئی تھی۔

جاؤ مناب صبغہ کو بھی لے آؤ" ناز نے ہولے سے مناب کو اشارہ کیا۔"

وہ سر ہلا کر صبغہ کے کمرے کی جانب بڑھی۔ اس سے اکیلے میں کچھ ضروری باتیں کرنی تھیں۔ اور یہ وقت اس کے لئے موضوع تھا۔

دروازے پر ہولے سے ناک کر کے دروازہ کھولا۔

صبغہ سامنے ہی بیڈ پر تیار بیٹھی کسی سوچ میں گم تھی۔

بے دھیانی سے دروازے کی جانب دیکھ رہی تھی۔

مناب کو اندر آتا دیکھ کر ہولے سے مسکرائی۔

مگر مناب مسکرا نہیں سکی۔ خاموشی سے دروازہ بند کر کے اسکے پاس بیڈ کے قریب آئی۔

صبغہ اسکی سنجیدہ صورت دیکھ کر تھوڑا سا الجھی۔

غازی نے صبغہ کو ابھی تک یہ نہیں بتایا تھا کہ مناب فاتک سے مل چکی ہے۔

کیسی ہو" سنجیدگی سے ہی اسے دیکھا۔"

بالکل ٹھیک۔ تمہیں کیا ہوا ہے آپا۔ سب خیر ہے" اس کا الجھنا بنتا تھا۔"

صبغہ۔ تم چھوٹی ہو اسی لئے تمہاری نا سمجھی اور نادانی سمجھ کر تمہیں معاف کر رہی ہوں۔ مگر یہ کوئی فلم نہیں کہ کوئی شخص کسی بے قصور" انسان پر ظلم ڈھائے اور وہ بآسانی اسے معاف کر دے۔" صبغہ کی الجھن میں اضافہ ہوا۔

"کیا مطلب؟"

مطلب یہ کہ فاتک اور مجھے لے کر تم جو فلمی سین بنانا چاہتی ہو وہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ یہ میری زندگی ہے اور اپنی زندگی کے ساتھ کھیلنے" والے شخص کو میں اتنی آسانی سے کبھی معاف نہیں کر سکتی۔ مجھے کل رات غازی نے سب بتا دیا ہے۔ کہ وہ کیسے یہاں تک آیا اور کیسے تم دونوں نے اسکے راستے ہموار کرنے چاہے" صبغہ کی حیرت زدہ آنکھوں میں دیکھتے وہ وشہ والا واقعہ اور اپنی اور فاتک کی ملاقات ہر چیز بتاتی گئی۔

صبغہ کی حیرت کم ہونے میں نہیں آ رہی تھی۔ ابھی رات میں ہی تو اسکی اور غازی کی بھی بات ہوئی تھی۔ اس نے یہ سب کیوں نہیں بتایا۔

آپا۔۔ تم کچھ بھی کہو۔ میں مانتی ہوں انہوں نے تمہارے ساتھ غلط کیا مگر وہ واپس کن وجوہات۔۔۔"صبغہ شاید سب بتانے کا تہیہ کر ہی لیتی اگر مناب اسے ٹوکتی نا۔

بس کرو صبغہ، میں تمہاری اور غازی کی شادی بہت دل سے انجوائے کرنا چاہتی ہوں۔ میری زندگی کا وہ سیاہ باب ختم ہو چکا ہے مجھے اسے" پھر سے کھولنا ہی نہیں وہاں اب صرف راکھ بچی ہے اور راکھ کو جتنا کریدیں گے ہمارے ہی ہاتھ کالے ہوں گے۔"مناب کی بات پر صبغہ بے بسی سے اسے دیکھ کر رہ گئ۔

مجھے اب اس شخص کے متعلق کچھ نہیں سننا۔ یہ سب اسکی چوائس تھی۔ تو پھر اب معذرت کیسی۔ خیر اب دوبارہ میں تمہیں اسکی" وکالت کرتے نہ دیکھوں۔ میں نے کل رات بہت مشکل سے خود کو پھر سے سمیٹا ہے اب اور نہیں۔ بس تم آئندہ ہمارے درمیان اس کا ذکر نہیں لاؤ گی۔"مناب نے اب کی بار لہجہ سخت رکھا۔

وہ درمیان میں آچکا ہے"صبغہ باز نہیں آئ۔ وہ اسے بتادینا چاہتی تھی کہ اسکی اپنی ماں اور ماموں نے اسکے ساتھ کیا کیا ہے۔ نہ صرف" اسکے ساتھ بلکہ فاتک کے ساتھ کتنا برا کیا ہے۔

کچھ لوگ اپنی انا میں یہ تک بھول جاتے ہیں کہ اس کا خمیازہ انکی اپنی ہی اولاد کو بھرنا پڑے گا۔

عارفہ اور واجد نے بھی اپنی اناؤں کی جنگ میں یہی کیا تھا۔

مگر صبغہ تب بتاتی جب وہ سننے کو تیار ہوتی۔ وقت کی نزاکت دیکھتے وہ خاموش ہو گئ۔

تم اب اس بکواس کو بند کرو گی یا میں سب چھوڑ چھاڑ تم سب کی زندگیوں سے ہی چلی جاؤں"اسکے وہی بات دہرانے پر مناب برا مناکر تیز" لہجے میں بولی۔

میرے ساتھ تو اس نے جو کرنا تھا کر دیا۔ مگر میری بیٹی کو اپنی حقیقت بتا کر اس نے میرے ساتھ بہت برا کیا ہے۔ وشہ سے وہ جب سے" ملا ہے وشہ نے اسی کے نام کی رٹ لگائ ہوئ ہے۔ کس مشکل سے اسے بہلا رہی ہوں یہ میں ہی جانتی ہوں"اس کے چہرے سے معلوم ہو رہا تھا کہ وہ کس اذیت سے گزر رہی ہے۔ صبغہ خاموشی سے بس ایک نظر اسے دیکھ کر رہ گئ۔

باہر چلو سب تمہارا انتظار کر رہے ہیں"بمشکل غصہ پیتے مناب نے اٹھتے ہوئے اس کو بھی اٹھایا۔"

صبغہ اب کی بار خاموش ہی رہی۔

خاموشی سے ہی اسکے ساتھ چل کر ڈرائنگ روم تک پہنچی جہاں ان کی شادی کی ڈیٹ فکس کرنے کی خوشی میں باتوں اور مٹھائ کا تبادلہ ہو رہا تھا۔

کوئ اور تو نہیں مگر ڈرائینگ روم میں داخل ہوتے ہی صبغہ نے جن ناراض نظروں سے دروازے کے سامنے والے صوفے پر بیٹھے غازی

کو دیکھا تھا۔ پھر سارا وقت غازی ان نظروں کی شکایت بھول نہیں پایا۔

غور کرنے پر اسے محسوس ہوا کہ صبغہ اور مناب ایک دوسرے سے کھچی کھچی ہیں۔

کچھ سمجھتے۔۔صبغہ کو ٹیکسٹ کیا۔

سوری" وہ جان گیا کہ مناب فاتک والی بات کے حوالے سے اسکی کلاس لے چکی ہے کہ وہ کیوں فاتک کا ساتھ دے رہی ہے۔"

سب کو خوش گپیاں کرتے دیکھتی صبغہ نے موبائل کی بپ بجنے پر انباکس کھولا۔۔۔

غازی کا نمبر جگمگایا۔ اسکی مختصر سی سوری صبغہ کو پھر سے غصہ دلا گئ۔

بات مت کریں مجھ سے "ٹائپ کر کے اسے یکسر نظر انداز کیا جس کی نظریں صبغہ کے چہرے پر ہی ٹکی تھیں۔ "

جاؤ بیٹا چائے پانی کا بندوبست کرو" عارفہ کے کہتے ہی صبغہ سب سے پہلے اٹھ کر ڈرائینگ روم سے نکلی۔"

ایسے جیسے اسی انتظار میں بیٹھی تھی کہ کوئ کہے اور وہ اس کمرے سے فرار ہو۔

بھابھی کا فون بج رہا ہے میں دے کر آتا ہوں" ان دونوں کے نکلتے ہی غازی نے بھی وہاں سے نکلنے کے لئے پر تولے۔"

بھابھی کا فون تو ایک بہانہ ہے" ضوفشاں کے شوہر شاہمیر نے غازی کو مناب کا فون اٹھا کر نکلتے دیکھا تو شرارت سے بولا۔ "

ایسی کوئ بات نہیں بھائ" اسکی بات پر مسکراہٹ دباتے وہ بات جھٹلانے لگا۔ "

بیٹا تم ابھی ن ئے ہو اس کام میں" داؤد چچا بھی کسی سے کم تھے کیا۔ "

اچھا آپ دے آئیں۔" وہ جوان دونوں کے نرغے میں بیٹھا تھا۔ ہتھیار ڈالنے کے سے انداز میں فون داؤد کی طرف بڑھا کر بولا۔ "

نہیں اتنا اچھا موقع ضائع کروا کر تیری بددعائیں لینے کا مجھے کوئ شوق نہیں" وہ ہاتھ پیچھے کر کے مزے سے بولے۔ تینوں مدہم آواز میں"

بول رہے تھے۔ کوئ ان کی جانب متوجہ نہیں تھا۔

جا جا" شاہمیر نے اسکی پیٹ تھپکتے اسے ہمت دلائ۔ "

غازی بمشکل مسکراہٹ دباتا اٹھ کر باہر کی جانب بڑھا۔

کچن میں پہنچا تو دونوں شدومد سے کام میں مصروف تھیں۔

بھابھی آپ کا فون بج رہا تھا" پلیٹس ٹرالی میں سیٹ کرتی صبغہ اپنے پیچھے غازی کی آواز سن کر کچھ لمحوں کے لئ ہاتھ روک گئ۔ "

مگر چند لمحوں بعد پھر سے اپنے کام میں مگن ہو گئ۔

اوہ فراز کی کال آرہی ہے" موبائل پکڑتے وہ کچن سے باہر نکلی۔ آفس کے کسی کولیگ کی کال تھی۔ "

راشدہ تمہارا میاں باہر بلا رہا تھا۔ اسکی بات سن آؤ" غازی نے کام کرنے والی کو بھی وہاں سے ہٹایا۔ "

جب کام کر رہے ہوا سے اپنا کوئی نا کوئی کام پڑ ہی جاتا ہے" وہ منہ بنا کر کچن کے پچھلی جانب کھلنے والے دروازے سے باہر نکلی۔ "

صبغہ کو سب سمجھ آ رہی تھی۔ پھر بھی انجان بنی اپنے کاموں میں مشغول رہی۔

کوکیز پلیٹر میں ڈالتے ہوئے کوئی قریب کھڑا محسوس ہوا۔

کیا ہوا ہے؟" غازی کی آواز قریب سے ابھری۔ "

دائیں جانب مڑتے ہوئے شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھا۔

آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ آپا اور فاتک بھائی کی ملاقات ہو چکی ہے" شکوہ کر کے پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔ "

رات میں یہ سب جان کر میں خود اتنا اپ سیٹ تھا کہ آپ کو پریشان کیا کرتا۔ یہ سب تو ہونا ہی تھا۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ ان لمحوں میں" آپ پریشان ہوں۔ سوچا تھا واپس جا کر آپکو کال پر بتاؤں گا" اسکی ناراضگی کی وجہ جان کر وہ قدرے ریلیکس ہوا۔ دل میں وسوسے تھے کہ آخر ناراض کیوں ہے۔ ابھی رات میں ہی تو اسے جلدی شادی رکھنے کی وجہ بتائی تھی تو پھر یہ خفگی کیوں؟

مجھے پتہ ہوتا تو پہلے سے تھوڑا خود کو تیار کر لیتی۔ آپا کے غصے کو کسی اور طرح ہینڈل کرتی۔ مجھے تو اب آپ کے پلین پر بھی ڈر لگ رہا ہے""" پریشانی فطری تھی۔ مناب کا ری ایکشن بہت برا تھا وہ تو کچھ سننے کو تیار ہی نہیں تھی۔

بھابھی کو جو شاک ملنا تھا وہ مل گیا ہے۔ اگر ایسے ہی ہم ڈرتے رہے تو حقیقت تو کبھی کھل کر ان کے سامنے نہیں آئے گی۔ وہ ہمیشہ بھائی کو" اس سب کا قصوروار ٹھہرائیں گیں۔ انہیں یہ اندازہ ہی نہیں ہو گا کہ ہر سال۔۔ چھ ماہ بعد اس نے واپس آنے کی بھرپور کوشش کی وہ تو بابا اور پھوپھو کے رویوں نے انہیں پلٹنے نہیں دیا۔ بھابھی نے جس طرح اپنی سم ختم کر دی۔ پھر میں تو خود کو بھی قصوروار کہوں گا بلکہ ہم سب۔۔ کیونکہ ہم سب کو انہوں نے جب جب کانٹیکٹ کیا ہم نے انکی آواز سنتے ہی فون بند کر دیئے۔ تو وہ شخص کس کو۔۔۔ کس کو آخر اپنی داستان سناتا" غازی کے لہجے میں دکھ پنہاں تھا۔

بالکل ہم میں سے کسی نے ان کی سنی ہی نہیں۔ بس اپنی سوچ کو ہی ٹھیک مانتے گئے۔ یہی سوچا کہ وہ ظالم ہیں۔ ان سے تعلق ختم کر لو""" صبغہ ٹھنڈی سانس بھر کر بولی۔

مگر اب خود کو آنے والے وقت کے لئے تیار رکھیں" غازی کی بات پر وہ سر ہلا کر رہ گئی۔ "

ہاں اب تو ہمت کرنی ہی ہے" صبغہ پلیٹ ٹرالی میں رکھنے کے لئے مڑی۔ "

جلدی کرو نا صبغہ" مناب کے کچن میں آتے ہی غازی کچن سے باہر چلا گیا۔ "

صبغہ اور غازی کی شادی کی تیاریاں عروج پر تھیں۔ تین ہفتے کیسے گزرے پتہ ہی نہیں چلا۔ اب آخری ہفتہ چل رہا تھا اور شادی سر پر

کھڑی تھی۔

مناب چاہ رہی تھی کہ صبغہ کی شادی سے پہلے پہلے کریم کے باس کے گھر کا انٹیر ئر ختم کر دے۔ آج آخری دن تھا۔ پورا گھر سج چکا تھا۔ مگر اس کے باس سے مناب کی ملاقات ابھی تک نہیں ہوئی تھی۔

دوپہر کا وقت تھا۔ بس گیراج میں کچھ لائٹس کی فٹنگ رہ گئی تھی۔ اندر کمروں کا سب کام ہو چکا تھا۔

مناب کی ہدایات جاری تھیں۔

کسی کام سے اندر آئی تو نظر موبائل پر پڑی۔

اپنی ہی رو میں موبائل اٹھایا۔ آن کرتے ہی وشہ کے سکول سے آنے والی لاتعداد مسڈ کالز دیکھیں۔

دل یکدم پریشان ہوا۔

فوراً نمبر ملایا۔

دوسری جانب تیری سے چوتھی بیل پر فون اٹھالیا۔

ہیلو۔ میں وشہ کی مدر بات کر رہی ہوں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے سکول سے میرے نمبر پر کالز آرہی تھیں۔ وشہ خیریت سے ہے"" گھبرائے لہجے پر بمشکل قابو پایا۔

جی میم۔ اصل میں وشہ کو چوٹ لگ گئی تھی وہ سوئنگ سے نیچے گر گئی تھی۔ سکول انتظامیہ اسے فوراً ہاسپٹل لے گئی تھی۔ مگر ہم نے آپکو انفارم کرنا مناسب سمجھا۔ آپ تو فون اٹھا نہیں رہی تھیں۔ ہم نے پھر اسکے فادر کے نمبر پر کال کی۔ وہ اسکے پاس ہی ہوں گے۔ انہوں نے آپ کو نہیں بتایا" ریسیپشن پر موجود لڑکی نے تفصیل بتائی۔"

وشہ کی چوٹ کا سن کر اسکے تو ہاتھ پاؤں پھول گئے اور یہ سوچ کر کہ فاتک اسکے پاس ہے اس کے رہے سہے اوسان بھی خطا ہو گئے۔

نہیں مجھے نہیں معلوم۔ آپ پلیز ہاسپٹل کا نام بتادیں" مناب اس شخص کو اب زندگی میں کبھی فون نہیں کرنا چاہتی تھی۔ "

دوسری جانب سے ہاسپٹل کا نام سنتے ہی وہ باہر کی جانب لپکی۔

کریم آپ پلیز اس کو کسی طرح مینج کر لیں۔ میرے گھر میں ایمرجنسی ہو گئی ہے مجھے جانا ہے" بیگ پکڑے عجلت میں وہ کریم کے پاس" آئی۔ جو باہر ہی کھڑا تھا۔

سب خیریت ہے۔۔ آپ جائیں گی کیسے آج تو آپ کی گاڑی بھی نہیں" کریم بھی پریشان ہوا تھا۔ "

مناب کی گاڑی صبح میں ہی خراب ہوئی تھی۔ آتے وقت بھی غازی اسے یہاں ڈراپ کر کے گیا تھا۔

کوئی بات نہیں میں کوئی رکشہ یا ٹیکسی دیکھ لوں گی" وہ بس کسی طرح یہاں سے نکلنا چاہتی تھی۔ "

میں آپ کو لے چلتا ہوں" کریم اپنے ایک دو اور بندوں کو گھر کی حفاظت کی ہدایات دے کر مناب کو لئے باہر کھڑی گاڑی کی جانب آیا۔"

آپ کو ایسے ہی زحمت ہو گی" مناب کو اسے اپنی وجہ سے تنگ کرنا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ "

پلیز میم۔مانا کہ ہم اجنبی ہیں مگر انسانیت کے ناطے بھی کچھ فرائض نبھانے ہوتے ہیں" متانت سے اسے ٹوک گیا۔"

مناب اب کی بار خاموش رہی۔

جانا کس طرف ہے" مناب نے اس ہاسپٹل کا نام اور راستہ سمجھایا"

کچھ سوچ کر غازی کو فون کیا۔

ہیلو" غازی کی آواز سنتے ہی اس کے کب کے رکے آنسو بہے۔ "

اپنوں کے ساتھ کا احساس ہی اتنا طمانیت بھرا ہوتا ہے انسان نہ چاہتے ہوئے بھی اپنا غم کہہ سناتا ہے۔

غازی وشہ ہاسپٹل میں ہے" بھرائے لہجے پر کریم نے ایک نظر اسکے چہرے کی جانب دیکھا۔جہاں آنسو لڑی کی صورت بہہ رہے تھے۔ "

جی میں بھی وہیں جا رہا ہوں۔آپ کہاں ہیں لینے آجاؤں" غازی نے فوراً پوچھا۔ "

مناب حیران ہوئی۔

تمہیں کس نے بتایا سکول سے کال آئی تھی؟" آنسو صاف کرتے سوالیہ لہجے میں پوچھا۔"

نہیں بھائی نے کال کی تھی" غازی ایسا بولا جیسے کوئی جرم سرزد ہوا ہو۔"

مناب چپ کی چپ رہ گئی۔

اوکے" بس اتنا ہی کہہ سکی۔ "

میں آرہی ہوں" اتنا ہی کہہ کر کال کاٹ دی۔"

ہاسپٹل پہنچی تو ایمرجنسی کے باہر پہلے سے ہی کھڑے غازی اور فاتک نظر آئے۔ کریم نے کسی قدر حیرانی سے وہاں فاتک کو دیکھا۔ پھر بڑھ کر مصافحہ کیا۔

فاتک کو یکسر نظر انداز کرتی غازی کی جانب بڑھی۔اپنی پریشانی میں وہ کریم کی حیرانگی پر غور ہی نہیں کر پائی

کیا ہوا ہے۔ کیسی ہے وشہ؟" پریشانی چہرے سے ہی جھلک رہی تھی۔ "

غازی نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

بہتر ہے بس سر کے پچھلی جانب چوٹ آئی ہے۔ویسے تو بینڈج کر دی ہے۔بے ہوش ہے ابھی۔ مگر۔۔۔" غازی نے اسے تسلی دی لیکن"

مگر کے بعد چھوڑے جانے والے ادھورے جملے نے مناب کے چہرے پر اترتے اطمینان کو پھر سے تباہ کیا۔

کک۔۔کیا مطلب "وہ پھر سے پریشان ہوئی۔"

مطلب یہ کہ ابھی اسے ہوش نہیں آیا۔ڈاکٹرز نے انڈر آبزرویشن رکھا ہوا ہے۔کہ کہیں خدانخواستہ سر کے اندر کی کوئی وین ڈیمج نہ ہو گئی ہو۔"غازی کے لئے یہ سب بتانا مجبوری تھا۔

اللہ نہ کرے"وہ دل تھام کر رہ گئی۔آنسو بھل بھل آنکھوں سے بہے۔ "

میری بچی"وہ لڑکھڑائی"

فاتک نے بڑھ کر تھاما۔

ایک ہاتھ سے آنسو صاف کر کے جیسے ہی مناب نے اسے سہارا دینے والے کی جانب دیکھا۔نفرت سے اس کا بازو جھٹک کر پاس بڑھے بینچ کی جانب بڑھی۔

فاتک نے حسرت سے اپنے اس ہاتھ کی جانب دیکھا جسے مناب نے تنفر سے جھٹکا تھا۔پھر ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں ڈال کر ادھر ادھر دیکھ کر جیسے خود پر برداشت کے کڑے پہرے بٹھائے۔

غازی نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دی۔

سر میں چلا جاؤں گھر کا کام بھی دیکھنا ہے۔بندے تو چھوڑ کر آیا ہوں مگر آپ تو جانتے ہیں"کریم کی آواز پر مناب کو مجبوراً مڑ کر اسکی جانب دیکھنا پڑا۔

جہاں وہ فاتک سے کھڑا اجازت لے رہا تھا۔

الجھ کر ان کی گفتگو سنی۔کریم ایسے بول رہا تھا جیسے کب سے اسے جانتا ہو۔

کریم کی نظر مناب کی الجھن بھری نظروں سے ٹکرائیں۔

یہ میرے باس ہیں"کریم مزے سے اسے حقیقت بتانے لگا جسے سن کر مناب کو لگا ایک اور بم اس کے سر پر پھوٹا ہو۔ "

جس شخص کی وہ شکل نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔پچھلے ایک ماہ سے اسکے گھر کو سجا رہی تھی۔

ایک بار پھر آنکھوں میں افسوس اور نفرت لئے اس نے فاتک کی جانب دیکھا۔جو مناب کی جانب دیکھنے سے احتراز برت رہا تھا۔

کوئی بھی جواب دیئے بنا اس نے گردن موڑ کر کاریڈور کی جانب نگاہ کی۔

کریم یہ میرا بھائی ہے غازی اور غازی یہ میرا مینجر ہے کریم"فاتک نے دونوں کا تعارف کروایا۔ "

کریم میری بیٹی کے لئے دعا کرنا۔اندر جو پیشنٹ ہے وہ میری بیٹی اور گھر کی جو انٹیریئر ڈیکوریٹر ہے وہ اسکی ماں ہے"کریم حیران نظروں"

سے بس اس کی بات سن سکا۔ بولنے کے قابل نہیں تھا۔

ایک نظر پھر بے گانی سی مناب پر ڈالی۔

اللہ بہتر کرے گا" اس سے زیادہ وہ کچھ کہہ نہ سکا۔ اب اسے فاتک کے یکدم واپس آنے کی کچھ کچھ وجہ سمجھ آئی۔"

تم جاؤ" فاتک نے اسے واپس جانے کا اشارہ کیا۔ "

کریم سر ہلا کر چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ سامنے سے داؤد اور واجد آتے نظر آئے۔

فاتک کی اس جانب پشت تھی مگر غازی کی آنکھوں میں آنے والے لمحوں کو سوچ کر خوف ہلکورے لینے لگا۔

کیا ہوا وشہ کو" غازی کے قریب آتے وہ پریشانی سے بولے۔ "

ان کی نظر ابھی فاتک پر نہیں پڑی تھی۔

مجھے کچھ دیر پہلے ہی مناب کا میسج ملا تو نکل پڑا" انہوں نے مناب کو دیکھا جو ان کی آواز سنتے ہی بینچ سے اٹھ کر ان کے پاس آئی۔ "

سامنے آنے پر ان کی نظر فاتک پر پڑی جو مڑ کر داؤد کو سلام کر رہا تھا۔

وہ ششدر ان دونوں کو ملتے دیکھ رہے تھے۔

تم کیا کرنے آؤ ہو یہاں۔ اور داؤد۔۔۔ تم تم" انہیں سمجھ نہ آئی کہ وہ کیا کہیں۔ درشت لہجے میں فاتک سے اور پھر داؤد سے مخاطب "

ہوئے۔

جو اندر بچی زخمی لیٹی ہے میں اس کا باپ ہوں" فاتک نے ان کی جانب دیکھے بنا ایک ایک لفظ ٹھہر کر کہا۔ "

باپ۔۔۔۔ اونہہ" وہ نفرت سے سر جھٹک گئے۔ "

بھائی صاحب یہ سب باتیں کرنے کے لئے یہ جگہ ہرگز مناسب نہیں ہے" داؤد نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر سمجھایا۔ "

"اس کو کہے دفع ہو جائے اپنی شکل لے کر۔۔"

میری بیوی اور بیٹی میرے حوالے کر دیں۔ یقین کریں کبھی آپ کو اپنی صورت نہیں دکھاؤں گا" انکے لہجے کی سختی اور نفرت کو وہ سہہ "

نہیں پایا۔ نظر اٹھا کر انہیں دیکھتے بے خوفی سے بولا۔

مناب اس کی بات پر کھول کر رہ گئی۔

کون سی بیٹی اور بیوی۔ جنہیں چھوڑ کر تم خواہشیں پوری کرنے چلے گئے تھے" دونوں آمنے سامنے تھے کوئی بھی ہارنے کو تیار نہ تھا۔ "

کسی کے پیچھے لگ کر نہیں گیا تھا۔ صرف ایک چھوٹی سی خواہش کی تکمیل میں گیا تھا جسے آپ نے میرا گناہ بنا کر پوری دنیا کے سامنے ایسے "

اشتہار لگایا ہے جیسے میں گناہوں میں ڈوبا ایک غلیظ انسان ہوں۔" فاتک کا نہ لہجہ تلخ تھا نہ آواز اونچی تھی بس تاسف تھا اس کے لہجے میں۔

اس کا باپ اب بھی اس کے سامنے اپنی غلطی ماننے کو تیار نہیں تھا۔ کیا وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کے جھوٹ کا پول اب کھل چکا ہے۔

فاتک بس۔۔۔ موقع نہیں اس سب کا بیٹے" داؤد نے اسے خاموش کروایا۔"

وہ چپ کر کے وہاں سے ہٹ گیا۔

مناب اس کی جرات پر حیران تھی۔ اس سے تعلق نہ رکھنے والا اپنے باپ کو کیسے مورد الزام ٹھہرا سکتا تھا۔

ڈاکٹر سے بات ہوئی ہے تمہاری" داؤد نے واجد کا بازو پکڑ کر بینچ پر بٹھانے کے بعد غازی سے استفسار کیا۔ "

غازی نے وہی بات دہرائی جو مناب کو بتائی تھی۔

اللہ کرم کرے گا۔ بیٹا پریشان مت ہوں۔ حفصہ اور صبغہ آ رہی ہیں" انہوں نے مناب کے سر پر ہاتھ پھیر کر اسے تسلی دی۔ پھر اسکے" سائیڈ سے گزرتے سائیڈ پر کھڑے فاتک کی جانب بڑھے اسکے شانوں پر بازو پھیلائے۔ آہستہ آواز میں اسے کچھ سمجھانے لگے۔

چار گھنٹوں کے طویل انتظار کے بعد آخر وشہ کو ہوش آ گیا۔

میں مل سکتی ہوں اپنی بیٹی سے" جس لمحے ڈاکٹر نے آ کر انہیں یہ خوشخبری سنائی۔ مناب بے قراری سے سے پوچھنے لگی۔"

آپ مدر ہیں؟" ڈاکٹر نے استفہامیہ انداز میں پوچھا۔"

جی" غازی نے جواب دیا۔"

فاتک کون ہے؟" ڈاکٹر کے سوال پر وہاں یکدم سانپ سونگھ گیا۔"

جی میں ہوں" فاتک کو بتانا پڑا۔"

آپ بچی کے کیا لگتے ہیں؟" اس کے سوال پر پھر سے باقی سب خاموش رہے۔ واجد صاحب بمشکل اپنا غصہ دبا رہے تھے۔"

میں فادر ہوں" ڈاکٹر کو ان کے رویے سے ان کے درمیان کچھ کشیدگی کا اندازہ ہوا۔ "

بچی ہوش میں آتے ہی آپ کو یاد کر رہی تھی۔ بہتر ہے کہ پہلے آپ اس کے پاس چلے جائیں۔ پھر مدر چلی جائیں۔ کوشش کریں کہ باری" باری جائیں۔ اور پلیز رونا دھونا مت کیجئیے گا۔ اسکی چود اثر انداز ہو گی" ڈاکٹر احتیاط بتا کر پلٹ گیا۔

مناب تو سکتے میں چلی گئی۔ چند دن باپ سے ملے ہوئے نہیں اور اس کی پانچ سال کی ریاضت پر پانی پھر گیا۔

صبغہ جو کچھ دیر پہلے ہی حفصہ کے ساتھ وہاں پہنچی تھی۔ مناب کو سہارا دے کر پاس پڑے بینچ پر بیٹھ گئی۔

فاتک نے ایک نظر غازی اور داؤد کو دیکھا۔

دونوں نے سر ہلا کر اسے اندر جانے کا عندیہ دیا۔

خاور اور واجد نے قہر بھری نگاہ فاتک پر ڈال کر بمشکل مٹھیاں بھینچیں۔

داؤد نے فون کر کے گھر میں اطلاع دی۔تا کہ ناز، عارفہ اور باقی سب لوگ جو پریشان ہیں انہیں وشہ کے ہوش میں آنے کی خوشخبری سنائی جائے۔

فاتک اندر گیا۔

وشہ کا سر پٹیوں میں جکڑا ہوا تھا۔اسکی پھول سی بچی کملا کر رہ گئی تھی۔

آنسو کو بڑی مشکل سے اندر دھکیلا۔ابھی چند دن ہی تو ہوئے تھے اسے اپنی اولاد کو محسوس کرتے ہوئے۔جس لمحے اسکے سکول سے کال آئی۔فاتک کو لگا اس کا دل کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا ہو۔

ہاسپٹل آنے تک اسکی ہمت جواب دے گئی تھی۔اپنی بیٹی کی زندگی کے بچپن کے اہم سالوں سے تو وہ محروم رہا تھا مگر اب جب سے اس کے بارے میں جانا تھا۔وہ اب کبھی اس سے دور نہیں رہنا چاہتا تھا۔رات میں اس کا کراچی میں کنسرٹ تھا۔اس نے فون کر کے وہ کینسل کروا دیا تھا۔

اب اسکے لئے کوئی اور چیز اپنی اولاد سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی تھی۔

اللہ نے اولاد کی محبت میں واقعی بہت طاقت رکھی ہے۔یہ ماں ہو یا باپ دونوں کو بدل کر رکھ دیتی ہے۔فاتک جس نے اپنے شوق کے سامنے کسی کی محبت نہیں دیکھی تھی آج اولاد کے لئے وہی شوق اور جنون اس کے لئے کسی اہمیت کے حامل نہیں تھے۔

اسکے بیڈ کے قریب آیا۔وشہ نے آنکھیں موندرکھی تھیں۔اسکے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کو تھاما تو اس نے پٹ سے آنکھیں کھولیں۔

پاپا"اس نے پہلی بار فاتک کا نام لینے کی بجائے اسے اسکے اہم رشتے سے پکارا تھا۔ "

کوشش کے باوجود اسکی آنکھیں نم ہو گئیں۔

بھیگی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے وہ آنکھیں صاف کرنے لگا۔

جی میری جان"ہونٹ اور زبان خشک تھے۔"

آپ۔۔۔آپ اب مجھ سے دور تو نہیں جائیں گے "اپنی حالت کی پرواہ کئے بنا وہ کس خوف میں مبتلا تھی۔فاتک کا دل کیا کسی طرح وہ" پانچ سال واپس لے آئے۔

سر کو نفی میں ہلاتے وہ بولنے کے قابل نہیں تھا۔

آنسو پھر سے باہر آنے کو بے تاب تھے۔

نہیں کبھی بھی نہیں"فاتک کی بات پر وہ ہولے سے مسکرائی۔"

رات کے تاریک سائے پھیل رہے تھے۔

وشہ کو روم میں شفٹ کیا جاچکا تھا۔ مناب ایک لمحے کو بھی اسکے پاس سے اٹھنے کو تیار نہیں تھی۔

اسکے بیڈ کے قریب کرسی رکھے۔ وہ مسلسل کچھ نہ کچھ پڑھنے میں مصروف تھی۔

اب رات میں رکنے کا مسئلہ تھا کہ کون روکے۔

میں تو ہر گز گھر نہیں جاؤں گی" مناب نے پہلے ہی انکار کر دیا۔"

بیٹا تھوڑی دیر جاکر ریسٹ کر آؤ" حفصہ جو کہ اسکے قریب ہی کھڑی تھیں، اسکے انکار پر اسکے کندھوں پر ہاتھ رکھے اسے محبت سے" سمجھایا۔

مامی نہیں۔ پلیز۔۔۔ میں گھر جاکر زیادہ بے سکون رہوں گی۔" وہ لجاجت بھرے انداز میں بولی۔ "

ٹھیک ہے پھر میں اور بھابھی یہیں رکتے ہیں آپ سب جائیں" غازی نے کسی کے بھی بولنے سے پہلے حتمی انداز میں کہا۔ "

جب تک یہ گھٹیا شخص یہاں سے نہیں جائے گا۔ میں اپنی بہن کے پاس رہوں گا" خاور نے تنفر بھری نظر فاتک پر ڈالتے ہوئے کہا۔ یہ" تو اسے سمجھ آگئی تھی کہ داؤد حفصہ، غازی اور حتیٰ کہ صبغہ تک فاتک کے ساتھ ہیں۔ کیونکہ واجد اور خاور کے علاوہ باقی سب اس سے بات کر رہے تھے۔

آپکی بہن ابھی اس گھٹیا شخص کے نکاح میں ہی ہے۔" فاتک نے ایک چبھتی ہوئی نظر اس پر ڈال کر اسے بہت کچھ باور کروایا۔"

میں تمہارے منہ نہیں لگنا چاہتا" اب کی بار خاور براہ راست اس سے مخاطب ہوا۔"

خاور کیا ہو گیا ہے۔۔" حفصہ نے اسے آنکھیں دکھائیں۔"

آپ اس سے کہیں یہ یہاں سے جائے نہیں تو مناب کو گھر بھیجیں" خاور نے اب کی بار لہجہ درست رکھتے مگر ہٹ دھرمی سے کہا۔"

خاور صحیح کہہ رہا ہے" واجد نے اسکی تائید کی"

بس کر دیں آپ سب۔۔۔" مناب یکدم چلائی"

یہاں میری بیٹی تکلیف میں پڑی ہے آپ سب کو اپنی دشمنیوں کی فکر ہے" منہ پر ہاتھ رکھے وہ رونے لگی۔ "

صبغہ نے بڑھ کر اسے خود سے لگاتے ایک افسوس بھری نگاہ واجد اور خاور پر ڈالی۔

چلیں بھائی صاحب" داؤد نے بمشکل واجد اور خاور کو لے کر کمرے سے نکلے۔ وہ تو شکر تھا کہ وشہ دوائیوں کے زیر اثر نیند میں تھی ورنہ" یہ ہنگامہ دیکھ کر خوفزدہ ہو جاتی۔

آپ اور چچی بھی جاؤ" غازی نے صبغہ کو اشارہ کیا۔"

اپنا خیال رکھنا" صبغہ نے غازی کو دیکھتے سر ہلایا۔ "

پھر مناب کے سر کو کندھے سے لگا کر پیار کیا۔

آنسو صاف کرتے مناب نے محبت سے اسے دیکھا۔اس کی ہر تکلیف میں وہ بن کہے ہمیشہ اسکے پاس ہوتی تھی۔

مناب اس کی بے لوث محبتوں کا قرض کبھی نہیں اتار سکتی تھی۔

تھینک یو صبغہ "مناب نے بھیگی آواز میں کہا۔"

تھپڑ کھاؤ گی میرے سے" وہ چھوٹی تھی مگر ہمیشہ بڑی بہنوں والا رعب اس پر ڈالتی تھی۔"

یہ جتنی تمہارے ہے نا۔۔اس سے کہیں زیادہ میری بیٹی ہے "صبغہ نے محبت سے وشہ کو دیکھا۔"

اسکی محبتوں پر مناب کو کوئی شک نہیں تھا۔

کس ہمت سے وہ وشہ کو اس حال میں دیکھ کر ایک بھی آنسو بہائے بغیر مناب کو سنبھال رہی تھی یہ صرف وہی جانتی تھی۔بہن کی اولاد کا ہر درد اپنی اولاد کی طرح محسوس ہوتا ہے۔اسی لئے تو خالہ کا درجہ ماں کے بعد آتا ہے۔

صبح میں ناشتہ لے کر آؤں گی۔اور تب تک تمہاری یہ سوجی آنکھیں نظر نہ آئیں مجھے۔سو جانا" اسے ہدایات کرتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ "

اوکے فاتک بھائی۔آپ بھی ریسٹ کر لینا۔۔"فاتک کے قریب رک کر اسے ہدایات دیں۔"

اور میرے لائق کوئی خدمت "غازی نے اسے اماں بی ٹائپ بنتے دیکھا تو شرارت سے بولا۔"

جی بالکل۔۔۔آپ نے میری بہن کا خیال رکھنا ہے "ایک ادا سے کہتی وہ آگے بڑھ گئی۔ "

غازی نے مسکراہٹ دباتے سر تسلیم خم کیا۔

فاتک اور مناب اس کے انداز پر ہولے سے مسکرائے۔

پریشان نہ ہونا۔۔ابھی کچھ وقت لگے گی ان سب کا غصہ اترنے میں "حفصہ نے محبت سے فاتک کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے دلاسا" دیا۔

مناب نے ایک خاموش نظر ان دونوں پر ڈال کر منہ پھیر لیا۔

جی میں جانتا ہوں۔۔آپ پریشان نہ ہوں۔یہ سب میں ڈیزرو کرتا ہوں "فاتک کی گمبھیر آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔مناب نے" کرب سے آنکھیں میچ لیں۔

ذیزرو "اسکا لفظ نفرت سے دہرایا۔"

اپنا خیال رکھنا "اسکے چہرے پر محبت سے ہاتھ پھیرتے انہوں نے صبغہ کے ساتھ قدم بڑھائے۔"

غازی انہیں باہر تک چھوڑنے گیا۔

جبکہ فاتک گہری سانس بھر کر واپس کمرے میں آیا

جہاں اس کی پوری دنیا اسکے سامنے تھی۔

بیڈ کے دوسری جانب رکھے صوفے پر بیٹھتے اس نے بیڈ کے اس جانب کرسی پر بیٹھی مناب کو دیکھا۔

ان نگاہوں میں کیا کچھ نہ تھا حسرت، چاہت، محبت۔۔۔

مناب کو اس کے نظروں کے ارتکاز کا اندازہ ہو چکا تھا۔

چہرہ نیچے کرکے توجہ اپنے سامنے کھلے پنج سورہ پر مبذول کی۔

فاتک کو یہ سب خواب لگ رہا تھا۔

مناب اور وشہ اسکے پاس اسکے سامنے تھیں۔

محبت بھری نگاہیں دونوں کے چہرے سے ہٹنے کو انکاری تھیں۔

سیاہ دوپٹے کے ہالے میں شکن آلود لباس میں ستے ہوئے چہرے سمیت بھی وہ مناب کے دل میں اتر رہی تھی۔

کھٹکے کی آواز پر فاتک نے بمشکل اپنی نظریں ہٹائیں۔

غازی اندر آکر صوفے پہ اسکے قریب گرنے کے سے انداز میں بیٹھا۔

غازی ان سے کہو یہ بھی یہاں سے جائیں۔ ہمیں کسی کی ضرورت نہیں "مناب نے سر اٹھا کر غازی کو دیکھتے ہوئے۔ چٹانوں کے سے "سخت لہجے میں کہا۔

بھابھی۔۔پلیز" غازی نے دکھتے سر کو تھامتے اسے ٹوکا۔"

میں چائے لے کر آتا ہوں" غازی یکدم اٹھا۔"

تم۔۔تم نے اسی لئے یہاں کسی اور کو نہیں رکنے دیا نا۔۔ تم بہت برا کر رہے ہو میرے ساتھ "اسے کمرے سے نکلتے دیکھ کر مناب "صدمے سے بے حال ہوئی۔

غازی تم جاؤ" فاتک نے اسکے غصے سے بھرپور چہرے کو دیکھتے غازی کو حکم صادر کیا۔"

بھابھی۔۔ایسا۔۔۔" غازی نے مڑ کر فاتک کو اور ایک نظر بے بسی سے مناب کو دیکھ کر بات کلئیر کرنا چاہی۔ "

غازی تم جاؤ۔۔۔چائے لے کر آؤ" فاتک نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے غازی کو منظر سے ہٹانا چاہا۔"

"بھائی"

جاؤ" مناب ہکا بکا دونوں کو دیکھ رہی تھی۔"

غازی خاموشی سے باہر نکل گیا۔

اب کہیں کیا مسئلہ ہے" غازی کے باہر نکلتے ہی وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر کمرے موجود ایک اور کرسی اٹھا کر مناب کے قریب رکھ کر اس پر" بیٹھا۔

مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔ آپ جائیں یہاں سے" مناب نے رخ تھوڑا اور موڑتے درشت لہجے میں کہا۔"

میں آپکی محبت میں پاگل ہو کر یہاں نہیں رکا۔ میں اپنی بیٹی کے لئے رکا ہوں" فاتک نے اسکی غلط فہمی دور کی۔"

"بیٹی۔۔۔ کون سی بیٹی۔۔ کس کی بیٹی۔۔۔ جس کو پانچ سال تک نہیں پوچھا اب اسکے دعوے دار بن کر آگ ئے ہیں"

وہ نخوت سے بولی

کیونکہ پچھلے پانچ سال سے میں جانتا نہیں تھا کہ میری کوئی بیٹی بھی ہے" فاتک گھٹنوں پر کہنیاں ٹکائے آگے کی جانب جھکا۔"

ہاں اور اب اسے مجھ سے دور کرنے کے لئے آگ ئے ہیں۔ آپ کتنے خود غرض ہیں" مناب نے چہرہ موڑ کر نفرت سے اسے دیکھا۔"

جائیں یہاں سے کچھ نہیں لگتی یہ آپکی" لہجہ مضبوط رکھنے کے جتن کرتی وہ نڈھال ہو رہی تھی۔

مناب میں۔۔۔۔" فاتک نے اسے کچھ کہنا چاہا "

چلے جائیں یہاں سے جیسے چھ سال پہلے ہماری زندگیوں سے گ ئے تھے۔۔۔ اب کیوں آگ ئے ہیں چلے جائیں بس۔۔۔۔ یہ ایک رشتہ" تو میرے پاس رہنے دیں۔ جائیں چلے جائیں" اس کی بات کاٹتی۔ آنسو پھر سے اس بے درد کے آگے بہانے لگی۔ اپنے آنسو پر غصہ کرتی یکدم اٹھی

فاتک بھی اتنی ہی تیزی سے اٹھتا اسکے سامنے آتا اسکا راستہ روک گیا۔

اسکے بازوؤں پر گرفت کی۔

ڈیم اٹ مناب" اس کے پھر سے کچھ نہ سننے پر اب کی بار وہ غصے میں آیا"

مجھے اگر وشہ کو آپ سے چھین کر لے جانا ہوتا تو یوں ہر کسی سے معافیاں نہ مانگتا پھرتا۔۔ نہ اپنے باپ سے ذلیل ہوتا نہ آپکے بھائی سے اور" نہ ہی آپ سے۔۔۔۔" اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ اسے بہت کچھ باور کروانا چاہتا تھا۔ وہ سب جسے وہ سننے کو تیار نہیں تھی۔

تو پھر کیا چاہتے ہیں آپ" مناب جو اسکی جرات پر حیرت زدہ تھی۔ "

بے بسی سے پوچھنے لگی۔

آپ کو اب بھی پتہ نہیں چلا" فاتک کے لہجے میں بے یقینی تھی۔۔۔ حسرت تھی۔"

نہیں۔۔۔مجھے کسی خوش فہمی میں اب نہیں رہنا" مناب نے آنکھیں جھکاتے گویا خود سے بھی وہ سب ماننے سے انکار کیا جو فاتک کے رویے پر دل خوش فہم نے بتایا تھا۔

مجھے اپنی بیٹی چاہئیے۔۔"فاتک نے اسکے بازو کو ہلکا سا جھٹکا دے کر بات ادھوری چھوڑی۔"

مناب نے سر اٹھا کر وحشت بھری نظروں سے اسے دیکھا ایسے جیسے شک یقین میں بدل رہا ہو۔وہی شک کہ فاتک وشہ کو چھننا چاہتا ہے۔ مگر اسکی ماں سمیت"فاتک کا بس نہیں چل رہا تھا اسے خود میں سمولے۔اسکی ڈری سہمی ہرنی آنکھوں میں یقین بھر دے اپنی محبت کا" یقین۔اپنے ساتھ کا یقین۔

مناب کی بے یقین خاموش نظروں نے چند پل اسے دیکھا۔

اگلے ہی لمحے اسکے ہاتھ اپنے بازو سے جھٹکے۔

فاتک نے الجھ کر اسے دیکھا۔

اتنا ہی آسان ہدف ہوں نا میں۔۔ہر بار بے وقوف بنائیں گے اور بن جاؤں گی۔آپ مجھ سے اور وشہ سے دور رہیں۔مجھے اور کچھ نہیں" چاہئیے"بے لچک اور دوٹوک انداز میں کہتی فاتک کے سائیڈ سے گزر کر واش روم کی جانب بڑھ گئ۔

فاتک نے بے بسی سے سر پر ہاتھ پھیرا

صبغہ اور غازی کی مہندی تک وشہ کافی بہتر ہو چکی تھی۔داؤد اور حفصہ نے سب گھر والوں سے بات چیت کر کے کسی نہ کسی طرح سب کو منا لیا تھا کہ وہ فاتک کو شادی میں آنے دیں۔

دیکھیں بھائی صاحب وہ سب لوگ جو مناب اور فاتک کے رشتے کو لے کر ہر بار ہم پر کیچڑ اچھالتے ہیں کم از کم انہیں بات کرنے کا موقع" نہیں ملے گا۔ابھی ضوفشاں کی شادی پر ہم نے کس مشکل سے سب کے سوالوں کے جواب دئیے۔اب یہاں ہوتے ہوئے کیا لوگ باتیں نہیں بنائیں گے کہ فاتک شامل کیوں نہیں ہے۔وہ جس پروفیشن میں ہے سب جانتے ہیں کہ وہ آجکل پاکستان میں اور اسی شہر میں موجود ہے"داؤد نے انہیں جذباتی طریقے سے گھیرا۔

میں اس کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا اور تم کہہ رہے ہو۔۔"وہ ہٹیلے انداز میں بولے۔"

میں جانتا ہوں۔۔۔مگر بہتر یہی ہے کہ ابھی آجانے دیں۔بعد میں اپ نے جو کچھ کہنا ہو گا اسے کہہ لی جئیے گا۔مگر اس موقع پر یہ سب" کرنا عقل مندی نہیں۔اور آپ تو اتنے فہم وفراست والے ہیں خود سوچیں۔باتیں تو ہمیں ہی سننی پڑیں گی"داؤد کی بات پر وہ خاموش رہے۔

ٹھیک ہے مگر وہ یہاں رہے گا نہیں۔۔ جہاں بھی رہتا ہے وقت کے وقت آئے گا اور پھر چلا جائے گا۔ میں اسے اپنے گھر میں برداشت "نہیں کر سکتا" انہوں نے تنبیہہ کی۔

جی جی ایسا ہی ہوگا" انہوں نے شکر کا کلمہ پڑھا۔"

صمد اور عارفہ کو بھی منانا بے حد مشکل تھا۔ مگر سب نے مل ملا کر منا ہی لیا۔

مناب ابھی لاعلم تھی کہ فاتک صبغہ اور غازی کی شادی میں شریک ہو رہا ہے۔

نکاح چونکہ پہلے ہی ہو چکا تھا لہذا مہندی والے دن ہی رخصتی کا انتظام کیا گیا تھا اور اگلے دن ولیمہ رکھ گیا تھا۔

عارفہ کے گھر کے لان میں سب انتظام تھا۔

مناب آج کے دن صبغہ کی جانب سے شریک ہو رہی تھی اور ولیمے والے دن واجد لوگوں کی طرف سے شامل ہو رہی تھی۔

صبغہ تیار ہو کر آچکی تھی۔

مناب بھی تیار تھی مگر ابھی تک باہر نہیں گئی تھی۔

کچھ دیر بعد ہی دلہا والوں کی آمد کا شور مچا۔

لو جی آگئے" مناب صبغہ کو چوڑیاں پہنانے میں مصروف تھی۔ شرارت سے اسے دیکھ کر کہا۔ "

صبغہ نے ہولے سے مسکرا کر اسے دیکھا۔ خدشات بھی تھے کہ نجانے فاتک کے آنے پر اس کا کیا ری ایکشن ہو۔

مما آپ کو پتہ ہے کون آیا ہے؟" وشہ بھاگتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی۔ اس کے سر پر اب بھی ایک پٹی بندھی ہوئی تھی۔ "

خوشی سے پھولے ہوئے سانسوں میں اس نے ماں کو کوئی اطلاع دینی چاہی۔

مناب نے صبغہ کا ہاتھ چھوڑ کر اسکی جانب مسکرا کر دیکھا۔ جو پیلے اور رنج شرارے پر گوٹا بھری شرٹ پہنے کوئی پری لگ رہی تھی۔

ماتھے پر چھوٹی سی بندیا لگائے وہ بے حد پیاری لگ رہی تھی۔

کون آیا ہے" اسکی بلائیں لیتے مناب نے محبت سے پوچھا"

پاپا آئے ہیں" اس نے اپنی طرف سے ماں کو بہت بڑی اطلاع دی۔"

یہ اطلاع واقعی بہت بڑی تھی۔۔۔

مناب کے مسکراتے لب سکڑے۔ گردن موڑ کر صبغہ کو دیکھا۔

اسکے سر جھکانے پر وہ سمجھ گی کہ صبغہ باخبر تھی۔

اچھا آپ جاؤ" مناب نے لہجہ ہموار رکھتے وشہ کو باہر بھیجا۔"

تم جانتی تھیں "مناب صبغہ کو دیکھتے شکوہ کیا۔"

چلو بھئی۔۔۔اسے باہر لے جانے کا عندیہ آیا ہے "جنابھا بھی یکدم کمرے میں آئیں۔ مناب خاموش ہو گئی۔ "

تاروں بھرے دوپٹے کے سائے میں صبغہ کو لئے وہ باہر آئی۔

دوپٹے کے اگلے دو کونوں کو عائشہ اور حنا نے تھام رکھا تھا اور پچھلے دو کونوں کو صبغہ کی فرینڈز نے۔

جبکہ صبغہ کے ساتھ مناب بھی دوپٹے کے سائے میں تھی۔ صبغہ کے ایک جانب مناب اور دوسری جانب وشہ اسکا ہاتھ تھامے ہوئے تھی۔

لان میں داخل ہوتے ہی کتنی ہی نظریں ان سب پر اٹھیں۔ دلہن بنی صبغہ سب کو مبہوت کئے دے رہی تھی۔ اورنج گرین اور شاکنگ پنک غرارے اور شرٹ میں ملبوس خوبصورت سے میک اپ میں سر پر ماتھا پٹی لگائے وہ بے حد حسین لگ رہی تھی۔

گرین شلوار قمیض پر سنہار دوپٹہ گلے میں ڈالے غازی کی نگاہیں اس پر جم سی گئی تھیں۔

سب کی نگاہیں صبغہ کو دیکھ رہی تھیں۔

مگر دو نگاہیں اسکے ساتھ سجی ہوئی مناب پر جمی تھیں۔ اور وہ فاتک کے علاوہ بھلا کس کی ہو سکتی تھیں۔

ڈارک بلو شرٹ پر یلو دوپٹہ لئے ست رنگی غرارہ پہنے ماتھے پر جھومر لگائے بالوں کو خوبصورتی سے سیٹ کئے سنجیدہ سے چہرے والی مناب فاتک کی دھڑکنیں منتشر کر رہی تھی۔

وہ خود بھی سفید شلوار قمیض پر بلو واسکٹ پہنے آنکھوں پر نظر کا چشمہ لگائے بے حد وجیہہ لگ رہا تھا۔

جھرمٹ میں صبغہ کو اسٹیج تک لایا گیا۔

فاتک سب رشتے داروں سے مل چکا تھا۔ وہ سب جو مناب اور فاتک کے بارے میں یہ سمجھتے تھے کہ انکی علیحدگی ہو چکی ہے اب خاموش تھے۔

مناب فاتک کی نظریں مسلسل خود پر محسوس کرنے کے باوجود اسے نظر انداز کر رہی تھی۔ اب وہ کسی خوش فہمی میں نہیں رہنا چاہتی تھی۔

وہ اتنی آسانی سے وہ سب نہیں بھول سکتی تھی۔

عارفہ، صمد، واجد، خاور اور اسسیں فاتک سے کھچے کھچے تھے مگر باقی سب بہت نارمل انداز میں اس سے مل رہے تھے۔

مناب صبغہ کو مہندی لگاتے ہی رہائشی حصے کی جانب چلی گئی۔

اور تو کوئی نہیں مگر صبغہ اور فاتک کی نظروں سے اسکا اندر جانا چھپ نہیں سکا۔

کھانا کھل چکا تھا سب کھانے میں مصروف تھے۔

غازی چہک رہا تھا۔

مجھے اندر جانا ہے "صبغہ کے قریب اس لمحے ساتھ بیٹھے غازی کے سوا کوئی نہیں تھا۔"

غازی نے کسی قدر چونک کر اسے دیکھا۔

کیا ہوا ہے طبیعت ٹھیک ہے "تشویش سے اسکے سجے ہوئے چہرے کو دیکھا۔ جو اس لمحے بے حد سنجیدہ تھی۔"

ہاں میں ٹھیک ہوں۔ مگر مجھے ابھی اندر جانا ہے۔ آپ کسی کو بلا کر کہیں کہ مجھے اندر جانا ہے "جھکی پلکوں کو ہولے سے اٹھا کر ایک لمحہ غازی کو دیکھا۔

میں کہتا ہوں "غازی نے ادھر ادھر دیکھا۔"

ضوفشاں کی نظر جیسے ہی اس پر پڑی غازی نے اسے پاس آنے کا اشارہ کیا۔

میں اگر کوئی فیصلہ کروں آپ۔۔ آپ میرا ساتھ دیں گے "ضوفشاں کو اسٹیج کی جانب بڑھتا دیکھ کر صبغہ نے تیزی سے کہا۔"

کیا مطلب "غازی کو کچھ کھٹکا۔ صبغہ کا انداز عام نہیں تھا۔"

میں جو کچھ کروں گی سب کے بھلے کے لئے۔ "ضوفشاں کے آتے ہی اسکی بات ادھوری رہ گئی۔"

مجھے کمرے میں جانا ہے۔۔ تھوڑی دیر کے لئے "ضوفشاں کے استفسار پر صبغہ نے کہا۔"

ہاں ہاں چلو "وہ سمجھی اسے کچھ چاہئیے۔ فوراً اس کا ہاتھ تھام کر نیچے اتارا۔"

صبغہ کا ادھورا جملہ غازی کو شش و پنج میں مبتلا کر گیا۔

ضوفشاں اسے لئے اسکے کمرے میں آئی جہاں مناب صوفے پر خاموش بیٹھی تھی۔

کیا ہوا بھابی۔ آپ باہر بھی نظر نہیں آئیں "ضوفشاں نے اسے یوں خاموش بیٹھے دیکھ کر پوچھا"

ہاں بس طبیعت ٹھیک نہیں میں آتی ہوں۔ تم کیوں آئی ہو اندر "ضوفشاں کو تسلی دیتے وہ اچنبھے سے صبغہ کو دیکھتے بولی۔"

آپ پھر صبغہ کو لے آئیے گا "ضوفشاں عجلت میں باہر نکل گئی۔"

تم کیوں اندر آئی ہو "صبغہ اسکے سامنے آکر کھڑی ہوئی۔"

مناب اس کا انداز دیکھ کر حیران ہوئی۔ پھر اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی گہری سانس بھر گئی۔

تم اچھی طرح جانتی ہو کہ میں کیوں آئی ہوں۔ میں اس شخص کی موجودگی ایک لمحے کے لئے برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔ "مناب کے لہجے میں فاتک کے لئے نفرت ہی نفرت تھی۔

ہاں میں جانتی ہوں۔اور میں وہ سب بھی جانتی ہوں جو تم نہیں جانتیں آپا"صبغہ کے لئے اب مزید کچھ چھپانا محال تھا۔کیوں وہ شخص" کسی کے کئے کی بھی سزا کاٹے۔

کیا جانتی ہو تم۔۔پہلے بھی تم مجھے کہہ چکی ہو۔آخر ایک قصوروار شخص کو تم سب بے قصور کیسے مان سکتے ہو۔ تمہیں میری کوئی تکلیف" یاد نہیں۔ میں نے کیسے اس شخص کی بے وفائی کو سہا"وہ حیرت سے اپنی بہن کو دیکھ رہی تھی۔

بے وفامت کہو۔۔اس نے تم سے کوئی بے وفائی نہیں کی"صبغہ اس لفظ پر تڑپ گئی۔وہ آج بھی فاتک کی آنکھوں میں بسی مناب کی" محبت سے واقف تھی وہ کیسے یہ لفظ اس کے لئے برداشت کرتی۔

تو کیا کہوں خواہشوں کا مارا انسان"مناب ایک ایک لفظ چبا کر بولی۔"

نہیں۔۔۔خواہشوں کا مارا نہیں ایک بے وقوف انسان جسے اسکے باپ اور اسکی پھوپھو نے بے وقوف بنایا"صبغہ کی بات پر مناب نے اسے" الجھ کر دیکھا۔

اس کا قصور صرف اتنا تھا کہ وہ اپنے بچپن کے جنون اور شوق کی تکمیل کے لئے تمہارا،ماموں کا اور ہم سب کا دل دکھانے کا مجرم بنا۔ مگر" وہ وہاں جا کر بھی کسی کو نہیں بھولا۔ تم نے تو اس سے اپنے رابطے ختم کر ہی دیئے ہم میں سے بھی کسی نے اسکی کوئی بات نہ سنی۔

ہم اسے قصوروار گردانتے گئے۔ جس نے ہر کچھ مہینوں بعد ماموں کو فون کر کے معافی مانگی اور تم تک آنے کی التجا کی۔

مگر ماموں اور امی نے اس کی خواہش کے ساتھ ایسی ضد لگائی کہ اسے اپنی انا کا مسئلہ بنا لیا۔

وہ جب کال کر کے ان دولوگوں سے معافی مانگتا یہ دونوں بے دردی سے اسے ذلیل کرتے۔ حتیٰ کہ وشہ کی پیدائش کے بعد جب اس نے مناب کو اپنے پاس بلانے کا فیصلہ ماموں اور امی کو سنایا تو ان دونوں نے تم سے خلع کے پیپرز سائن کروا کر اسے بھجوائے۔اور اسے کہا کہ وہ تمہارے ساتھ رہنا نہیں چاہتی"صبغہ کے انکشاف مناب کی ہستی کو ہلا گئے۔

خ۔۔خ۔۔۔خلع کے پیپرز۔۔۔ مگر میں نے ایسے کوئی پیپرز سائن نہیں کئے"مناب نے صبغہ کو جھٹلایا۔"

تم یاد کرنے کی کوشش کرو کہ کبھی تم سے ماموں یا امی نے وشہ کی پیدائش کے فوراً بعد کوئی پیپرز سائن کروائے تھے"صبغہ نے اسے" ذہن پر زور دینے کا کہا

مناب ششدر سوچنے کی سعی کرنے لگی۔

یکدم جھماکا ہوا۔

ماموں نے ایک بار کچھ پیپرز پر سائن کروائے تھے مگر انہوں نے تو کہا تھا کہ میرے اکاؤنٹ کے پیپرز ہیں۔۔۔میں اتنی نڈھال تھی ان" دنوں کے میں نے وہ پڑھے بغیر سائن کر دیئے"وہ حیرت زدہ سی سوچ سوچ کر صبغہ کو بتانے لگی۔

وہ خلع کے پیپرز تھے آپا۔۔۔"صبغہ کی آنکھوں سے اشک بہے۔ "

ماموں اور امی نے کسی کو نہیں بتایا اور جب وہ پیپرز فاتک بھائی کو ملے تم سوچ سکتی ہو ان پر کیا گزری ہو گی۔اور پھر باقی کے سال انہوں" نے صرف اس ڈر سے تم سے یا کسی اور سے رابطہ نہیں کیا کہ تم پھر سے خلع نہ مانگ لو۔۔۔وہ شخص اتنا قصوروار نہیں ہے آپا۔۔جتنا میں اور تم اور سب اسے سمجھتے ہیں۔وہ آج بھی صرف تم سے محبت کرتا ہے۔"صبغہ نے رک کر آنسو صاف کئے۔

مناب پتھرائی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

تم تو یہاں اپنوں کے درمیان تھیں۔وہ وہاں اکیلا تھا۔ہر دکھ ہر تکلیف ہر ٹھوکر کھانے کے لئے۔اس سے زیادہ اکیلا پن تم نے نہیں سہا۔" تمہاری ہر تکلیف پر پھائے رکھنے کے لئے ہم سب سیکنڈ سے پہلے موجود ہوتے تھے۔"صبغہ نے گہری سانس بھری۔مناب کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

ہمیشہ عورت ہی مظلوم نہیں ہوتی۔کبھی کبھی مرد بھی مظلوم ہوتا ہے۔اس نے یہ سب اسی لئے نہیں بتایا کہ وہ اپنے باپ کی عزت رکھنا" چاہتا تھا وہ ہماری ماں کی عزت رکھنا چاہتا تھا۔اور اب جب وہ واپس آیا اور اس نے ماموں سے رابطہ کیا تم جانتی ہو ماموں نے اسے کیا دھمکی دی"صبغہ نے رک کر اس کے تاثرات جانچے۔

انہوں نے مامی کو طلاق دینے کا کہا۔۔"مناب نے کرب سے آنکھیں بند کیں۔"

ماموں کی انا نہ صرف انہیں لے ڈوب رہی ہے بلکہ وہ یہ نہیں جانتے کہ اس ضد کے پیچھے وہ کتنے رشتوں کو داؤ پر لگا رہے ہیں۔میں آج" تب یہاں سے رخصت ہوں گی۔جب تم فاتک بھائی کو معاف کرنے کا مارجن دو گی۔

ورنہ میں اس گھر سے نہیں جاؤں گی۔

بہت ہو گیا آپا۔اپنی آنکھیں کھولو۔۔اس بندے کو خود پرکھو۔۔۔اگر اسے تم سے محبت نہ ہوتی تو وہ اپنی دنیا سجا چکا ہوتا۔وہ اب تک اکیلا ہے تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ تمہارے علاوہ کسی کو اپنی زندگی میں لانے کا خواہاں نہیں ہے۔

یہ ثبوت ہے کہ وہ تم سے اب بھی سچی محبت کرتا ہے۔کیا اسے لڑکیوں کی کمی ہے۔۔۔۔نہیں آپا لڑکیاں مرتی ہیں اس پر۔

مگر ایک مرد کی محبت کی سچائی کا پیمانہ یہی ہے کہ وہ اتنی رنگینیوں کے باوجود اپنے اصل رنگ کو نہ بھولے۔تمہاری محبت کے رنگ ہی اسکے وجود سے اب بھی پھوٹتے ہیں۔وہ جب جب تمہیں دیکھتا ہے۔اسکی انکھوں میں صرف تمہارا عکس ہوتا ہے۔

وہ رشتہ کو جوڑنے کا خواہشمند ہے تبھی تو ہر کسی سے معافی مانگ رہا ہے۔"صبغہ اسے ہر طرح قائل کرنے کو تیار تھی۔

مناب کے پاس کہنے کو کچھ نہ تھا۔وہ کس کس رشتے کے لئے روتی۔ماموں جنہیں اپنا سب سے بڑا خیر خواہ سمجھتی تھی وہ اس سے یوں دھوکا دیں گے۔

وہ فاتک کے نام سے جڑے اپنے نام کو کبھی الگ نہیں کرنا چاہتی تھی۔

مگر وہ۔۔۔اپنی ضد میں اولاد سے تو ہاتھ دھو رہے تھے۔اسے بھی عمر بھر کی تکلیف سے دو چار کرنا چاہتے تھے۔اور نہ صرف ماموں بلکہ اسکی اپنی ماں۔

یکدم دروازہ کھلا عارفہ اندر آئیں۔

تم باہر سے اندر کیوں آئیں" وہ حیرت سے صبغہ کو دیکھ رہی تھیں۔"

تمہیں کیا ہوا ہے۔دفع کرو اس منحوس کو۔۔۔"مناب سے پوچھتے انہیں یہی سمجھ آئی کہ فاتک کے آنے کی وجہ سے وہ پریشان ہے۔"

فاتک کے لئے ان کے لہجے میں نفرت تھی۔

اس منحوس نے تو جو کچھ کیا۔۔ مگر آپ نے اپنی بیٹی کے ساتھ کیا کیا"صبغہ نے تلخی سے کہا۔"

کیا مطلب ہے۔۔کیا بکواس کر رہی ہو"انہوں نے صبغہ کو ڈپٹا۔"

میں اپنی بکواس بند کر لیتی ہوں اگر آپ یہ مان لیں کہ آپ نے ماموں کے ساتھ مل کر مناب سے خلع کے پیپرز سائن کروائے ہیں"""

صبغہ کی بات پر وہ سن رہ گئیں۔

صبغہ "وہ دبے دبے لہجے میں غصے سے بولیں۔ باہر بیٹھے مہمانوں کا بھی خیال تھا"

چلیں ٹھیک ہے اگر میں جھوٹ کہہ رہی ہوں تو آپ ابھی میرے سر کی قسم کھا کر کہیں کہ ایسا کچھ نہیں ہوا۔فاتک جھوٹا ہے۔آپ نے" کبھی بھی ایسا کچھ نہیں سوچا۔۔"صبغہ نڈر انداز میں انکے قریب جاتے ہوئے بولی۔

اے۔۔۔اے۔۔ایسا کچھ نہیں ہے مناب یہ۔۔یہ غلط کہہ رہی ہے"عارفہ مناب کے قریب گئیں۔۔اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے" ہوئے اسے یقین دلانا چاہا مگر ان کے لہجے کی لڑکھڑاہٹ ہی یہ بات بتانے کے لئے کافی تھی کہ ایسا ہوا ہے۔

مناب نے روتے ہوئے دھندلائی آنکھوں سے ماں کو دیکھا۔

دکھ۔۔افسوس کیا کیا نہیں تھا ان نظروں میں۔

آپ کا تو لہجہ آپکے سچ کی چغلی کھا رہا ہے۔"صبغہ تلخی سے بولی۔"

صمد بھی دروازے کے بیچوں بیچ کھڑے حیران نظروں سے اندر کا منظر دیکھ رہے تھے۔

کیا ہو رہا ہے یہ۔۔تم دونوں کیوں رو رہی ہو"وہ حیران ہوتے مناب اور صبغہ کو روتا دیکھ رہے تھے۔"

اپنی ماں کے کئے پر روئیں نا تو اور کیا کریں"صبغہ نے تلخی سے کہتے آنسو پونچھے۔"

پوچھیں ان سے انہوں نے کیوں مناب کو فاتک بھائی سے الگ کرنا چاہا۔۔پوچھیں ان سے کیا گانا ایک جرم ہے۔۔۔اگر جرم ہے تو"

آئندہ ہم میں سے کسی کے گھر میں سے گانے کی آواز نہیں آنی چاہئیے۔اگر یہ جرم ہے تو شادیوں پر گانا بجانا گناہ نہیں۔اگر یہ جرم ہے تو ایک ہفتے سے گھر میں ڈھولک کیوں بج رہی ہے۔۔اگر یہ جرم ہے تو۔۔" گلے میں آنے والے آنسوؤں کی گولے نے اسے مزید بولنے نہ دیا۔

آنسو پیتے صبغہ پھر سے بولنے کی ہمت مجتمع کرنے لگی۔

ایک خواہش ہی تھی نا اس شخص کی مگر ماموں اور امی نے تو نجانے کون کون سے بدلے نکالے۔۔آپ جانتے ہیں انہوں نے اور ماموں" نے مل کر خلع کے پیپرز مناب سے سائن کروا کر فاتک بھائی کو بھیجے۔۔۔آپ جانتے ہیں ان دونوں کا ان سے رابطہ تھا۔۔۔نہ صرف رابطہ تھا بلکہ یہ یہ بھی جانتے تھے کہ وہ دنیا کے کون سے کونے میں رہتے ہیں۔۔۔مگر اتنے سال ان دونوں نے فاتک بھائی کے لئے نفرت انڈیلی ہمارے اندر۔۔۔اس کے اندر"صبغہ نے مناب کی جانب اشارہ کیا۔

صمد ششدر یہ سب سن رہے تھے۔

عارفہ "وہ صدمے سے بولے "

عارفہ پریشان۔۔۔ہاتھوں کی انگلیاں مروڑتے بے بسی سے سب کو دیکھ رہی تھیں۔

تو کیا کرتی۔۔ میری پھول سی بچی کو وہ بے درد ایسے چھوڑ گیا۔جب جب اس سے پوچھا کہ گانا بجانا ختم کر دیا ہے اس نے ہم سے جھوٹ" بولا۔۔ماں ہوں۔۔۔تکلیف ہوتی تھی اسے یوں تنہا دیکھ کر۔اسی لئے شادی نہیں کی تھی اس کی کہ یہ شوہر کے فراق میں اپنی زندگی گزارے۔"وہ بھی پھٹ پڑیں۔

تو جب وہ اسے بلانے کی بات کر رہا تھا تب آپ دونوں نے یہ حرکت کیوں کی؟"صبغہ نے ان کی بات کاٹی۔"

بس کریں امی۔۔آپ اور ماموں دونوں نے ان سے ضد باندھی تھی۔۔مان لیں۔۔"وہ تھک کر بولی۔"

اور تم۔۔۔ میری رخصتی کا دارومدار تمہارے فیصلے پر ہے۔۔آپ دونوں بھی سن لیں جب تک یہ فاتک بھائی کو معاف کرنے کا فیصلہ" نہیں کرتی میں یہاں سے رخصت نہیں ہوں گی۔"اس کے اٹل فیصلے پر مناب نے بے بسی سے اسے دیکھا۔

صبغہ یوں مت کرو"وہ کرلائی۔"

نہیں آپا۔۔اب بہت ہو گیا ہے۔۔۔ میں اب اور تمہیں کسی اور کے فیصلے کی بھینٹ نہیں چڑھنے دوں گی۔اپنی زندگی کا فیصلہ اب خود" کرو"صبغہ اپنا فیصلہ سنا کر کمرے سے باہر نکلی۔

مگر کمرے کی دہلیز سے باہر نہیں نکل سکی۔

ساکت نظروں سے کچھ فاصلے پر کھڑے غازی کو دیکھا۔

وہ اتنے پیارے شخص کو کس جرم کی سزا دے رہی تھی۔

یہ سوچتے ہی آنسو پھر سے آنکھوں میں جمع ہوئے۔

چند قدم بڑھا کر اسکے قریب آئی۔

یہ سب اس وقت بہت ضروری تھا۔ان دونوں کا رشتہ بچانے کے لئے۔ ہمیں اگر تھوڑی سی قربانی دینی پڑ جائے تو کیا برا ہے "صبغہ کو" سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیسے اسے بتائے کہ وہ شخص اسکے لئے بہت اہم ہو چکا ہے۔ وہ آج کا فیصلہ اس سے دور ہونے کے لئے نہیں کر رہی۔

پلیز کسی غلط فہمی کو دل میں مت آنے دیجئیے گا۔۔ میں۔۔۔ میرے لئے آپ اور یہ رشتہ بہت اہم ہیں۔۔۔ مجھے معاف۔۔"غازی نے" اسکے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش کروایا۔

معذرت مت کرو۔۔۔۔ پہلی بار۔۔۔۔ پہلی بار تو ان نظروں میں اپنے لئے محبت دیکھی ہے۔۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ میں آپکے ہر" فیصلے میں آپکے ساتھ ہوں۔"غازی نے محبت سے اسکے حسین سراپے کو دیکھا۔

مجھے کوئی گلہ نہیں۔۔۔ اپنے جان سے پیارے رشتوں کے لئے اگر کچھ دن اور یہ دوری سہنی پڑ بھی گی تو ہم سہہ لیں گے۔۔"صبغہ نے" آنسو چھلکاتی آنکھوں سے اپنے سے چند انچ کے فاصلے پر کھڑے غازی کے کندھے پر ہولے سے سر رکھ کر آنسو بہائے۔

پہلی بار اسے ایسا لگا کہ دنیا میں وہ واحد شخص اب غازی ہے کہ جس کے کندھے پر سر رکھ کر وہ اپنے سارے دکھ بھول سکتی ہے۔

اور غازی۔۔۔۔۔

وہ تو سانس روکے اسکی پیش قدمی پر حیران تھا۔

آنکھیں بند کرکے صبغہ کے وجود سے اٹھتی خوشبوؤں کو خود میں بسایا۔

یہ خود سپردگی۔۔۔ کچھ دن کی دوری کے لئے زاد راہ ہے۔۔۔ تھینکس "اسکے پیچھے ہٹتے ہی غازی نے محبت سے اسکی صبیح پیشانی کو چومتے" ۔۔۔۔ محبت سے چور لہجے میں کہا۔

تھینکس ٹو یو ٹو "صبغہ کے لئے نظریں اٹھانی دوبھر ہو گئیں۔"

اپنا خیال رکھنا"اسے تاکید کرتا غازی مڑ کر باہر کی جانب چلا گیا۔"

صمد عارفہ کو برا بھلا کہنے لگے۔

ماں ہوں میں اس کی۔۔۔اس کا برا کیسے چاہوں گی"وہ تڑخ کر بولیں"

ماں ہونے کا مطلب یہ ہر گز نہیں کہ تم اپنی غلطیوں کی سزا ممتا میں لپیٹ کر اس کی زندگی پر ڈالو۔مائیں تو اولاد کو صبر سکھاتی ہیں۔" حالات سے لڑنے کے گر بتاتی ہیں۔ تم کیسی ماں ہو کہ اسی کے راستے کھوٹے کر رہی تھیں۔ مجھے ذرا بھی بھنک پڑتی تو میں کبھی یہ ہونے نہ دیتا۔ ہم تو اسے برا بھلا ہی جانتے رہے۔یہ پتہ ہی نہ تھا کہ اپنے ہی اس سب میں ملوث ہیں" انہوں نے ملامتی نگاہ عارفہ پر ڈالی۔

مناب کو ساتھ لگائے وہ غصے سے عارفہ کو دیکھ رہے تھے۔

بیٹا۔۔ کسی کے دباؤ میں آکر کوئی فیصلہ مت کرنا۔جو تمہارے دل کو اب صحیح لگے وہ کرنا۔۔ کسی کی نظر سے فاتک کو مت دیکھو"اس کے آنسو صاف کرتے وہ اسے ناصحانہ انداز میں سمجھانے لگے۔

اوراب عارفہ فاتک کے ساتھ تمہارا رویہ ٹھیک نہ ہوا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔وہ اپنے کیئے کی معافی آتے ہی مجھ سے مانگ چکا" "ہے۔۔ مگر۔۔

انہوں نے بات ادھوری چھوڑی۔

جب اللہ انسان کے قصور۔۔۔ اسکے بڑے سے بڑے گناہ معاف کر سکتا ہے۔۔۔ ایسے گناہ جنہیں وہ اکیلے میں سوچ کر خود سے شرمسار" ہو جاتا ہے تو پھر تم میں یا کوئی اور کون ہوتے ہیں فاتک کو گناہگار ٹھہرانے والے۔" مناب نے ایک خاموش نگاہ باپ کے شفیق چہرے پر ڈالی۔

خدائی اپنے ہاتھ میں لے کر اللہ کے قہر کو آواز مت دو۔۔ بہتر یہی ہے کہ وہ شرمسار ہے اسے کھلے دل سے معاف کر دو۔۔۔ ہم نے اگر" یہ سال تکلیف میں گزارے ہیں تو وہ بھی تنہا ہی رہا ہے" وہ سچائی سے تجزیہ کر رہے تھے۔

اگر وہ کسی میم کو ساتھ نہیں لایا۔۔اس سے یہ بات کہاں واضح ہوتی ہے کہ اس نے باہر کی رنگینیوں سے فائدہ نہیں اٹھایا ہو گا" مناب جو" باپ کی باتوں کو غور سے سن رہی تھی۔ فیصلے میں ترمیم کر رہی تھی۔

ماں کی بات سن کر پھر سے کنفیوز ہوئی۔

بس کرو عارفہ۔۔۔۔ مجھے سختی پر مجبور مت کرو۔۔ تم جانتی ہو تم بہتان کی مرتکب ہو رہی ہو۔ کسی بھی ثبوت کے بنا۔۔ کسی نیک اور" شریف شخص کے بارے میں اتنی بڑی بات کرنا اللہ کے نزدیک کبیرہ گناہ ہے۔اپنی ضد کو ڈیفنڈ کرنے کے چکر میں گناہ پر گناہ مت سمیٹو۔" صمد نے فوراً انہیں ٹوکا۔

اوراب مزید مناب کے سامنے اول فول بول کر اس کا ذہن پراگندہ مت کرو" انہیں تنبیہہ کی"

بیٹا آپ جلد فیصلہ کرو۔۔ باہر مہمان بیٹھے ہیں یوں یہ سب ٹھیک نہیں ہے۔۔۔" صمد اسے واضح ہدایات دیتے عارفہ کو لئے باہر نکل" گئے۔

وہ تھک کر صوفے پر بیٹھ گئی۔

اتنی جلدی یہ فیصلہ مشکل تھا۔۔وہ کیسے اس شخص کو معاف کر دے۔

کیا اتنا ہی آسان ہے ایک اور موقع دینا۔

وہ سر تھام کر رہ گئی۔

افف میرے اللہ میری مدد کر۔۔صبغہ نے کس مشکل میں ڈال دیا ہے۔"

اتنے مہمان باہر بیٹھے ہیں۔۔میں اتنی جلدی کچھ سوچنے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ میری بہن جس نے ہمیشہ ہر حال میں میرا ساتھ دیا میں اپنی وجہ سے اس کی خوشیاں برباد نہیں کرنا چاہتی۔

مجھے اچھا فیصلہ کرنے کی توفیق دے۔۔"وہ چہرہ ہاتھوں میں ڈھانپے اللہ سے مخاطب تھی۔

اور وہی تو ہے۔۔ہماری شہ رگ سے بھی قریب۔۔۔جو ہر مشکل میں ہماری ایسے رہنمائی کرتا ہے کہ ہم دنگ رہ جاتے ہیں۔

جو خود کہتا ہے۔۔۔میں تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں مجھے پکارو میں تمہاری طرف آؤں گا۔

تو پھر وہ کیسے مناب کو اس لمحے تنہا چھوڑ دیتا۔۔وہ تو کبھی اپنے بندوں کو تنہا نہیں چھوڑتا۔

آنکھیں بند کیئے اللہ سے دعا مانگتے۔۔۔یکدم اسے صمد کے کچھ دیر پہلے کے کہے الفاظ یاد آئے۔

خدائی اپنے ہاتھ میں لے کر اللہ کے قہر کو آواز مت دو"آنکھوں سے ہاتھ ہٹائے۔"

وہ کیا کر رہی تھی۔۔خدائی ہی کو تو ہاتھ میں لے رہی تھی۔ سچ جاننے کے باوجود فاتک کو معاف کرنے کو تیار نہیں تھی۔

اسے ایک موقع دینے کو تیار نہیں تھی کہ وہ اس سے کچھ کہہ سکے۔ حتیٰ کہ معافی ہی مانگ سکے۔۔

جب اللہ موقع دیتا ہے تو پھر ہم بندے۔۔۔"آنکھیں بند کر کے اس نے ایک گہری سانس لی۔"

یہ سب آسان نہیں تھا۔ مگر اسے کرنا تھا اپنے ارد گرد موجود لوگوں کی خوشی کے لئے۔اور سب سے بڑھ کر اللہ کے لئے۔

اور جو اللہ کے لئے لوگوں کو معاف کرتا ہے اللہ اسکی قدر و منزلت بڑھا دیتا ہے۔

معاف کرنا اسی لئے دنیا کا سب سے مشکل کام ہے۔اور اللہ بندوں کو بندے سے ہی دکھ دلوا کر دکھاتا ہے کہ جو مشکل کام تمہیں مشکل لگتا ہے دیکھو میں کتنی آسانی سے کر جاتا ہوں۔

یہی تو خدائی ہے۔۔

اپنے آنسو صاف کرتی وہ اپنی جگہ سے اٹھی۔

صبغہ کے کمرے سے باہر آئی۔

ادھر ادھر اسے ڈھونڈا۔

زیادہ تردد نہیں کرنا پڑا۔

وہ عارفہ کے کمرے میں موجود تھی۔

بیڈ پر بیٹھی۔وہ اسی کے انتظار میں تھی۔

آہٹ پر سر اٹھا کر سامنے کھڑی مناب کو دیکھا۔

جو آہستہ آہستہ چلتی اسی کی جانب آرہی تھی۔

میں ایک موقع فاتک کو دینے کو تیار ہوں۔ مگر اس شرط پر "وہ یکدم رکی۔"

صبغہ اسکے مقابل کھڑی ہوئی

اس شرط پر کہ تم ابھی رخصت ہو گی۔۔یقین کرو میں جو کہہ رہی ہوں وہ کروں گی "اسے لب کھولتے دیکھ کر مناب نے فورا یقین" دلایا۔

وعدہ کرو "صبغہ نے ہتھیلی پھیلائی"

وعدہ "مناب نے چہرہ جھکا کر آنسو روکنے چاہے۔"

میں تمہاری خوشی چاہتی ہوں۔۔ہم سب تمہاری خوشی چاہتے ہیں "صبغہ نے محبت سے اسے ساتھ لگایا۔"

مناب کا دل چاہا چیخ چیخ کر روئے۔

اللہ معاف کرنا واقعی بہت مشکل ہے "وہ اللہ سے مخاطب ہوئی۔"

کچھ ہی دیر بعد مناب صبغہ کو لئے باہر آئی۔

غازی نے اطمینان بھری سانس فضا کے سپرد کی۔

کہنے کو تو اسے کہہ آیا تھا کہ وہ ہر طرح کے فیصلے میں اس کا ساتھ دے گا مگر اپنے دل کو کیسے سمجھاتا جو صبغہ کے لئے ہی ہمک رہا تھا۔

ایک مطمئن مسکراہٹ اسکے چہرے پر بکھری۔

اب کیا فیصلہ ہوا تھا یہ تو اس نے گھر جا کر ہی صبغہ سے پوچھنا تھا۔

کچھ دیر بعد ہی سب کی محبتوں کے سائے میں صبغہ رخصت ہو کر مناب کی طرح ہی واجد ولا کی زینت بن گئی۔

فاتک وہیں سے واپس چلا گیا تھا۔

مگر اس کے نکلنے سے پہلے واجد کا رویہ اس سے ٹھیک ہو چکا تھا۔

فاتک نے غازی سے معذرت کی جو اسے بار بار گھر چلنے کا کہہ رہا تھا۔

آؤں گا۔۔ جلدی ہی مگر ابھی دو اہم لوگوں کی معافی سے پہلے نہیں "اور وہ دو لوگ کون تھے غازی اچھے سے جانتا تھا۔"

ایک واجد اور دوسری مناب۔

صبغہ کو مناب سجے سجائے کمرے میں بیڈ کے بیچوں بیچ بٹھا کر۔۔پیار کر کے اور بیسٹ وشز کہہ کر چلی گئی۔

صبغہ کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔

اس نے تو ابھی غازی کو سوچنا شروع ہی کیا تھا کہ وہ یوں اچانک اس کا کل مختار بن بیٹھا تھا۔

اسکی اپنے لئے محبت اور دیوانگی سے وہ واقف تھی مگر وہ ابھی محبت کی پہلی سیڑھی پر ہی کھڑی تھی۔ابھی تو اس کے جنون تک پہنچنے کے لئے بہت سارا چلنا تھا کہ۔۔۔۔۔

اسکی سوچوں کو بریک دروازہ کھلنے کی آواز پر لگے۔

سر مزید جھک گیا۔

دروازہ بند کرتے اس نے صبغہ کو دیکھ کر شکر کا کلمہ پڑھا۔کچھ دیر پہلے تک اسے لگ رہا تھا وہ آج بھی خالی ہاتھ لوٹے گا۔

مگر ایسا نہیں ہوا تھا۔

آہستہ آہستہ چلتا وہ صبغہ کے قریب بیڈ پر اس کے مقابل بیٹھا۔

بالآخر آپ یہاں آہی گئیں "مسکرا کر اسکے جھکے سر کو دیکھا۔"

ہاں۔۔۔ میں نے کوشش تو پوری کی تھی کے نہ آؤں "صبغہ نے سر ہولے سے اٹھاتے اسے ایک نظر دیکھ کر مسکراہٹ دباتے اسے" چڑانے والے انداز میں کہا۔

جی مجھے آپ سے یہی امید تھی "غازی بغیر چڑے آرام سے بولا۔"

بھابھی نے کیا کہا؟ "پھر اس نے سنجیدگی سے پوچھا"

وہ فاتک بھائی کو مار جن دینے پر راضی ہو گئی ہے "صبغہ نے اسے خوشخبری سنائی۔"

شکر ہے۔۔۔ "اس نے گویا سکھ کا سانس لیا۔"

اپنے پیارے لوگوں کو یوں الگ الگ دیکھنا بہت تکلیف دہ ہوتا ہے "غازی نے بیڈ پر کسی غیر مرئی نقطے کو دیکھتے ہوئے کہا۔"

بالکل۔۔۔ "صبغہ نے اسکی تائید کی۔"

ویسے یہ لڑکیوں والے حلیے میں آپ کافی اچھی لگ رہی ہیں" یکدم رخ اسکی جانب کرتے غازی نے چھیڑنے والے انداز میں کہا۔"

صبغہ اسکی توجہ خود پر مبذول ہوتے دیکھ کر سمٹی۔ مگر اسکی بات سن کر تیکھے چتونوں سے اسے دیکھا۔

لڑکیوں والے حلیے سے کیا مطلب ہے۔۔۔ مجھے آپ نے کب آدمیوں کے گیٹ اپ میں دیکھا ہے" وہ برا منا گئی۔"

آخری بار بھائی اور بھابھی کی شادی پر آپ کو میک اپ میں دیکھا تھا۔۔ اسکے بعد سے تو کوئی شادی ہو یا کوئی اور فنکشن آپ ہمیشہ اپنی"

ڈھلی ڈھلائی شکل میں ہی نظر آئیں" صبغہ اس کے تجزیے پر حیران نہ ہوتی تو کیا کرتی۔

آپ کی نظر تب بھی مجھ پر ہی تھی" حیرت کی زیادتی سے اسکی آنکھیں پھٹنے کو تھیں۔"

تب کیا۔۔۔ میری تو ہمیشہ سے ں ظر آپ پر ہی تھی" وہ اسے مزید حیران کرنے کے لئے مزے سے بولا۔"

اففف آپ کتنے نظر باز ہیں" مسکراہٹ چھپاتے وہ سر ہلا کر اسے شرم دلانے لگی۔"

مگر آپ کو نکاح سے پہلے کبھی محسوس تو نہیں ہونے دیا نا" غازی نے صاف گوئی سے کہا۔"

ہاں یہ بات تو ہے" اسکی شرافت کی تو وہ قائل تھی۔"

مگر نکاح کے بعد زبردستی رنگ تو پہنائی تھی" صبغہ کی بات پر وہ ہلکا سا قہقہہ لگا کر رہ گیا۔"

اس زبردستی کا طعنہ مجھے کب تک ملتا رہے گا" اسکے حسین چہرے پر نظروں کی گرفت کرتے اسے چھیڑا۔"

ہمیشہ" گردن ذرا سی اوپر کر کے وہ ناز سے بولی۔"

منظور ہے" اسکے ہاتھ اپنے ہاتھوں کی گرفت میں لئے۔"

صبغہ کا دل بری طرح دھڑکا۔

مجھے ابھی بھی آپ سے سوری کرنا ہے" صبغہ نے اسکی توجہ ہٹانی چاہی۔"

کس بات کے لئے" غازی نے اسے چونک کر دیکھا۔"

رخصتی روکنے کے لئے" صبغہ نے آنکھیں جھکا کر نظر اسکے مضبوط مردانہ ہاتھوں پر ڈالی۔"

دل جیسے اس میں پھڑ پھڑانے لگا تھا۔

میں نے پہلے بھی آپ کو کہا تھا سوری مت کریں۔ اب بھی کہہ رہا ہوں کہ مت کریں۔۔ کیونکہ اس ایک سال میں پہلی بار آج آپکی"

آنکھوں میں اپنے لئے محبت دیکھی ہے۔ آپکی وہ شرمندگی۔۔۔ شرمندگی نہیں وہ محبت تھی۔

اگر دوری کا خیال مجھے تکلیف دے رہا تھا۔ تو دوری کا خیال آپ کو بھی تکلیف دے رہا تھا" غازی کی بات کسی قدر سچ تھی۔

اب وہ اسکے رشتے کو محسوس کرنے لگی تھی دل کے بہت آس پاس۔

Urdu Novels Ghar

خیر کچھ تکلیف دہ لمحے ہمیں عمر بھر کی خوشیاں دینے کے لئے ہوتے ہیں۔ جیسے آج کا لمحہ تھا۔۔ مگر اب ہم پھر سے یہاں اکٹھے ہیں۔۔ کوئی دوری نہیں" غازی نے کہتے ساتھ ہی اسے خود سے لگا یا۔

صبغہ نے آنکھیں بند کر کے اسکے محبت بھرے لمس کو محسوس کیا۔

آج کیا اگلی پچھلی سب باتیں کر لینی ہیں" غازی کو اس کے ارادوں کی سمجھ آ رہی تھی۔ "

صبغہ ایسے مسکرائی جیسے چوری پکڑی گئی ہو۔

ہاں نا" اس سے الگ ہوتے صبغہ سے اسکی محبت پاش نظروں میں دیکھنا محال ہو گیا۔"

میں نے ایک آئیڈیا سوچا ہے" کچھ یاد آنے پر وہ پھر سے بولی۔"

یقیناً یہ آئیڈیا بھی ہم سے متعلق نہیں ہو گا" غازی نے تھوڑا جھکتے اپنی گہری نظروں سے اسے ایسے دیکھا جیسے تائید چاہ رہا ہو۔"

نہیں تھوڑا تھوڑا ہمارے متعلق بھی ہے" وہ اسکی بات کی تردید کرنے لگی۔"

زہے نصیب کہیں تو ہم بھی آئے" غازی نے لطیف سا طنز کیا۔"

لیکن ویٹ۔۔۔" غازی نے یکدم اسے روکا۔"

اس کی الجھن بھری ں ظروں نے غازی کو بیڈ سے اٹھتے دیکھا۔

اس کا رخ سٹڈی ٹیبل کی جانب تھا۔

صبغہ آنکھوں میں اشتیاق اور الجھن لئے اسکی پشت کو دیکھنے لگی۔

سٹڈی ٹیبل پر رکھا ایک گفٹ اٹھا کر وہ صبغہ کے پاس واپس اسی جگہ پر بیٹھا۔

آپ کے زبردستی والے غم کو ختم کرنے کے لئے آج آپکی اجازت سے یہ آپکو دینا چاہتا ہوں۔" کہتے ساتھ ہی وہ بیڈ سے اتر کر دوزانو" بیٹھا۔

میری آفیشل مسز۔۔۔" اسکی بات پر صبغہ کی کھلکھلاتی مسکراہٹ رک نہ سکی۔"

غازی کی بھی مسکراہٹ کچھ اور گہری ہوئی۔

کیا میں یہ گفٹ آپ کو دینے کی جسارت کر سکتا ہوں" غازی نے ہتھیلی پر وہ گفٹ رکھتے صبغہ سے اجازت مانگی۔"

وہ منہ پر ہاتھ رکھے اپنی ہنسی کو روکنے کے جتن کر رہی تھی۔

جی بالکل۔۔۔۔" مسکراہٹ روکتے ہنستے ہوئے بولی۔"

غازی پھر سے اسکے سامنے بیٹھا۔

میرا بھائی چونکہ سنگر ہے۔۔۔تو تھوڑا سا سنگر میں بھی ہوں۔۔۔بس دل کر رہا ہے آپکو اپنی آواز میں کچھ سناؤں "گفٹ کا ریپر کھولتی"

صبغہ نے رک کر ایک نظر اسکی جانب دیکھا۔

سوچ لیں۔۔۔کہیں واپس جانے کا فیصلہ نہ کر لوں "شرارت سے اسے دھمکی دی۔ "

لڑکی بالکل بھی دل رکھنے کے گر نہیں پتہ۔۔"وہ بدمزہ ہوا"

اچھا چلیں ارشاد "مسکراہٹ دبائے وہ ہاتھ روکے اسے سننے کو تیار ہوئی۔"

جب سے ہمارا نکاح ہوا۔تب سے یہ بول مجھے بہت تنگ کرنے لگے تھے۔۔۔"

اور آج انہیں سچ ہوتے دیکھا ہے آپکی محبت کی صورت۔۔

وہ بول یہ تھے۔۔۔"غازی نے اپنا گلا کھنکھارا۔

اگر میرے بخت کی ریکھا"

تیرے ہاتھوں سے مل جائیں

تو دل میں پھول کھل جائیں۔

مجھے خود سے قریب کر۔

خود کو میرا نصیب کر

میں کتنا بد نصیب ہوں

تو چھو کر خوش نصیب کر

اگر میرے ادھ کھلے سارے غم

تیرے ہاتھوں سے سل جائیں

تو پل میں پھول کھل جائیں

غازی نے گنگنانا ختم کر کے اسکی جانب دیکھا۔

جو مسحور کن ںظروں سی اسے دیکھ رہی تھی۔

اسکے یوں دیکھنے پر غازی ہولے سے مسکرایا۔

اسکے ہاتھ سے گفٹ لے کر اسکا ریپر کھولا۔اس میں موجود ڈبے میں سے خوبصورت سی چین نکال کر اسکے گلے کی زینت بنا کر اسکی آنکھوں پر اپنی محبت کے پھول کھلائے

آج جب آپ نے میرے کاندھے پر سر رکھ کر اپنے آنسو بہائے۔۔صبغہ مجھے ایسا لگا میں واقعی خوش نصیب ہو گیا ہوں۔آپکا وہ لمس"
۔۔۔وہ اعتماد۔۔۔وہ سب ایک جادو تھا۔جسے میں لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا۔

میں ہمیشہ سوچتا تھا۔۔۔حتی کہ آج بھی اس لمحے سے پہلے تک یہی سوچ رہا تھا کہ نجانے کتنے سال لگیں گے آپکی محبت جیتنے میں۔۔
اپنا عکس آپکی نظروں میں دیکھنے میں۔

مگر مجھے اندازہ ہی نہیں تھا وہ لمحہ میں آج ہی دیکھ لوں گا۔۔وہ جھوٹ نہیں تھا ناصبغہ"وہ کس قدر یقین اور بے یقینی کی کیفیت میں تھا۔

صبغہ نے بالکل اسی انداز میں اسکے چوڑے سینے پر سر رکھا۔

میں خود نہیں جانتی کب آپا کی مشکلوں کو حل کرتے کرتے۔۔۔میں آپکی محبت کے جال میں پھنس گئی۔"

میں نے کبھی نہیں سوچا تھا میں کسی سے محبت کروں گی۔مجھے لگتا تھا یہ دھوکہ ہوتا ہے جھوٹ ہوتا ہے۔یہ رشتہ غرض کا ہوتا ہے۔

مگر پچھلے کچھ عرصے میں آپکی بے لوث محبت نے میرا ہر خیال غلط ثابت کر دیا ہے"اسکے دل پر ہاتھ رکھے وہ جیسے اسے عمر بھر کا سکون بخش رہی تھی۔

اب میں یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ محبت ہوتی ہے اور یہ بے غرض ہوتی ہے۔آپ نے کبھی عام لڑکوں کی طرح میرے وجود کی"
خواہش نہیں کی۔نکاح میں ہوتے ہوئے۔آپ نے کبھی مجھے چھونے کی یا غلط نظر سے دیکھنے کی چاہ نہیں کی۔

ان سب چیزوں نے میرا محبت پر یقین پختہ کر دیا۔میں نے اب جانا ہے کہ محبت تو تڑپ کا نام ہے۔۔۔یہ تو ایسی پیاس ہے جسے پانی کی چاہ نہیں۔اس کے لئے پیاس ہونا کافی ہے۔یہ بس ہے تو ہے۔۔۔اسکے لئے محبوب کے چہرے کی ایک مسکراہٹ ہی کافی ہے۔اس کا ساتھ کافی ہے۔اس کا ہونا کافی ہے۔وہ دور ہے یا پاس یہ اطمینان کافی ہے کہ وہ آپ سے ہے اور آپ اس سے ہیں۔"وہ نہیں جانتی تھی کہ یہ سب وہ کیسے کہہ رہی ہے۔مگر اب اس لمحے اس کا دل اس پیارے دل والے شخص سے اظہار کرنے کو کہہ رہا تھا۔اور وہ کر رہی تھی۔

تھینکس غازی اس بے لوث محبت کے لئے۔۔۔مجھے محبت کا احساس دینے کے لئے۔۔۔میں نے اب جانا ہے۔۔۔کہ محبت بہت"
خوبصورت جذبہ ہے۔۔۔"اس کے کندھے سے سر اٹھا کر اسکی آنکھوں میں دیکھتے وہ تشکر آمیز لہجے میں بولی۔

غازی کے پاس کچھ کہنے کو نہ تھا۔اب اسے اس محبت کو نبھانا تھا۔۔ابھی اور تا عمر۔۔۔۔

اس نے محبت سے اسے خود میں سمیٹ لیا۔آج اسکی محبت کی تکمیل ہو گئی تھی۔آج وہ واقعی خوش نصیب تھا۔محبت کے موتی وہ آہستہ آہستہ اسکے وجود میں بکھرا رہا تھا۔

جب سے وہ غازی کی بارات سے آیا تھا وہ سو نہیں پا رہا تھا۔

بیڈ پر چت لیٹا وہ بس چھت کو گھورے جا رہا تھا۔

اپناگھر ہونے کے باوجود اس میں ابھی اپنے گھر جانے کی ہمت نہیں تھی۔

ہوٹل کے کمرے میں ہی اس کا قیام تھا۔

آج کا ایک ایک منظر کب سے اسکی آنکھوں کے آگے گھوم رہا تھا۔

ہر منظر میں سب سے واضح چہرہ مناب کا تھا۔

اس نے ایک پل کے لئے بھی فاتک کی جانب نہیں دیکھا تھا۔

جس کی نظریں تمام وقت صرف اس کا طواف کر رہی تھیں۔

تھوڑی دیر کے لئے ہی وہ سب کے درمیان رہی تھی۔ پھر اٹھ کر اندر چلی گئی تھی۔

فاتک کا کتنی ہی بار دل کیا اس کے پیچھے جائے۔

اس سے پھر معافی مانگنے کا ایک موقع دینے کی درخواست کرے۔

لیکن وہ اس قدر بے گانگی کا مظاہرہ کر رہی تھی کہ فاتک میں ہمت ہی نہ ہوئی۔

صبغہ اندر کیوں گئی تھی وہ نہیں جانتا تھا۔

مگر آخر میں جب وہ صبغہ کو لے کر باہر آئی تب اس کی آنکھیں بہت سارا رو چکنے کی داستان سنا رہی تھیں۔

تو کیا وہ صرف اجنبیت کا خول چڑھائے ہوئے ہے۔

فاتک نے تھک کر آنکھیں موندی۔

کچھ سوچ کر بیڈ کے بائیں جانب سائیڈ ٹیبل پر دھرے موبائل کو دیکھا۔

کچھ سوچ کر اٹھا۔

تکیوں کے سہارے ٹیک لگا کر موبائل کھولا۔

مناب کا نمبر نکال کر کچھ ٹائپ کیا۔

وشہ کب کی سو چکی تھی۔ اس کے باوجود مناب اسکے ہاتھوں میں مسلسل انگلیاں پھیرتے سامنے دیوار کو یک ٹک دیکھے جا رہی تھی۔

ذہن منتشر تھا۔ اور اس کی وجہ فاتک کے علاوہ اور کون ہو سکتا تھا۔

کیا کیا نہ یاد آ رہا تھا اسکی دیوانگی۔۔۔ اسکی محبتیں۔۔۔ اس کا ایک ایک رنگ مناب کو اب بھی ازبر تھا۔

ایک آنسو چپکے سے آنکھوں کے گوشوں پر ٹھہرا

ایک گہری سانس کھینچتے مناب نے بیڈ کی بیک سے سر ٹکایا۔

سر درد سے پھٹنے والا ہو رہا تھا۔

کہنے کو تو کہہ دیا تھا کہ فاتک کو معاف کر دے گی۔

مگر کیسے۔

اسی سوچ کے ساتھ ہجر کا ہر وہ لمحہ یاد آیا جب اس ستمگر کے لئے آنسو بہائے تھے۔

جب لگتا تھا فاتک کی جدائی میں کسی دن سانس بند ہو جائے گی۔

جب جب اسکے کپڑوں کی الماری کھول کر اسکی شرٹس سے لپٹ لپٹ کر روئی تھی۔

جب جب اسکے پسندیدہ پرفیوم کو خود پر اسپرے کر کے اسکی خوشبو کو اس پاس محسوس کرنا چاہا تھا۔

اگر روشنہ نہ ہوتی تو وہ شاید فاتک کی جدائی میں پاگل ہو جاتی۔

اس نے شادی سے پہلے نہ سہی مگر شاید کے بعد اس ایک مہینے میں فاتک سے بے پناہ محبت کی تھی۔

آنسو تواتر سے اسکے گالوں پر پھسل رہے تھے۔

دکھتے سر پر ہاتھ رکھے وہ اپنی سسکیاں روکنے کی کوشش کر رہی تھی کہ موبائل بج اٹھا۔

بے دلی سے فون اٹھایا تو اسی دشمن جاں کا نمبر دکھائی دیا۔

بے دلی سے موبائل واپس رکھ دیا۔

پھر کچھ سوچ کر دوبارہ موبائل اٹھا کر کھولا۔

انباکس میں موجود الفاظ پر وہ اپنی سسکیاں روک نہ پائی۔

Sweet heart, would you wake up today?

I promise, you would recognize my faith

I wanna show you, how I've grown in this place

In this place, I'm not alone and I know I'll be okay

But it's always harder, when the winter comes to stay

When I can't help but remember, all the words I'd never say

And it's killing me, that you're not here with me

I'm living happily, but I'm feeling guilty

Oh you won't believe, the wonders I can see

This world is changing me, but I'll love you faithfully

آخر میں لکھا 'سوری' مناب کو تڑپا گیا۔

کیا بس ایک سوری کا لفظ اسکی سب تکلیف کو ختم کردے گا۔

بیڈ سے اتر کر نیچے کارپٹ بیٹھتے وہ منہ پر ہاتھ رکھے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

یکدم فاتک کالنگ بلنک ہوا۔

وہ ساکت ہوئی۔

کچھ دیر موبائل بجتا رہا۔۔

مناب میں فون اٹھانے کی ہمت نہ تھی۔

ساکت نظروں سے دیکھتی رہی۔

سب بیلیں ہو چکنے کے بعد فون بند ہو گیا۔

مناب نے آنسو صاف کئے۔

سیدھی ہوئی کہ موبائل پر سے بجنے لگا۔

ایک موقع "تو اس نے دینا ہی تھا۔ مگر وہ ایک موقع اتنی جلدی دینا پڑے گا۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔"

ابھی بھی اس میں فون اٹھانے کی ہمت نہ تھی۔

مناب کے میسج چیک کرنے پر دوسری جانب اس کے میسج پڑھنے کا نوٹیفکیشن مل چکا تھا۔ وہ نہ ملا ہوتا تو وہ یہی سمجھتا کہ مناب شاید سو چکی ہے۔

مگر اب وہ جانتا تھا کہ وہ بھی اسی کی طرح جاگ رہی ہے۔

تیسری بار فون بجنے پر بالآخر مناب نے فون اٹھا لیا۔

فون کان سے لگانے کے بعد بھی وہ کچھ نہ بولی

ہیے۔۔۔ہیلو۔۔۔ہیلو مناب "فاتک کی آواز کی بے تابی ڈھکی چھپی نہیں تھی۔"

آنسو مناب کے گالوں پر پھسلے۔

اس کی سانسوں کی آواز بھی فاتک کے لئے بہت تھی

کم از کم وہ اسے سن تو رہا تھا۔۔

وہ سب سن رہا تھا جسے مناب میں کہنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔

میں جانتا ہوں کہ میں معافی مانگنے کے قابل نہیں۔ پھر بھی میں ہر دن آپ سے معافی مانگوں گا۔"

شاید کوئی ایسا دن آئے کہ آپ کا دل میرے لئے پگھل جائے۔

کوئی تو ایسی گھڑی آئے جب میری محبت پھر سے آپکے دل میں تر و تازہ ہو۔"فاتک کے لہجے کی تکلیف مناب کو سکون دینے کی بجائے بے چین کر رہی تھی۔

تو کیا دل اب بھی اس کا تمنائی ہے۔

تو کیا ذہن بھی اسکا دیا ہر زخم بھول گیا ہے۔

کیا میں اتنی ہی ارزاں تھی۔ کہ آپ یوں مجھ سے منہ موڑ لیتے"چھ سال بعد وہ جو اس سے کبھی شکوہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔"

آج اس کی آواز سنتے ہی ایک شکوہ ہونٹوں سے ادا کر بیٹھی۔

نہیں مناب۔۔۔آپ تو میرا سب کچھ ہو۔۔"مناب کی سسکیاں بڑھنے لگیں۔"

فاتک کا بس نہیں چل رہا تھا کسی طرح اس کے پاس پہنچ جائے اسکے آنسو اپنے ہاتھوں سے چنے۔

بے بسی سے سر تھک ہار کر بیڈ کراؤن سے لگایا۔

صرف ایک موقع آخری موقع دے دو"خواہش زباں پر آ ہی گئی۔"

مجھ میں ہمت نہیں"مناب نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا۔"

اس ایک موقع کے بدلے جو کہو گی وہ مانوں گا۔ بس ایک آخری موقع آپکے روبرو آنے کا"فاتک نے پھر سے خواہش ظاہر کی۔"

ایک موقع دینے کا وہ فیصلہ تو کر چکی تھی۔

مگر اسے ماننے میں متامل تھی۔اسے کہنے میں گریز برت رہی تھی۔

دل تھا کہ ہمت نہیں کر پا رہا تھا۔اور دماغ۔۔۔وہ الگ ذہن کے پردے پر تکلیف دہ لمحات کی فلم چلا رہا تھا۔

کس کی سنتی۔۔

کچھ بھی کہے بنا اس نے خاموشی سے فون کاٹ دیا۔

پیر سمیٹ کر سینے سے لگائے۔ٹانگوں کے گرد باز و لپیٹ کر چہرہ ان میں چھپا لیا۔

وہ اس وقت کسی سہارے کی شدت سے خواہش مند تھی۔

مگر اس سہارے تک پہنچنے میں ہچکچا رہی تھی۔

اگلے دن ولیمے پر وہ وعدہ کے مطابق موجود تو تھا مگر بجھا ہوا۔

رات مناب نے جیسے اس کی کچھ بھی سنے بنا فون بند کر دیا۔فاتک کی امیدیں ختم ہو رہی تھیں۔

وہ کیسے اسے کچھ کہہ پائے گا اس کی سمجھ سے باہر تھا۔۔

مناب کچھ سننے کو تیار ہی نہیں تھی وہ معافی کیسے مانگتا۔

غازی بلیک ڈنر سوٹ میں موو کلر کی ٹائی لگائے۔۔بے حد مطمئن اور خوش نظر آ رہا تھا۔

موو اور پستئی رنگ کے لہنگے اور شارٹ شرٹ میں دلہن بنی صبغہ کی پلکیں رخساروں سے اٹھنے سے انکاری تھیں۔

محبت کے جگنو کسی کے چہرے پر کیسے نظر آتے ہیں۔ان پلوں میں صبغہ کے چہرے سے چھلکتے بآسانی نظر آ رہے تھے۔

خوشی سے دمکتا دونوں کا چہرہ اسٹیج کے پاس کھڑی مناب کو مطمئن کر گیا تھا۔

اسٹیل گرے ساڑھی اور خوبصورتی سے کئیے گ ئے میک اپ میں وہ ہر آنکھ کو چونکنے پر مجبور کر رہی تھی۔

رات بھر کی رونے سے سوجی ہوئی آنکھوں کو اس نے بڑی مہارت سے چھپا لیا تھا مگر ان آنکھوں کی بے چینی۔۔خالی پن اور یاسیت کم از کم فاتک کی نظروں سے اوجھل نہیں تھی۔

سب خوش گپیوں مصروف تھے اور فاتک مناب کا جائزہ لینے میں۔

پاپا۔۔آپ میں اور ممی کی کوئی پک نہیں لے رہا" وشہ اسکی گود میں چڑھی شکوہ کناں لہجے میں بولی۔"

ابھی لو" فاتک نے موبائل نکال کر اپنی اور وشہ کی سیلفی بنا ڈالی۔"

مگر ممی تو اس پک میں نہیں ہیں" وہ منہ پھلا کر بولی۔"

ممی ابھی مجھ سے خفا ہیں نا" فاتک نے گہری سانس بھرتے ہوئے کہا۔"

آپ نے کل مجھ سے پرامس کیا تھا کہ آپ ممی سے سوری کریں گے" وہ انگلی اٹھا کر اسے غصے سے گھورتے ہوئے بولی۔"

فاتک اسکی ادا پر ہنس پڑا۔

سوری بھی کیا تھا لیکن ممی ابھی بھی نہیں مانیں" فاتک نے بے سارے جہاں کی بے چارگی اپنے لہجے میں سمو کر کہا۔"

آئی وش کبھی میری۔آپکی اور ممی کی پرفیکٹ فیملی پک ہو جیسے میرے فرینڈز کی ہوتی ہے" وہ منہ لٹکا کر بولی۔"

فاتک نے بے اختیار آمین کہا۔

اسے محبت سے اپنے ساتھ لگاتے ادھر ادھر پھرتی اس کٹھور کو دیکھا۔

جسے سب کی پرواہ تھی سوائے فاتک کے۔

واجد غصے بھری نگاہوں سے ہی صحیح مگر اسکی جانب دیکھ تو لیتے تھے

مناب تو وہ بھی نہیں کر رہی تھی۔

دل تھا کہ اسکے لئے بے چین تھا اور وہ تھی کہ لاپرواہ۔

بھابھی" غازی نے اسٹیج پر بیٹھے دائیں جانب اسٹیج سے کچھ دور کھڑی مناب کو آواز دی۔"

مناب نے مڑ کر دیکھا۔

نظریں غازی کے پاس کھڑے فاتک سے ٹکرائیں۔

دل بری طرح دھڑکا۔

ان نگاہوں کا شور بڑھتا جا رہا تھا اور مناب اتنی جلدی ان کی حکایتیں سننا نہیں چاہتی تھی۔

غازی نے اشارے سے اوپر آنے کا کہا۔

مناب نے ایک بے زار نگاہ اس پر ڈالی۔

فاتک مسلسل اسے نظروں کے فوکس میں رکھے ہوئے تھا۔

مناب مرتے کیا نہ کرتے کے مصداق ساڑھی کا پلو سنبھالتے آگے بڑھی۔

وشہ کاؤچ پر بیٹھی تھا جبکہ اسکے آگے غازی اور فاتک کھڑے کچھ بات کر رہے تھے۔ وشہ باپ کا ہاتھ تھامے اسکے بائیں جانب کھڑی تھی۔

کیا بات ہے" مناب نے فاتک کو بھرپور طریقے سے نظرانداز کرتے غازی سے پوچھا۔"

بھابھی وہ دیکھیں" غازی نے یکدم اسکا رخ سامنے کیا۔"

نامحسوس انداز میں بیچ میں سے ہٹا۔

فاتک بھی حیران نظروں سے غازی کو دیکھ رہا تھا۔

کیا ہے" مناب نے حیران ہو کر سامنے دیکھا کہ وہ کیا دکھا رہا ہے۔"

اتنی دیر میں کیمرے کے فلیش نے مناب، فاتک اور وشہ کی کھٹا کھٹ تصویریں لے ڈالیں۔

کچھ بے یقینی سے اس نے پاس کھڑے فاتک کو دیکھا۔

جو خود حیران تھا کہ غازی نے یہ کیا کیا ہے۔

جتنی دیر میں وہ سنبھلتی اسٹیج کے سامنے موجود سب کیمرے انہیں ہمیشہ کے لئے قید کر چکے تھے۔

مناب غصے سے سرخ چہرہ لئیے سیکنڈ سے پہلے اسٹیج سے اتر گئ۔

مگر وشہ کی خواہش پوری ہو چکی تھی۔

یہ کیا تھا" فاتک نے غصے سے صبغہ کے ساتھ بیٹھے غازی کو گھورا۔"

وشہ کی خواہش۔۔۔ آپ دونوں تو نجانے کب پوری کرتے مگر میں اپنی بیٹی کی یہ خواہش آج اور ابھی پوری کرنا چاہتا تھا" غازی نے" محبت سے وشہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

جو نا سمجھی سے کبھی غازی اور کبھی فاتک کو دیکھ رہی تھی۔

فاتک وشہ کو لئے اسٹیج سے اتر گیا مگر مناب کے دل میں یہ غلط فہمی گھر کر گی کہ یہ سب فاتک نے جان بوجھ کر کروایا تھا۔

فاتک بھائ آپ اس محفل میں ہیں اور کوئ گانا نہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے" وہ جو اسٹیج سے اتر کر کزنز کے نرغے میں پھنسا تھا ان کی بات پر" مزید پریشان ہوا۔

نہیں یار۔۔ آل ریڈی اتنا اچھا میوزک لگا ہوا ہے" فاتک نے اسٹیج کے بائیں جانب بنے ایک اور اسٹیج کی طرف اشارہ کیا جہاں پہلے سے" ہی موسیقی کا انتظام تھا۔

نہیں نہیں ہمیں آپ سے کچھ سننا ہے۔۔۔"سب یک زبان ہو کر بولے۔"

مہندی پر بھی سب نے فرمائش کی تھی مگر وہ ٹال گیا تھا۔

لیکن آج اسے سب کو پھر سے ٹالنا مشکل لگ رہا تھا۔

اب آپ بڑے بڑے سنگرز کی طرح نخرے دکھا رہے ہیں" نتاشہ پھوپھو کی بیٹی منہ پھلا کر بولی۔"

لوگ اتنی دور دور سے آکر آپکے گانے سنتے ہیں۔ ہمیں تو کزنز ہونے کے ناطے کچھ تو فائدہ ہونا چاہئیے نا" ایک اور کزن بولا۔"

سب کے زور دینے پر اس نے آنکھوں میں بے چارگی لئے داؤد کی جانب دیکھا۔

ان کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ اسٹیج کی جانب بڑھا۔

سب کزنز اشتیاق سے اسی اسٹیج کے آس پاس کھڑے ہو گ ئے۔

واجد غصے سے پیچ و تاب کھا رہے تھے۔

اَلسَلامُ عَلَيكُم وَرَحمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ

www.PakDigestNovels.Com پر خُوش آمدید۔

اپنی صلاحیتوں کو منوائیں اور دنیا میں اپنی الگ پہچان بنائیں۔ لکھنے کے ہنر کو ہم تک پہنچائیں ہم دنیا تک پہچائیں گے۔

کیونکہ

www.PakDigestNovels.Com

آپکو دے رہا ہے۔

سنہری موقع، تو بس ہماری سائٹ پر اپنا ناول، کالم، شاعری پوسٹ کروانے کے لیے مندرجہ ذیل ای میل اور لنک پر رابطہ کریں۔

www.FaceBook.Com/PakDigestNovels

www.PakDigestNovels@Gmail.Com

داؤد کو بھی گھور کر دیکھا۔

جنہیں پرواہ نہیں تھی۔

وشہ بھی خوشی سے دمکتے چہرے سے باپ کے پاس کھڑی تھی۔

مائیک ہاتھ میں لئے اس نے گلا کھنکھارا۔ سب نے تالیاں بجا کر اسکی حوصلہ افزائی کی۔

گٹار والے سے گٹار لے کر گلے میں ڈال۔

نظریں مناب کی جانب اٹھیں جس کی نظریں اس پر نہیں تھیں مگر سماعتیں اسی کی جانب متوجہ تھیں۔

فاتک کے چہرے پر محظوظ کن مسکراہٹ جاگی۔

فاتک نے چند بول سوچ کر آنکھیں بند کیں۔

This is a day

filled with saddness and pain

sorrow and shame

like I've never known

Why can't I get it right

on the first or the second time

will the third be a wasted life

Should we try again?

and smile again?

Hold our breath and pray...

should we leap in faith

or stand in vain?

Hold our breath and pray...

and try again.

The is a day

of failure that brings

memories that sting.

A heart that is stained.

I know I'm not the only one

to face this loaded gun

and pen what had begun

Oooo it is for love,

it is for love,

that we try...

and that we pray.

ان الفاظ میں کون سی خواہشیں پنہاں تھیں مناب اچھے سے جان گئ تھی۔

فاتک کی گمبھیر آواز پورے ماحول پر سحر طاری کر رہی تھی۔

درد ہی درد تھا اسکی آواز میں۔۔۔

آنکھیں کھول کر مناب کی جانب دیکھا۔

جو شاید اسکی آنکھیں بند ہونے کا فائدہ اٹھاتے اس وقت فاتک کی جانب ہی متوجہ تھی۔

اسکے دیکھنے پر یکدم نظروں کا زاویہ بدل گئ۔

فاتک ہولے سے مسکرایا۔

گانا ختم ہوتے ہی سب نے بھرپور تالیوں سے اسے داد دی۔

فنکشن ختم ہوتے ہی غازی نے وشہ کو واجد اور ناز کی گاڑی میں بٹھایا جبکہ وہ خود مناب اور صبغہ کے ہمراہ اپنی گاڑی میں تھا۔

غازی اب کہاں جانا ہے؟" مناب تھکی ہوئ تھی۔"

جسمانی طور پر بھی اور ذہنی طور پر بھی۔

غازی واجد اور ناز کو کہہ آیا تھا کہ وہ ان دونوں کو آئس کریم کھلا کر لا رہا ہے۔

گھر چلو اب کل آکر کھا لینا" واجد جو ویسے ہی فاتک کی وجہ سے سارا وقت غصے اور اکتاہٹ کا شکار رہے تھے۔"

غازی کو ٹوکنے لگے۔

"بابا بس تھوڑی دیر میں آرہے ہیں"

بھائی صاحب بچے ہیں انجوائے کرنے دیں۔یہی تو دن ہیں" داؤد نے اسکی حمایت کی۔"

تم انہیں زیادہ شے مت دو۔ویسے بھی تم سے ذرا فارغ ہو کر کچھ ضروری بات کرنی ہے "سب کی موجودگی کے سبب وہ غازی کو کچھ کہہ "

نہیں پائے۔داؤد کی حمایت بھی انہیں ایک آنکھ نہ بھائی تھی۔

فاتک کی بے جا طرفداری کے سبب وہ ویسے ہی داؤد پر غصہ تھے۔

مگر انہیں تنبیہہ کرنا نہیں بھولے۔

جی ضرور۔۔جب آپ بلائیں گے حاضر ہو جاؤں گا" انہوں نے غازی کو نکلنے کا اشارہ کرتے واجد کو باتوں میں لگایا۔"

غازی ان دونوں کو لے کر فورا اپنی گاڑی کی طرف بڑھا۔

اور اب وہاں سے نکلنے کے بات مناب مسلسل دہائیاں دے رہی تھی۔

مجھے آئسکریم کا کوئی اتنا شوق نہیں تم دونوں ہی بس آجاتے" وہ پھر سے کوفت زدہ لہجے میں بولی۔"

اب آگئی ہو تو منہ پھلا کر ضرور بیٹھنا ہے" صبغہ نے غصے سے کہا۔"

اچھا بھئی" اسے فورا اپنے بیزار انداز کا اندازہ ہو گیا۔"

فورا سنبھل گئی۔

جو بھی تو اب غازی اسکی بہن کا شوہر بھی تھا اور اس رشتے کے ناطے اسے غازی کو اہمیت دینی ہو گی۔

غازی نے مسکراہٹ دبا کر صبغہ کو دیکھا۔

کچھ دور ہی پہنچے تھے کہ غازی نے یکدم گاڑی روک دی۔

مناب جو اپنی ہی سوچوں میں گم تھی حیران ہو کر ارد گرد دیکھنے لگی جہاں آئسکریم کی کوئی دکان نہیں تھی۔

یہاں کیوں رکے ہو" اس نے کچھ حیران ہو کر غازی سے کہا۔"

مگر اسکے جواب دینے سے پہلے ہی ایک اور گاڑی انکے پیچھے رکی۔جو ہال سے یہاں تک ان کا پیچھا کر رہی تھی۔

یکدم مناب کی جانب کا دروازہ کھلا۔

مناب یکدم ڈر سی گئی۔

بائیں جانب دیکھنے پر جو چہرہ نظر آیا اسے وہ کتنے لمحے بے یقین نظروں سے دیکھتی رہی۔

غازی اور وشہ مطمئن بیٹھے تھے۔

آؤ" فاتک نے ہاتھ آگے بڑھا کر اسکو نکلنے کو کہا۔"

مناب آنکھوں میں حیرانی لئے انہیں دیکھ رہی تھی۔

میں کیوں آؤں۔۔مجھے گھر جانا ہے" وہ بدک کر بولی۔"

گھر ہی لے جارہا ہوں" اب کی بار اس نے زبردستی مناب کا ہاتھ تھام کر باہر نکالا۔"

چھ سال بعد اسکے وجود سے پھر سے آشنائی ہوئی تھی دل تو دھڑکنا ہی تھا۔

غازی انہیں منع کرو" مناب نے آخری امید کے طور پر غازی کو دیکھا۔"

"آپا تم اپنا وعدہ بھول رہی ہو۔تم نے فاتک بھائی کو ایک چانس دینا تھا۔"

صبغہ نے اسے بہت کچھ یاد دلا دیا۔

مناب خاموش ہو گئی۔مزاحمت دم توڑ گئی۔

ہاں چانس دینا تھا مگر وہ چانس اتنی جلدی" یہ مناب کو اندازنہیں تھا۔"

فاتک کے ساتھ اسکی گاڑی کی جانب بڑھ گئی۔

ہاں اسے سننا تھا اور بہت سا سنانا تھا۔

کسی بت کی مانند وہ اسکے ساتھ اسکی گاڑی میں بیٹھی تھی۔

فاتک نے ایک گہری نظر ساڑھی میں ملبوس مناب پر ڈالی/مٹے مٹے میک اپ میں بھی وہ دمک رہی تھی۔ونڈ اسکرین سے پار دیکھتے اسکے چہرے سے ہی اسکے ذہن کی ابتر حالت کا اندازہ ہو رہا تھا۔

فاتک نے نظر پھیر کر گاڑی سٹارٹ کی۔

ان کی گاڑی سٹارٹ ہوتے ہی غازی نے بھی اپنی گاڑی سٹارٹ کی۔

صبح ہی فاتک کو غازی کی کال آئی۔

کیسے ہیں بھائی" غازی کے فریش لہجے سے ہی فاتک کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ بے حد خوش ہے۔"

میں تو ٹھیک ہوں تم اپنی سناؤ۔۔ کیسے ہو۔۔۔بیگم کو تم پسند آگ ئے یا ابھی تک بے گانگی چل رہی ہے" فاتک جانتا تھا کہ صبغہ غازی کے" برعکس ہے۔جہاں وہ محبت میں شدت پسند ہے۔

صبغہ کے جذبات بالکل ٹھنڈے اور برفیلے ہیں۔

جناب میں ناپسند کئے جانے والا بندہ نہیں۔ وہ تو تھوڑا لحاظ مروت برتتا تھا صرف اسی لئے کہ محبت میں زور زبردستی اچھی نہیں ہوتی۔"""

غازی نے کچھ فخر سے کہا۔

مگر آپکے معاملے میں اب زور زبردستی کرنی پڑے گی "غازی کی بات پر فاتک چونکا۔"

کیا مطلب "اس نے اچھنبے سے پوچھا۔"

السلام علیکم بھائی "یکدم فون سے صبغہ کی آواز ابھری۔"

جس کا مطلب تھا کہ غازی نے اسپیکر آن کیا ہوا تھا۔

وعلیکم سلام کیسی ہو چھوٹی "فاتک محبت سے بولا"

بالکل ٹھیک۔ بھائی میں نے اور غازی نے ایک پلان بنایا ہے جس پر عمل آپ کو کرنا ہے "صبغہ نے اسے بھی راز میں شریک کیا۔"

وہ کیا؟ "فاتک نے دلچسپی سے کہا۔"

ہمارے ریسیپشن کے بعد میں اور غازی آپا کو گاڑی میں آئسکریم کھلانے کا کہہ کر لے جائیں گے۔ داؤد ماموں سے بھی ہم نے بات کرلی ہے۔ وہ بڑے ماموں کو انگیج کریں گے۔ اور آپ ہماری گاڑی کو فالو کریں گے۔ کچھ دور جا کر ہم گاڑی روکیں گے۔ اور آپ نے آپا کو اپنے ساتھ لے جانا ہے "ان کا پلین سن کر جہاں فاتک خوش ہوا وہاں مناب کے رویے کا سوچ کر گھبرایا۔

لیکن صبغہ۔ تمہاری آپا بہت غصے میں ہے "فاتک کو مناب کی رات والی بے اعتنائی یاد آئی۔"

بھائی جب گھی سیدھی انگلیوں سے نہ نکلے تو انگلیاں ٹیڑھی کرنی پڑتی ہیں۔ میں جانتی ہوں آپ کو زور زبردستی پسند نہیں۔ ہوتی تو اب" تک آپ اس کے پلٹنے کے انتظار میں نہ ہوتے۔۔ بلکہ اسے اپنی جانب آنے پر مجبور کر چکے ہوتے۔ میں نے کل رات اس سے وعدہ لیا تھا کہ میری خوشیاں کا دارومدار آپکی معافی پر ہے۔ وہ اپنے دل میں آپکے لئے گنجائش نکالے گی۔

اور اب کل سے اب تک وہ آپ کو معاف کرنے کے بارے میں سوچنے پر مجبور ہے۔ "صبغہ خاموش ہوئی۔

غازی ٹھوڑی کے نیچے سیدھے ہاتھ کی مٹھی جمائے گہری نگاہوں سے صبغہ کو دیکھنے میں مصروف تھا۔

جو ہمیشہ کی طرح اسے نظرانداز کیئے فاتک کو منانے میں مصروف تھی۔

غازی کے بازو کے حلقے میں بیڈ پر بیٹھے بھی وہ اپنے آپ میں ہی مگن تھی۔

وہ تو ٹھیک ہے مگر وہ اور بدگمان نہ ہو جائے۔" فاتک کسی قدر بے بسی سے بولا۔"

افوہ فاتک بھائی۔۔۔ ہر بار دوسرے کی مرضی پر کام کرنے ضروری نہیں ہوتے۔ کسی کی بہتری کے لئے آگے بڑھ کر اسے اسکی غلطی کا" احساس دلانا پڑتا ہے۔ وہ سمجھ نہیں رہی کہ وہ اپنی زندگی کے ساتھ غلط کر رہی ہے۔ اسے اپنے ہونے کا۔۔ اپنے ساتھ کا احساس دلائیں۔ چاہے یہ احساس زبردستی دلانا پڑے۔" صبغہ کی بات پر وہ ہنکارا بھر کر رہ گیا۔

بھائی انتظار کبھی کبھی اور بدگمانیاں لے آتا ہے۔ اس سے پہلے کہ آپ اس کے واپس پلٹنے کا انتظار کریں بہتر ہے کہ اسے مجبور کریں کہ وہ" پلٹے اور یہ سب فون اور میسجز پر نہیں ہو گا۔ آپ کو اسکے روبرو آنا پڑے گا۔۔۔ جب اپنی خواہشوں کے لئے آپ نے انتظار نہیں کیا۔۔۔ تو اپنی سچی خوشیوں کے لئے کیوں کر رہے ہیں؟" صبغہ نہ چاہتے ہوئے بھی ہلکا سا طنز کر گئی۔

فاتک کے لئے کچھ کہنے کو نہیں بچا تھا۔

ٹھیک ہے" وہ حامی بھر گیا۔"

کبھی بھی ڈو اور ڈائی جیسے حالات کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے" فون بند کرنے سے پہلے بھی وہ اسے نصیحت کرنا نہ بھولی۔"

اور فاتک کے لئے سوچوں کے نئے در وا کر گئی

صبغہ نے ٹھیک کہا تھا خوشیوں کے پلٹنے کا انتظار کیوں کیا جائے۔

اور اس لمحے اسکی زندگی کی سب سے بڑی خوشی اسکے قریب تھی۔

فاتک نے تمام راستہ اسے خود سے جنگ کرنے دیا۔

ایک لفظ بھی نہیں کہا۔ نہ مناب نے اسے مخاطب کیا۔

مگر گاڑی جس جگہ اس نے روکی مناب خاموش نہ رہ سکی۔

ہم یہاں کیوں آئے ہیں" وہ اسے کہاں لے جا رہا تھا مناب کو غرض نہیں تھی۔ "

مگر فاتک اسے یہاں لائے گا اس نے سوچا بھی نہیں تھا۔

یہ وہی گھر تھا جسے مناب نے اپنے ہاتھوں سے سجایا تھا یہ جانے بنا کہ وہ اپنے دشمن جاں کا ہی گھر سجا رہی ہے۔

جب سے یہ گھر بنا ہے۔ میں یہاں نہیں آیا۔ کیونکہ میں اس گھر میں آپکے بغیر قدم رکھنا ہی نہیں چاہتا تھا۔ یہ گھر میں نے بہت محبت"

سے خریدا تھا۔" فاتک کی بات پر وہ تلخی سے مسکرائی۔

اور دھوکے سے سجوایا تھا" پہلا طنز۔۔۔فاتک نے بہت محبت سے سہا تھا۔"

گھر کی مالکن ہی گھر سجائے تو وہ گھر لگتا ہے۔۔۔ نہیں تو وہ صرف مکان ہوتا ہے۔" فاتک نے چہرہ موڑ کر اسکے پتھر یلے تاثرات لئے"

چہرے کی جانب دیکھا۔

پھر اپنی سائیڈ کا دروازہ کھول کر باہر نکلا۔

گھوم کر مناب کی سائیڈ پر گیا۔

دروازہ کھول کر اسکی جانب ہاتھ بڑھایا۔

مناب نے ایک نظر اسکے بڑھے ہوئے ہاتھ کو اور پھر اسکے مسکراتے چہرے، جگر جگر کرتی آنکھوں کو دیکھا۔

میں بہت سال سے اپنا سہارا خود اٹھانے کی عادی ہو گئی ہوں۔اب کھوکھلے سہاروں کی ضرورت نہیں" مضبوط لہجے میں کہتی۔اپنی"

ساڑھی سنبھال کر اسکے بڑھے ہاتھ کو نظرانداز کرتی گاڑی سے باہر نکلی۔

فاتک نے ہار نہیں مانی اور اسے اب ہار ماننی بھی نہیں تھی۔

مگر مجھے آج بھی آپکے سہارے کی ضرورت ہے۔" مسکراتے لہجے میں کہتے ساتھ ہی اس نے مناب کا ہات زبردستی تھاما۔ جسے اس نے"

چھڑانے کی کوشش کی مگر گرفت مضبوط تھی۔

تھک کر اس نے مزاحمت چھوڑ دی۔

مگر غصہ ساتویں آسمان پر پہنچ چکا تھا۔

فاتک نے محبت سے اسکے ہمراہ اپنے گھر میں قدم رکھا۔

جس کے باہر مناب لاج لکھا تھا۔

یہ کب لگا وہ نہیں جانتی تھی۔جب اس نے اس گھر سے سارا کام وائنڈ اپ کروایا تب تک یہ اس گھر پر نہیں لکھا تھا۔

فاتک اسے لئے لاؤنج میں رکھے صوفوں پر بیٹھا۔

مناب کی آنکھوں میں ستارے جھلملائے۔

خود بھی اسکے قریب بیٹھا۔مناب کا ہاتھ ابھی بھی اسکے ہاتھ میں تھا۔دوسرا ہاتھ بھی اس پر رکھ کر گویا فاتک نے اسے قید کر لیا۔

مناب نے ایک بار پھر ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی مگر بے سود۔

فاتک کا سر جھکا ہوا تھا۔ مناب نے جھلملاتی آنکھوں سے پہلی بار فاتک کی مناب کی حیثیت سے اسے دیکھا۔

کتنا چاہا تھا اس بے درد کو اس نے اتنے سال۔۔۔

مسلسل اتنے سال

فاتک نے جھکا سر اٹھایا اور مناب نے سرعت سے اپنا سر جھکا لیا۔

سمجھ نہیں آرہی کہاں سے شروع کروں "اس کا گمبھیر لہجہ مناب کے دل پر منجمد برف کو پگھلانے لگا۔"

میرے جنون سے آپ بھی واقف ہو۔ میرا میوزک سے عشق بہت بچپن سے ہے۔ مگر نجانے بابا کو کیوں یہ سب برا لگتا تھا۔ ان سے" چھپ کر ہر چیز سیکھی۔ بینڈ بھی بنایا۔

مگر گھر سے اجازت نہ ملنے کی وجہ سے اسے چھوڑنا پڑا۔

پھر سولو گانے بنائے اور گائے۔ سب نے بے حد سراہا۔

لیکن اگر کسی نے نہ سراہا تو وہ بابا اور پھر پھوپھو تھیں۔

جب بھی بابا مجھے میوزک کے حوالے سے ڈانٹتے میرا جنون اور شدت اختیار کر جاتا۔ "فاتک وہ سب آج مناب سے شئیر کر رہا تھا جو اس نے کبھی شئیر نہیں کیا تھا۔

میں نے بہت سے کنسرٹس اسی لئے چھوڑے کہ جب بھی بابا سے اجازت مانگتا بابا منع کر دیتے۔ اور بہت برے طریقے سے منع کرتے۔"

انھی دنوں یہ انکشاف ہوا کہ میوزک کے ساتھ ساتھ میرا ایک اور عشق بھی ہے "فاتک جو زمین کی جانب نظریں کیئے سب حکایتیں کہہ رہا تھا آخری جملے پر نرم گرم نظروں سے خود کو تکتی مناب کو دیکھ کر مسکرایا۔

مناب صمد۔۔۔ ایسا عشق کہ جس کی تمنا کے لئے مجھے جھوٹ بولنے پڑے۔ "فاتک کی بات پر آنسو پھسل کر گالوں پر آئے۔ جنہیں بہت" احتیاط سے فاتک نے دائیں ہاتھ سے چنا۔

جب آپ سے بات پکی ہوئی تب پھوپھو نے مجھ سے کہا 'اپنی بیٹی تب دوں گی جب تم یہ میراثیوں والا شوق ختم کر دو گے 'میں نے" جھوٹ بولا اور کہا سمجھیں آج سے ختم "مناب نے بے یقین نظروں سے اسے دیکھا۔

میرا وہ دوست جو کنسرٹس آرگنائز کرواتا تھا۔ ہماری شادی سے دو ماہ پہلے اس نے بتایا کہ ایک کنسرٹ دبئی میں ہو رہا ہے۔ اگر آنا چاہتے ہو"

تو ٹھیک ورنہ اس کے بعد میں کسی اور سے تمہاری نہ تو بات کروں گا اور نہ دوبارہ تمہیں کنٹیکٹ کروں گا۔ بس میں نے تبھی سوچ لیا کہ ایک ماہ میں شادی کرنی ہے۔ جب شادی ہو گی تو دونوں کو ساتھ ساتھ چلاؤں گی۔ نا پھوپھو اعتراض کرنے والی ہوں گی نا ہی بابا۔" لمحہ بھر کو وہ رکا۔

اور یہیں سے ہماری سے مجھ سے غلطی ہوئی۔ آپ کو اعتماد میں لئے بنا اتنا بڑا اسٹیپ اٹھا لیا۔ گھومنے کے بہانے آپکو بھی ساتھ لے جاتا اور" وہیں سے ہم جہاں مرضی چلے جاتے۔۔ کوئی کچھ نہ کر سکتا نہ کچھ کہہ سکتا۔" فاتک نے اپنی پہلی غلطی مانی۔

جلدی میں آپ کو کچھ بھی نہ بتایا اور اپنی قسمت آزمانے نکل کھڑا ہوا۔ قسمت نے جہاں ساتھ دیا وہیں اپنی غلطیوں سے آپ کو کھو" دیا۔۔ آپ کے اعتماد کو ٹھیس پہنچائی۔۔۔" فاتک کی آواز بھرائی۔

مناب میں مانتا ہوں۔ میں غلط تھا۔۔۔ شہرت اور اپنا نام بنانے کے چکر میں ہماری محبت کو بھی داؤ پر لگا دیا۔ مگر میرا خدا گواہ ہے میری" شہرت کا ہر لمحہ مجھے اکیلا کرتا گیا۔ صبغہ نے مجھے بتایا ہے کہ وہ خلع والا معاملہ آپ کو بتا چکی ہے۔

مناب میں نے ہر چں دماہ بعد بابا سے اور پھوپھو سے معافی مانگی۔ آپ اپنا نمبر بند کر چکی تھی۔ ان دو کے علاوہ جس کو فون کرتا وہ آواز سن کر فون بند کر دیتے۔

مناب میں غلط تھا مگر میں نے کبھی آپ کو چھوڑنے کا نہیں سوچا۔ میں نے کبھی آپ سے منہ نہیں موڑنا چاہا۔

بخدا مجھے پتہ ہوتا کہ میرا حصہ آپ کے وجود میں پل رہا ہے۔ تو میں کسی سے آپ تک پہنچنے کی اجازت نہ لیتا۔

میں کسی بھی طرح آپ کو یہاں سے لے جاتا" اس کے ہر لفظ میں سچائی تھی۔

مناب کے رونے کی رفتار میں تیزی آئی۔

یقین کرو۔۔۔ میں آپ سے دور ہوا مگر میں نے کبھی بے وفائی نہیں کی۔ میں نے آپ کے علاوہ کسی کو سوچا بھی نہیں۔ خلع کے پیپرز" ملنے کے بعد میں خوفزدہ تھا کہ اگر آپ تک پہنچا اور آپ نے علیحدگی کا سوال کیا تو میں۔۔۔۔ میں مر جاؤں گا۔ میں یہ سہہ نہیں پاؤں گا۔۔"

مناب نے آنکھیں میچ کر اسکے ہاتھوں پر سر رکھ دیا۔

پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

کس مقام پر وہ کیا اعتراف کر رہا تھا۔

میں براہوں۔۔۔ میں گھٹیاہوں۔۔۔۔ میں بے درد ہوں۔۔۔ میں بے حس ہوں مگر میں بے وفانہیں ہوں" فاتک کاٹوٹالہجہ مناب" کادل چیر رہاتھا۔

ایک بار تو مجھے کہتے۔۔۔۔ مجھے اعتماد میں لیتے" چہرہ اوپر کر کے وہ اس سے زیادہ ٹوٹے لہجے میں بولی۔"

ہاں میں مانتاہوں میں نے غلط کیا۔۔۔ مجھے معاف کر دو" فاتک کے لہجے سے بے بسی جھلک رہی تھی۔۔۔ندامت ہی ندامت تھی۔"

میں۔۔۔ میں نے کس تکلیف سے یہ سال گزارے۔۔۔۔ حساب دے سکتے ہیں اس تکلیف کا" مناب اب اپناغبار نکال رہی تھی اور" فاتک کو یہ سہناتھا۔

"نہیں۔۔۔"

ارے آپ تواس ایک رات کابدلہ نہیں چکا سکتے جس رات میں نے وشہ کو جنم دیا۔زندگی اور موت کے درمیان معلق آپکی بیٹی کو اس" دنیامیں لائی۔۔۔۔ایک سیکنڈ اس رات کاایسانہیں تھاجب آپ کو یاد نہ کیا۔ میرے پاس سب تھے مگر میراا صل ساتھی نہیں تھا۔۔۔آپ جانتے ہیں اس رات دل کیا تھامیں مر جاؤں" اسکے ہاتھوں کو جھٹکتے وہ زور سے چلائی۔

آپکے جانے کے بعد ہر رات۔۔۔ ہر رات میں نے اپنے لئے مرنے کی بددعا کی۔۔۔ ہر رات عذاب تھی اور ہر دن اس سے بڑھ کر تکلیف" دہ ہوتا تھا۔۔۔

میں کس سے اپنی تکلیف کہتی۔۔۔ میں کس کو اپنا حال بتاتی۔۔۔

مجھے اس تکلیف سے دوچار کروانے والے دونوں مرد تھے۔آپ نے اپنی خواہشوں کی تکمیل کی اور ماموں نے اپنی انا کو بچانے کے لئے مجھے دکھ دیا۔

میں کس سے انصاف مانگوں۔۔"اس کاایک ایک لفظ درست تھا۔وہ تو چکی کے دوپاٹوں میں پس گئ

میں ہر چیز کے لئے معافی مانگتاہوں" وہ پھر سے بولا۔"

جب جب میں نے لوگوں کی تکلیف دہ باتیں سنیں" وہ پھر سے روئ"

میں اسکے لئے بھی معافی مانگتاہوں" فاتک پھر سے بولا۔"

جس بیٹی کے لئے آج آپ سوالی بن کر آگ ئے ہیں۔اسے ان پانچ سالوں میں میں نے کیسے سنبھالا کیااس کاحساب دے سکتے ہیں""" اسکی ہچکیاں بندھ گئیں اور فاتک کادل ڈول گیا۔

میں اسکے لئے بھی معافی مانگتا ہوں" فاتک نے اب کی بار اسے خود میں سمیٹا۔۔۔"

مناب اسکا سہارا پاتے ہی اور بھی بکھر گئی۔

آپ کسی چیز کا حساب نہیں دے سکتے۔۔۔ کسی ایک بھی لمحے کا نہیں" وہ اسے قصوروار گردانتی رہی مگر ان سالوں میں پہلی بار اپنے دل" کا غبار نکال کر پر سکون ہوئی۔

اس کا اصل غمگسار آج اسکے پاس تھا۔۔۔

وہ اصل سہارا جس کی اسے تلاش تھی وہ آج اسے مل گیا تھا۔

پھر اس کا دل ہلکا کیسے نہ ہوتا۔

میں ایک ایک لمحے کے لئے معافی مانگتا ہوں۔ اور اس معافی کے بدلے جو کہو گی کروں گا۔ میوزک چھوڑنے کا فیصلہ کر چکا ہوں۔۔۔" مزید آپ سے دور نہیں ہو سکتا۔۔۔

بالکل نہیں رہ سکتا اب۔۔۔ مجھے آپکی ضرورت ہر ایک رشتے ہر ایک جنون سے بڑھ کر ہے۔

یہ تمام سال صرف آپ میرے پاس رہی ہو۔ خلوت میں بھی اور ہجوم میں بھی" اسکے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں لئے محبت سے اسکی پیشانی کو چوما۔۔۔

مناب نے شدت سے اس لمس کو محسوس کیا۔

میں کیسے مان لوں" نجانے کیوں اس کی آزمائش مطلوب ہوئی۔"

میں اپنی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آپ کے علاوہ اس دل میں نہ کبھی کوئی آیا نہ کوئی آئے گا" اس سے بڑھ کر وہ اور کوئی ثبوت نہیں دے" سکتا تھا۔

مناب ساکت نظروں سے اسے دیکھتی رہی۔

مگر مجھے اس سب کو مان لینے کے لئے کچھ وقت چاہئیے۔ مجھے وہ سب تکلیف بھولنے کے لئے کچھ وقت چاہئیے۔ اور پھر میں فیصلہ" کروں گی" مناب نے پیچھے ہٹنے کی کوشش کی مگر فاتک کے مضبوط بازوؤں نے یہ کوشش ناکام بنائی۔

جتنا وقت کہو گی دوں گا۔ لیکن کیا یہ وقت آپ میرے قریب رہ کر پورا نہیں کر سکتی۔ یہ اطمینان تو رہے گا کہ آپ میرے" سامنے۔۔۔ میرے آس پاس ہو" فاتک نے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔

نہیں ابھی نہیں۔۔۔۔پلیز" مناب نے فوراً نفی میں سر ہلایا۔"

فاتک نے گہرا سانس کھینچا۔

اوکے "فاتک فقط اتنا ہی کہہ سکا۔"

لیکن میں جو فیصلہ کروں آپ کو قبول ہونا چاہئیے" مناب نے کچھ سوچتے اسکی جانب کھوجتی نظروں سے دیکھ کر کہا۔"

جو کہو گی وہ منظور ہوگا۔۔ میری جان" فاتک نے پھر سے اسے خود میں سموتے اسکے گھنے بالوں پر لب رکھے۔"

مجھے اب چھوڑ آئیں" مناب نے دھڑکنوں کا بمشکل سنبھالتے گزارش کی۔"

کچھ دیر اور" فاتک کا دل نہیں بھر رہا تھا۔۔۔ کیسے بھرتا۔"

نہیں پلیز" مناب منمنائی۔"

فاتک نے بمشکل اسکے وجود سے اپنے بازو ہٹائے۔

اسکا ہاتھ تھام کر کھڑا ہوا۔

جب تک فیصلہ نہیں ہو جاتا کیا میں روز آپ سے مل سکتا ہوں" فاتک کی بات پر اس نے پھر نفی میں سر ہلایا۔"

میں کسی دباؤ میں کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہتی" مناب نے اپنی مجبوری بتائی۔"

اوکے مگر فون پر بات تو ہو سکتی ہے نا" فاتک نے ایک بار پھر درخواست کی۔"

اب کی بار وہ بس سر ہلا کر رہ گئی۔

فاتک اسکے ہمراہ باہر آیا۔

گاڑی چلاتے تمام وقت اس کے ایک ہاتھ نے مناب کے ایک ہاتھ کو قید کر رکھا تھا۔

وہ لمس فاتک چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔

اور مناب مسلسل آنسو پی رہی تھی۔

گھر کے باہر گاڑی روک کر فاتک نے ایک گہری نگاہ مناب پر ڈالی۔

مت جاؤ" لہجے کی اداسی مناب کے دل کو بے چین کر گئی مگر وہ اتنی جلدی کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔"

پلیز فاتک "اس نے ہاتھ چھڑایا۔"

فیصلہ میرے حق میں ہو گانا" فاتک نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔"

خداحافظ "مناب نے ہاتھ چھڑاتے کوئی بھی جواب دیئے بنا گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر کی جانب قدم بڑھائے۔"

مین گیٹ میں داخل ہونے سے پہلے اس نے مڑ کر دیکھا۔

فاتک سر گاڑی کی سیٹ سے ٹکائے گہری کچھ بولتی آنکھوں سے اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔

اسکے مڑنے پر مسکرایا۔

مگر مناب بے تاثر چہرہ لئے واپس مڑی اور اندر چلی گئی۔

فاتک نے گاڑی سٹارٹ کر کے بے نام منزلوں کی جانب بڑھائی

تم سب جانتے ہو کہ وہ لوگ کہاں گ ئے ہیں۔ مجھ سے چھپا کر تم کیا سمجھتے ہو کہ میں انجان ہوں۔ تم سب ملے ہوئے ہو اس کے" ساتھ۔" ان تینوں کے جاتے ہی واجد نے داؤد کو کڑے تیوروں سے دیکھتے گھر آنے کا حکم دیا۔

داؤد خود چاہتے تھے کہ وہ فاتک کے موضوع پر واجد سے بات کریں۔ مگر ابھی شادی کے جھمیلوں میں ایسا کرنے کے حامی نہیں تھے۔
لیکن کب انہیں محسوس ہوا کہ یہ سب ڈسکس کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ حفصہ کے قریب جا کر انہیں مختصر لفظوں میں صورت حال سمجھائی۔

کوئی مسئلہ نہیں آج ہی بات کر لیتے ہیں میں اور بھابھی بھی اس ڈسکشن میں شامل ہوں گے "حفصہ نے بغیر ڈرے اپنے ارادے بھی" داؤد کو بتائے۔

ٹھیک ہے "انہوں نے فوراً حامی بھری۔"

اس وقت وہ چاروں واجد کے ہی کمرے میں آمنے سامنے صوفوں پر بیٹھے تھے۔

واجد صاحب کی گھن گھرج پر وہ تینوں خاموش تھے۔

جی میں جانتا ہوں۔ اور میرے خیال میں یہ غلط نہیں کہ اگر ہم فاتک کو مناب سے معافی مانگنے کا ایک بھی موقع نہ دیں۔" داؤد نے" کھنکھار کر متوازن لہجے میں کہا۔

کیا تم بھول گ ئے ہو کہ وہ ایک ماہ کی دلہن کو چھوڑ کر اپنی خواہشات پوری کرنے نکل کھڑا ہوا تھا۔ تم جانتے ہو میں عارفہ اور صمد کے" سامنے آج تک اپنا جھکا سر اٹھا نہیں پاتا۔ یہ ان کی اعلیٰ ظرفی ہے کہ انہوں نے دوسری بیٹی بھی ہمیں دے دی۔ ورنہ جو کچھ فاتک نے کیا اس کے بعد ہماری اتنی اوقات نہیں تھی کہ وہ یہ سب کرتے" بے لچک لہجے پر ناز کی آنکھوں میں آنسو لہرائے۔

میں آپکی سب باتیں مانتی ہوں۔ مگر اس نے ہر بندے سے معافی مانگی ہے۔"حفصہ نے بھی داؤد کا ساتھ دیا۔"

ہا۔۔۔ معافی۔۔۔ اب اتنے سال بعد خیال آیا اسے"واجد نے نخوت سے کہا۔"

اس کو پہلے بھی خیال آتا رہا ہے بھائی صاحب مگر آپ نے اسکی ایک نہیں سنی"داؤد کی بات پر انہوں نے چونک کر دیکھا۔"

کیا مطلب"لال انگارہ آنکھوں نے داؤد کو گھورا۔"

مطلب یہ کہ وہ مسلسل آپکے ساتھ رابطے میں رہا اور اس نے آپ سے اور عارفہ سے معافی مانگی۔ مگر آپ دونوں نے اسکی ایک نہ سنی"""

حفصہ کے لہجے نے انہیں باور کروادیا کہ وہ سب بہت کچھ جان چکے ہیں۔

تو۔۔۔ اگر میری اپنی بیٹی بھی ہوتی اور اس کا شوہر یہ سب کرتا میں اسے بھی کوئی مارجن نہ دیتا"ٹانگ پر ٹانگ جماتے وہ ذرا بھی شرمندہ" نہ ہوئے۔

اور اسے طلاق بھی دلواتے"داؤد نے افسوس سے اپنے بڑے بھائی کو دیکھا جو ہمیشہ سے ان کے آئیڈیل تھے۔"

کیا بکواس کر رہے ہو"ناز اس بات سے انجان تھیں۔ منہ پر ہاتھ رکھے حیران نظروں سے داؤد اور پھر اپنے مجازی خدا کو دیکھا۔"

یہ بکواس نہیں حقیقت ہے۔ اور وہ حقیقت خلع کے نوٹس کی صورت میں فاتک کے پاس ابھی بھی موجود ہے۔ جس پر آپ لوگوں نے" انجانے میں مناب سے سائن کروائے۔"داؤد نے ایک ایک لفظ پر زور دیا۔

اب کی بار واجد کے چہرے پر شرمندگی کے آثار نظر آئے

ناز کی حیرت سے کھلی آنکھوں سے نظر چرائی۔

تو کیا میں اس کی آس میں مناب کو بٹھائے رکھتا۔ یہ اس کی انسلٹ کے ساتھ ساتھ میری بھی انسلٹ تھی۔ میں چاہتا تھا کہ جو غلطی میرا" بیٹا کر چکا ہے اس کا خمیازہ وہ معصوم کیوں بھگتے۔ اس سے کہیں بہتر آپشن اسکے پاس ہو سکتے تھے۔ اسی لئے میں اسکی شادی کروانا چاہتا تھا۔ کسی ایسے انسان سے جو اسکی قدر کرتا"انہوں نے لہجہ ہموار کرتے ایک بار پھر شرمندہ ہوئے بغیر کہا۔

یہ جاننے کے باوجود کہ وہ لڑکی اسکی اولاد کو دنیا میں لا چکی ہے۔ آپکے خیال میں ایسی لڑکی کو کوئی اتنی آسانی سے قبول کر لیتا جو ایک ماہ کی" بیاہی ہو۔ اس کا شوہر اسے چھوڑ کر چلا گیا ہو۔ اور سب سے بڑی بات کہ وہ لڑکی کبھی اپنے نام کے ساتھ اس کا نام جدا نہ کرنا چاہتی تھی۔ آپ نے اسکی بے خبری میں گناہ کیا۔"داؤد نے انہیں بہت کچھ باور کروایا۔

اور آپ یہ جانتے ہیں کہ طلاق کو ہمارا مذہب کس قدر برا فعل گردانتا ہے۔ آپ پھر بھی مسئلے سلجھانے کی بجائے اسے مزید بگاڑنے چلے" تھے۔ فاتک نے اسے اپنے پاس بلانے کا کہا تو آپ نے یہ چال چلی۔"حفصہ کی آواز اونچی نہیں تھی مگر لہجہ سخت تھا۔

آپ کو ذرا بھی ان دو معصوم جانوں کا خیال نہ آیا۔ اگر فاتک اس نوٹس کے بعد طلاق دے دیتا تو مجھے بتائیں اسکی اولاد کو کون قبول کرتا۔"

بھائی صاحب یہاں مسئلہ مناب اور وشہ کی تکلیف کا نہیں تھا۔یہاں مسئلہ آپکی خود ساختہ انا کا تھا۔۔آپ نے ضد باندھی تھی اپنی اولاد کے ساتھ۔اتنی کوئی ناجائز خواہش نہیں تھی اس کی جس پر آپ نے ضد کی۔

اگر ماں باپ اپنی اولاد کی خواہشوں کے ساتھ ضد کرنے کی بجائے ان کا ساتھ دیں تو اولاد کبھی چور دروازے نہیں ڈھونڈتی۔"حفصہ نے روتی ہوئی ناز کو خود سے لگاتے واجد کو آئینہ دکھایا۔

اب کی بار کڑک دار آواز خاموش تھی۔

اگر آپ اسے ایک دو بار کنسرٹس میں جا لینے دیتے۔تو یقین مانیں وہ کبھی آپکو یا کسی بھی اور کو دھوکہ دینے کا نا سوچتا۔آپ کی اس بے جا" پابندی نے اسے اتنے بہت سارے رشتے داؤ پر لگانے پر مجبور کر دیا۔

میں اسکی غلطی کی بے جا حمایت نہیں کر رہی مگر بچوں کی غلطیوں کا تعلق کہیں نا کہیں ماں باپ کے غلط رویوں سے ہوتا ہے۔

ہر بار ہمارا سخت رویہ کار گر ثابت نہیں ہوتا۔جتنا روک ٹوک کریں بچے اتنے ہی غلط راستوں کا انتخاب کرتے ہیں۔

کبھی کبھی بچوں کی سطح پر آکر بھی سوچنا پڑتا ہے۔ان کی خواہشات ماں باپ نہ سمجھیں تو پھر وہ غیروں کو ڈھونڈتے ہیں اور یہیں سے ان کی خرابی شروع ہوتی ہے۔"حفصہ نے لوہا گرم دیکھ کر مزید چوٹ لگائی۔

داؤد نے فخر سے اپنی شریک حیات کو دیکھا۔جب سے شادی ہوئی تھی وہ ان کے گھر کے مسئلوں کو ان سے زیادہ بہتر انداز میں حل کرتی تھیں۔

میں آپ کو بھی غلط نہیں کہہ رہی کہ بحر حال یہ فیلڈ ٹھیک نہیں ہے۔مگر مجھے یقین ہے کہ فاتک جیسے فرماں بردار بچے کے ساتھ اگر" آپ تھوڑا سا تعاون کر لیتے تو وہ اس فیلڈ کے لئے اتنا جنونی نہ ہوتا۔"حفصہ کی بات پر وہ خاموش تھے۔پہلی بار کسی نے انہیں غلط کہا تھا۔ پہلی بار ان کو خود کا تجزیہ کرنے پر اکسایا تھا۔

ہم اب چلتے ہیں۔مجھے امید ہے کہ آپ ان دونوں کو اب اپنی زندگی کا فیصلہ خود کرنے دیں گے۔میں یہ نہیں کہتی کہ آپ ان دونوں" سے محبت نہیں کرتے مگر محبت میں کبھی شدت پسند نہیں ہونا چاہئیے۔کیونکہ شدت پسندی رشتوں۔۔مان اور اعتبار کو ہمیشہ توڑتی ہے۔ اعتدال ہی کامیابی ہے چاہے کسی صورت میں بھی ہمیں کرنے پڑے۔بھابھی اپنا خیال رکھئیے گا"محبت سے ناز کو پیار کرتے داؤد کو اٹھنے کا اشارہ کیا۔

واجد کو احساس دلانے کے لئے اتنا ہی بہت تھا۔

ناز نے ڈبڈبائی نظروں سے انہیں جاتے دیکھا۔

پھر ایک نظر خود سے تھوڑا فاصلے پر بیٹھے شوہر کو دیکھا۔

معاف تو اللہ بھی کر دیتا ہے۔ بار بار کرتا ہے۔ ہر بار کرتا ہے۔ تو پھر ہم انسانوں کی کیا اوقات "آج پہلی بار ان کا لہجہ تلخ ہوا تھا۔"

واجد نے نظر اٹھا کر انہیں دیکھا۔ جو کبھی ان کے سیاہ سفید پر نہیں بولیں تھیں۔

مگر اولاد کے لئے ماں نڈر ہو ہی جاتی ہے۔

خاموشی سے وہ اٹھے۔ شکستہ قدم اٹھاتے کمرے سے باہر نکل گ ۓ۔

جس لمحے وہ گھر آئی ہر سو خاموشی تھی۔

چپ چاپ وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ آہستہ سے دروازہ کھولا۔ سامنے ہی بیڈ پر وشہ مزے سے سو رہی تھی۔

آہستہ روی سے چلتی وہ بیڈ کے قریب آئی جھک کر اسکے ماتھے پر پیار کیا۔

ابھی پیچھے ہوئی ہی تھی کہ موبائل پر میسج کی بپ ہوئی۔

سیدھا کھڑے ہوتے جیسے ہی موبائل کھولا فاتک کا میسج تھا۔

گھر میں کوئی ایشو تو نہیں ہوا" وہ جانتا تھا کہ واجد ابھی اسے بخشنے والے نہیں۔ اسی لئے مناب کے لئے پریشان تھا۔"

نہیں میں گھر آئی تو سب اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے" مناب نے سینڈلز اتارتے ٹائپ کیا۔"

پھر موبائل بیڈ پر رکھ کر وارڈروب کی جانب بڑھی۔

آرام دہ شرٹ اور ٹراؤزر نکال کر واش روم میں جا گھسی۔

باہر آئی۔ نا چاہتے بھی دھیان موبائل کی جانب گیا۔

موبائل اٹھا کر چیک کیا تو فاتک کا ایک اور میسج آیا ہوا تھا۔

تھینکس گاڈ۔۔ میں پریشان تھا" تشکر کا اظہار کیا گیا تھا۔"

مناب بیڈ پر وشہ کے دوسری جانب آکر لیٹ گئی۔

موبائل بیڈ سائیڈ ٹیبل پر رکھا ہی تھا کہ پھر سے گنگنایا۔

مجھے آج کی رات نیند نہیں آنے والی" اب کی بار میسج پڑھ کر مناب کا دل بری طرح دھڑکا۔"

سو جائیں اور مجھے بھی سونے دیں" سنجیدگی کا لبادہ اوڑھ کر میسج کیا۔"

آپ نے مجھے معاف کر دیا ہے" اسکی درخواست کو نظر انداز کیا۔ مناب نے چند لمحے کچھ سوچا۔"

ابھی کچھ بھی نہیں سوچا۔۔" ہاں کچھ تو امتحان اس کا بھی لیا جاتا۔"

اتنی آسانی سے وہ سب بھول جاتی کیوں؟

مناب کی جانب سے آنے والا میسج پڑھ کر فاتک کتنے لمحے گنگ رہ گیا۔

یعنی اسے ابھی بھی سولی پر لٹکایا جاناتھا۔فاتک نے ایک گہرا سانس بھر کر موبائل کی اسکرین کو پھر سے دیکھا۔

آج کے فنکشن میں لی جانے مناب کی چند تصویروں میں سے ایک اسکے موبائل کے وال پیپر کی زینت بن چکی تھی۔

وہ اسے کیسے سمجھاتا کہ دوری کے یہ لمحے بہت جان لیوا ہوتے جارہے ہیں۔

آنکھیں موند کر موبائل تکیے سے تھوڑا دور رکھا۔

اب کی بار مناب نے ہی دوسرا میسج کیا۔

ہاتھ بڑھا کر موبائل اٹھایا۔

میں۔۔ میں جانتی ہوں کہ کبھی کبھی انسانوں کا قصور نہیں ہوتا شاید وقت اور حالات ہی ایسے ہو جاتے ہیں جو رشتوں میں دوریاں اور" غلط فہمیاں پیدا کر دیتے ہیں۔ مگر پھر بھی اتنے سالوں کی تکیف کو مندمل ہونے میں چند دن تو لگیں گے۔

اور تب تک آپ کو جیسے تیسے برداشت کرنا ہوگا۔

ابھی کچھ دن لگیں گے۔

دل ایسے شہر کے پامال ہو جانے کا منظر

بھولنے میں

ابھی کچھ دن لگیں گے "مناب کی بات پر اتنا سکون تو ہوا کہ اس نے امید کی کوئی راہ تو دکھائی ہے۔

صفاچٹ جواب نہیں دیا۔اور فی الحال فاتک کے لئے یہی بہت تھا۔

سو کیوں نہیں رہیں "صبغہ کو مسلسل بے چین اور کروٹوں پر کروٹیں بدلتے دیکھ کر آخر غازی کو اسے ٹوکنا پڑا۔"

آپا آگئی ہوگی کیا؟"دائیں جانب چہرہ موڑ کر خود سے چند گز کے فاصلے پر لیٹے غازی کو دیکھ کر تشویش سے سوال کیا۔"

نہ بھی آئیں تو کوئی ٹینشن نہیں۔اپنے شوہر کے ساتھ ہیں "ہاتھ بڑھا کر اسکا ہاتھ تھاما۔"

مگر مجھے ٹینشن ہے۔غصے میں کچھ الٹا سیدھا نہ بول دے اور اگر فاتک بھائی کو بھی غصہ آگیا۔ پھر۔۔۔ میں فون کرلوں؟"اصل مسئلہ " زبان پر آیا۔

میں نے منع کیا ہے نا۔ان دونوں کی اب تک کی زندگی میں ہم سب لوگ ہی دخل اندازی کرتے رہے ہیں۔ تبھی حالات اس نہج پر پہنچے "

ہیں۔اب ان دونوں کو بغیر کسی مداخلت کے اپنے مسئلے سلجھانے دو" غازی نے تیکھی نظروں سے اسے دیکھا۔

تو میں۔۔۔"صبغہ نے اپنی بات سمجھانی چاہی"

نہیں۔۔اور ویسے بھی میرا بھائی اتنا بے وقوف نہیں ہے۔وہ حالات بہتر کرنے آیا ہے بگاڑنے نہیں۔جیسے بھی ہو گا۔مجھے پورا یقین ہے" وہ بھابھی کو کسی حد تک منا لے گا۔اور اب ادھر ادھر کی ٹینشنز چھوڑو اور مجھ پر بھی کچھ توجہ دو" غازی کی ذو معنی بات پر وہ فورا کروٹ لینے لگی جسے غازی نے ناکام بنا کر صبغہ کو بازو کے گھیرے میں لیا۔

غازی پلیز۔اس وقت میں بہت پریشان ہوں "صبغہ کی پریشان آواز پر اب کی بار غازی نے سر اٹھا کر اسکے چہرے کی جانب دیکھا۔"

یار سب اچھا ہو گا۔اوکے میں بھائی کو کال کرتا ہوں" وہ صبغہ کو مزید پریشان نہیں دیکھ سکتا تھا۔سائیڈ ٹیبل کی جانب مڑ کر موبائل" اٹھایا۔فاتک کا نمبر ملایا۔

صبغہ بھی اٹھ کر اسکے قریب بیٹھ گئ۔

ہاتھ کے اشارے سے اسے اسپیکر آن کرنے کا کہنے لگی۔

ہیلو" فاتک کی آواز ابھری۔"

"ہیلو بھائی۔بھابھی آپکے ساتھ ہی ہیں ابھی؟"

نہیں میں تو کچھ دیر پہلے اسے گھر چھوڑ گیا تھا۔۔کیوں کیا ہوا۔۔کہاں ہے مناب؟" فاتک یکدم پریشان ہوا۔"

نہیں وہ صبغہ پریشان تھی اور میں نے اسے منع کیا تھا کہ آپ دونوں کو ڈسٹرب نہ کریں۔نہ ہی میں نے اسے باہر جانے دیا تو سوچا آپ" سے پوچھ لوں۔اور کیا بات ہوئی آپکی اور بھابھی کی۔معاملات بہتر ہوئے" غازی خود بھی دونوں کے لئے پریشان تھا۔

فاتک نے سب من و عن بتایا۔

اللہ کرے بھابھی بہتر فیصلہ کریں۔آپ پریشان نہ ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا" غازی نے اسے تسلی دلائی۔"

ان شاءاللہ" فاتک سانس بھر کر رہ گیا۔"

چلو ریسٹ کرو تم دونوں" فون بند کرتے ہی غازی نے صبغہ کی پریشان صورت دیکھی۔"

پتہ نہیں اس لڑکی کو عقل کب آنی ہے۔اب جب ایک بندہ اتنی معافی مانگ رہا ہے۔تو۔۔۔" وہ غصے سے بھری بیٹھی تھی۔"

صبح سمجھائیں گے" غازی نے اسکے کندھے کو تھپتھپاتے لیٹنے کا اشارہ کیا۔"

اگلے دن ناشتے کی ٹیبل پر سب خاموش تھے لگ ہی نہیں رہا تھا کہ ایک رات پہلے یہاں شادی تھی۔

مناب بیٹا مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے" واجد نے ناشتہ کرتی مناب کو مخاطب کیا۔"

جی ماموں" سوچوں کے گرداب سے باہر آتے اس نے سنجیدگی سے انکی جانب ایک نظر دیکھا۔"

ناشتہ کر کے میرے کمرے میں آجانا" نیپکن سے منہ صاف کرتے وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔"

آپا اب بھی اگر تم نے فاتک بھائی کا ساتھ نہ دیا تو میں تم سے کبھی نہیں بولوں گی۔۔ وہ شخص کیا کرے آخر" واجد کے باہر نکلتے ہی صبغہ" زچ ہو کر بولی۔

اپنے دماغ سے سوچنا شروع کر دو" وہ پھر سے اسے سمجھانے لگی۔"

مناب نے بس ایک خاموش نگاہ اس پر ڈالی۔۔ کرسی پیچھے کھسکا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

چند لمحوں بعد وہ واجد کے روبرو تھی۔

بیٹھو" اسے سامنے پڑے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ خاموشی سے بیٹھ گئی۔"

دیکھو بیٹا میں مانتا ہوں کہ میں نے تمہیں خلع کے نوٹس کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔ مگر یہ میری محبت تھی کہ میں۔۔۔ میں تمہیں" یوں برباد ہوتے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اس بے خبری کے لئے میں تم سے معافی مانگتا ہوں۔ تم میرے لئیے ضوفشاں سے کسی صورت کم نہیں ہو۔ اسی لئے تمہاری تکلیف بھی بے حد شدت سے محسوس کی حالانکہ تکلیف دینے والی میری ہی اولاد تھی۔ اس ناخلف کو خود سے دور کر دیا۔ صرف اسی لئے کہ تم بے قصور تھیں۔" انہوں نے اچھے سے اپنا دفاع کیا۔

لیکن ماموں۔ ماں باپ اولاد کا گھر تو نہیں اجاڑتے" پہلی بار۔۔ پہلی بار اس نے ٹھنڈے دماغ سے سوچ کر واجد سے سوال کیا۔"

وہ اسکے سوال پر ششدر رہ گۓ۔

میں نے تمہارا گھر نہیں اجاڑنا چاہا" وہ اسے جھٹلانے لگے۔"

آباد بھی تو نہیں کرنا چاہا"۔"

یہ کیسی انا کی جنگ تھی کہ آپ نے اسکے آگے کسی کو نہیں دیکھا۔ میں کس کس کے قصور کو گنوں۔ فاتک کے۔۔ اپنی ماں کے یا آپکے۔" مجھے سب نے کیوں کھلونا سمجھا۔۔ اور اپنی اپنی 'میں' کی تسکین کی۔۔۔ سب میرے اپنے ہی تھے۔ کوئی پرایا نہیں تھا۔۔ پھر میرے ساتھ یہ سب کیون کیا" واجد کی جانب دیکھتے آنکھیں ڈبڈبائیں۔

وہ اب بھی اپنی غلطی پر پردہ رکھ رہے تھے۔ سب کھلنے کے بعد بھی۔ اسے یہ بات شدید تکلیف سے دوچار کر گئی۔

میں آپ میں سے کسی سے کچھ نہیں چاہتی بس میرے معاملے کو مجھے خود سلجھانے دیں۔ فیصلے کا حق مجھے دے دیں۔ بس" آنکھیں" صاف کرتے اس نے درخواست کی۔

اور کبھی موقع ملے تو اپنا تھوڑا سا احتساب کر لیجئیے گا۔ میری ساتھ تو جو ہوا وہ ہوا۔ کسی اور بے قصور کو بھی آپ نے بہت بڑی سزا دی ہے۔اور وہ مامی کے علاوہ کوئ اور نہیں۔ماں اور اولاد کی دوری کی تکلیف کیا ہوتی ہے وہ میں اب اچھے سے سمجھتی ہوں۔کیونکہ خود ماں ہوں نا۔ مجھ سے بہتر کون جانے گا" دروازے کے قریب پہنچ کر خاموش بیٹھے واجد کو وہ مزید آئینہ دکھا گئ۔

میں واجد رحمان۔۔کچھ سال پہلے میں نے اپنے بیٹے سے ضد باندھی۔۔ہاں اب میں ضد کہوں گا۔اولاد کے مقابلے پر اتر نا ضد ہی ہے۔

میں شروع کرتا ہوں اس دن سے جب پہلی بار مجھے پتہ چلا کہ میرا بڑا بیٹا فاتک گانے بجانے کا شوق رکھتا ہے۔

مجھے کچھ اس انداز میں میرے ایک دوست نے بتایا جو مجھے شدید شرمندگی سے دوچار کر گیا۔

اپنے کسی دوست کی برتھ ڈے پارٹی میں فاتک نے گٹار پر گانا گایا۔

اور اگلے دن اسکے باپ نے مجھے کہا" مبارک ہو واجد تمہارا بیٹا پو گو یا بن گیا" اس شخص کا تمسخرانہ انداز میرے اندر آگ سی لگا گیا۔

گھر آتے ہی میں نے فاتک کو بلایا۔

تم نے کب سے گانا بجانا شروع کیا ہے "کڑک انداز پر فاتک چند لمحوں کے لئے گھبرایا۔"

بابا مجھے بہت شوق ہے میوزک کا" وہ جھجھکتے ہوئے بولا۔"

یہ شوق نہیں فضولیات ہیں۔ جتنی جلدی ہو سکے خود کو اس چیز سے دور کرو۔۔ میں آئندہ تمہیں یہ سب کرتے نہیں دیکھوں۔اپنی پڑھائ پر توجہ دو" اسے ڈانٹ کر میں یہی سمجھا کہ جیسے ہمیشہ کی طرح وہ میری بات مان لیتا ہے اس بار بھی مانے گا۔"

آگے بتانے سے پہلے میں آپ کو یہ بتاتا چلوں کہ فاتک ان بچوں میں سے تھا جو ماں باپ کی ہر بات پر اچھا جی کہتے ہیں۔نہایت فرماں بردار۔

مگر نجانے کیا ہوا کہ اس بات پر وہ اڑ گیا۔

میں جتنا اسے میوزک سے دور رہنے کو کہتا وہ اتنا ہی اسکے قریب جاتا گیا۔

میں نے بھی ضد باندھ لی کہ اس کو اس شوق سے ہٹا کر رہوں گا۔

دوست احباب جب جب ملتے یہی کہتے۔" میراثی بن گیا ہے۔" اور یہ ایک لفظ مجھے ڈنگ کی صورت لگتا۔

میں ہر حال میں فاتک کو اس سے ہٹانا چاہتا تھا۔

کچھ عرصہ تو کثرت سے اسکی اور میری بحث چلتی رہی۔اور پھر جیسے ہی میں نے مناب کی اور اسکی بات شروع کی مگر اس شرط کے ساتھ کہ وہ یہ گانا بجانا چھوڑ دے گا، وہ بغیر کسی بحث کے مان گیا۔

ان دونوں کی بات پکی ہوتے ہی میں نے بھی سکھ کا سانس لیا۔ مگر میں یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ سکھ چند دنوں کا ہے۔

Urdu Novels Ghar

یکدم فاتک نے جلدی شادی کا شور ڈالا۔

پڑھائی اسکی ختم ہو چکی تھی۔ میرے بزنس کو وہ اچھے سے دیکھ رہا تھا۔ مجھے کوئی اعتراض نہ تھا۔

مگر شادی سے پہلے عارفہ نے یقین مانگا کہ فاتک گانا بجانا چھوڑ چکا ہے۔

دیکھیں بھائی صاحب آپکو پتہ ہے کہ یہ فیلڈ کس قسم کی ہے۔ میں نہیں چاہتی کل کو میری بچی فاتک کی وجہ سے کسی دکھ اور تکلیف کا شکار ہو۔ وہ اسے چھوڑ کر غیر عورتوں میں اٹھے بیٹھے" عارفہ کی فکر ناجائز نہیں تھی۔

تمہیں مجھ پر اعتبار ہے نا۔ فاتک یہ سب چھوڑ چکا ہے۔ یقین کرو۔ وہ اب اس طرح کی ایکٹویٹیز میں بھی انوالو نہیں "میں نے ہر طرح" بہن کو یقین دلایا۔

مگر میں نہیں جانتا تھا کہ یقین چند دنوں کا ہی ہے۔

فاتک شادی کے ایک ماہ بعد ہی کسی کلائنٹ سے ملنے کا کہہ کر دبئی کنسرٹ میں پہنچ گیا۔

اور جس لمحے اس نے مجھے فون کر کے اپنے ارادوں سے باخبر کیا۔ مجھے لگا میرا اعتبار۔ اعتماد میرا اپنی اولاد پر غرور ہر چیز ریزہ ریزہ ہو گئی ہے۔

مجھ سے اپنی بات کی۔۔ اپنی حکم کی نفی برداشت نہیں ہو سکی۔

حفصہ نے بالکل ٹھیک کہا تھا۔ اولاد کی خواہشوں کے ساتھ ضد نہیں باندھی جاتی۔ انہیں سمجھا جاتا ہے۔

اور میں سمجھ ہی نہ سکا۔

میں زخمی شیر کی مانند کسی بھی طرح اپنی ہی اولاد کو نیچا دکھانا چاہتا تھا۔

اب سوچتا ہوں تو اپنا آپ بے حد نیچ اور گھٹیا لگتا ہے۔ میں کیسا باپ ہوں جو اپنی ہی اولاد سے مقابلے پر اتر آیا۔

اور پھر یہی نہیں۔ میں غلطیوں پر غلطیاں کرتا گیا۔

فاتک کے جانے کے چند دن بعد عارفہ روتی ہوئی میرے پاس آئی

بھائی صاحب یہی تھے آپکے وعدے وعید۔ میری بیٹی کی زندگی خراب کر ڈالی آپکے بیٹے نے۔ کیا قصور تھا اس کا جو یوں اسے چھوڑ کر نکل گیا" اپنی بہن کی وہ تکلیف میرے دل میں اپنی اولاد کے لئے نفرت بنانے کا سبب بنی۔

میں اس سے نظر ملانے کے قابل نہ رہا۔

مجھے لگتا تھا میری پوری شخصیت۔ میرا غرور لوگوں کی نظروں میں بری طرح ٹوٹ گیا ہے۔ چکنا چور ہو گئی ہے اور اسی کھولن کو ختم کرنے کی خاطر میں اپنی ہی اولاد کا دشمن بن بیٹھا۔

مجھے لگا میری اولاد ہی اس قابل نہیں تھی کہ مناب جیسی اچھی بچی اسکی شریک حیات بنتی۔

اپنی بہن کی نظر میں اچھا بننے کی خاطر میں نے خلع کی بات سوچی۔

فاتک نے جب جب مجھ سے معافی مانگی میرا دل اور سخت ہوتا گیا۔

کیونکہ مجھے کوئی سمجھانے والا نہیں تھا کہ میں بھی غلطی پر ہوں۔

غلطی ضروری نہیں کہ اولاد سے ہی ہو کبھی کبھی ماں باپ بھی غلط ہو سکتے ہیں مگر چونکہ میں باپ تھا میں اپنی غلطی کیسے مانتا۔

اور پھر میں نے بنا سوچے سمجھے وہ انتہائی قدم اٹھالیا۔ مگر اسکے بعد یکدم فاتک کی جانب سے خاموشی چھا گئی۔

اور میں نے اب کی بار سوچ رکھا تھا کہ کسی مفتی سے مشورہ کر کے یہ نکاح ختم کروا کر مناب کی کسی اچھے بندے سے شادی کروا دوں گا۔

اب جب اپنی ہی خود ساختہ انا اور غرور میں کئیے جانے والے فیصلوں کا سوچتا ہوں تو خود سے نظر بھی نہیں ملا پاتا۔

کبھی کبھی انسان اپنے غرور کو بچائے رکھنے کی خاطر کیسے کیسے گناہ کا مرتکب ہو جاتا ہے۔

داؤد نے صحیح کہا تھا اگر فاتک غصے میں آکر مناب کو طلاق دے دیتا۔

میں صرف اپنی تکلیف کے بارے میں سوچتا رہا یہ سوچا ہی نہیں کہ میری اس نام نہاد انا کا خمیازہ کس کس کو اور کیسے کیسے بھگتا پڑے گا۔

اب تو لگتا ہے کسی سے نظر ملانے کے قابل نہیں رہا

۔

چند دن کشمکش میں گزرے مگر مناب سے فیصلہ کرنا بے حد مشکل ہو گیا تھا۔

جب جب وہ فاتک کو معاف کر کے اسکے ساتھ نارمل زندگی گزارنے کے بارے میں سوچتی۔

اسکی جدائی میں گزرے دن یاد آتے۔ اسکے لئیے سب بھلا کر فاتک کے ساتھ نئی زندگی گزارنا بے حد مشکل ہو گیا تھا۔

صبغہ نے بہت بار اسے سمجھانے کی کوشش کرنی چاہی۔

مگر غازی ہر بار اسے سختی سے منع کر دیتا یہ کہہ کر 'کہ بھابھی کو پریشرائز نہیں کرنا'۔

اس تمام عرصے میں فاتک نے پوری کوشش کی کہ وہ واجد کے پاس جا کر ان سے معافی مانگے۔

مگر وہ ہر بار یہی کہتے 'جس کے سب سے زیادہ قصوروار ہو۔ اس نے معاف کر دیا تو سمجھو میں بھی معاف کر دوں گا'۔

اس شام صبغہ نے اسے کال کی

آپا آفس سے کب تک نکلیں گی "صبغہ کی بات پر اس نے ہاتھ میں پہنی گھڑی پر نگاہ ڈالی۔"

بس تھوڑی ہی دیر میں کیوں خیریت" جلدی جلدی کمپیوٹر پر ہاتھ چلاتے موبائل کندھے سے لگائے وہ مصروف انداز میں صبغہ سے "بات کر رہی تھی۔

ہاں وہ اصل میں ہمارا کہیں جانے کا پروگرام تھا وشہ بھی ہمارے ساتھ ہے سوچا آپکو بھی راستے سے پک کر لیں" مناب کی گاڑی صبح ہی" خراب ہوئی تھی۔

صبح میں آفس آتے وقت تو واجد نے اسے چھوڑ دیا تھا۔ واپسی کے لئے اس نے کیب کروانے کا سوچا تھا۔

ارے یار تم لوگ خود چلے جاؤ نا۔ میں کیا منہ اٹھا کر ہر جگہ تم لوگوں کے ساتھ چلی جاؤں" وہ کوفت زدہ آواز میں بولی۔"

افوہ۔۔ تم بس خاموشی سے اپنا کام ختم کرو ہم آدھے گھنٹے تک آرہے ہیں" صبغہ نے اس کی ایک بھی نہ سنی۔ مزے سے اپنا ارادہ بتایا۔"

صبی۔۔۔ صبغہ۔۔ سن۔۔ "اسکی بات ابھی پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ صبغہ نے کچھ بھی سنے بنا فون بند کر دیا۔"

مناب سر جھٹک کر رہ گئی۔

جانتی تھی جو اس نے سوچ لیا اب وہ کر کے ہی رہے گی۔

لہذا جلدی جلدی کام ختم کرنے لگی۔

ٹھیک آدھے گھنٹے بعد صبغہ کی کال آئی۔

مناب ٹیبل پر چیزیں سیٹ کر کے ہینڈ فری بیگ میں ڈال رہی تھی۔

ہیلو" فون اٹھا کر کان سے لگایا۔"

"نیچے پہنچو ہم تمہارے آفس کے باہر ہی ہیں"

اوکے" مناب نے کندھے اچکائے۔"

فون بند کر کے تیزی سے لفٹ کی جانب بڑھی۔

نیچے پارکنگ میں آتے ہی سامنے غازی کی گاڑی دکھائی دی۔

وشہ مناب کو دیکھتے ہی خوشی سے ہاتھ ہلانے لگی۔

وہ تیزی سے گاڑی کی جانب بڑھی۔

اف تم لوگوں نے ایسی ضد پکڑی ہوتی ہے کہ بس" وہ جھنجھلائی ہوئی تھی۔"

وشہ کو پیار کیا۔

اسکے بیٹھتے ہی غازی نے گاڑی سٹارٹ کی۔

بہت ہی ناقدری ہو۔۔ایک تو ہم تمہیں فریش کرنے کے لیئے خوار ہو رہے ہیں اور ایک تم ہو۔۔"صبغہ مصنوعی خفگی سے بولی۔"

مناب نے ایک خاموش مگر ناراض سی نظر اس پر ڈالی۔

وشہ سے چھوٹی موٹی باتیں کرتے اسے احساس ہی نہیں ہوا کہ گاڑی کچھ جانے پہچانے رستے پر دوڑ رہی ہے۔

ہوش تو تب آیا جب گاڑی ایک گیٹ کے آگے رکی۔

اس نے حیرت آنکھوں میں سمو کر صبغہ اور غازی کی جانب دیکھا۔

گیٹ پر کھڑی شخصیت کو دیکھ کر وشہ چہکتی ہوئی گاڑی سے باہر نکلی۔

"بابا"

تم مجھے بتا نہیں سکتی تھیں "اس کی آنکھوں میں غصہ ہلکورے لینے لگا۔"

فاتک بھائی نے ہمیں دعوت دی تھی۔سوچا اصل میزبان کو تو ہونا چاہیئے اسی لیئے تمہیں ساتھ لے آئے "صبغہ کی ذو معنی بات پر وہ"

اسے گھور کر رہ گئی۔

یکدم خیال اپنے حلیے کی جانب گیا۔

بلیک کھدر کے ٹراؤذر پر پنک ڈاٹس والی کرتی اور بلیک لیدر جیکٹ کے ہمراہ پنک ہی اسکارف گلے میں ڈالے بالوں کی ڈھیلی سی چٹیا بنائے

وہ بے حد عام مگر کسی کے لئے بے حد خاص تھی۔

سر جھٹک کر دروازہ کھول کر باہر آئی۔

اسے دیکھتے ہی فاتک کی نظروں میں جگنو جگمگانے لگے۔

مناب اسکی نظروں کی تپش محسوس کر کے بھی انجان بننے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

کیسے ہیں بھائی "صبغہ نے خلوص دل سے اسکی خیریت پوچھی۔"

الحمداللہ تم لوگ سناؤ "انہیں لئے وہ گھر میں داخل ہوا۔"

مناب خاموش سی سب سے پیچھے تھے۔اندر آتے ہی کریم بھی نظر آیا۔

کیسی ہیں میم "شناسا سی مسکراہٹ اسکے چہرے پر آئی۔"

ٹھیک "مناب نے بھی ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔"

فاتک نے اسے ابھی تک مخاطب نہیں کیا تھا۔

نہ ہی مناب نے۔

واؤ آپکا گھر تو بڑا زبردست ڈیکوریٹ ہوا ہے "صبغہ نے ستائش بھری نظروں سے لاؤنج کو دیکھ کر کہا۔ "

فاتک اور مناب کی نظریں پل بھر کو ملیں۔

مناب نے نظر ہٹانے میں پہل کی۔

جبکہ فاتک کی نظریں اسکے سراپے سے ہٹنے کو تیار نہیں تھیں۔

کسی کے خوبصورت ہاتھوں کا کرشمہ ہے "فاتک کی بات پر مناب نے ہاتھوں کو آپس میں مسلا۔ "

مقصد گھبراہٹ چھپانا تھا۔

بابا۔۔ میں آپکے گھر میں کب آؤں گی "وشہ کی بات پر مناب کی سانس اٹک گئ۔ "

فاتک نے گہری نظر اسکے فق ہوتے چہرے پر ڈالی۔

جلد ہی "فاتک کی بات پر صبغہ اور غازی کی نظروں میں پل بھر کو تبادلہ ہوا۔ "

سب صوفوں پر آمنے سامنے بیٹھے تھے۔

تھوڑی دیر بعد کریم جوس کے گلاس اٹھائے آیا۔

مناب کو اسے یوں کام کرتا دیکھ کر ایک دم شرمندگی سی ہوئ۔ نجانے کس جذبے کے تحت جوس پی کر وہ باقیوں کے گلاس ٹرے میں رکھے کچن کی جانب بڑھی۔

وہ تو یہاں کے چپے چپے سے واقف تھی۔

جانتی تھی کچن کس جانب ہے۔

فاتک اور غازی باتوں میں لگے تھے مگر اسکے اٹھ کر کچن کی جانب جاتے صبغہ کی نظروں نے بڑے تعجب سے مناب کو دیکھا۔

ارے آپ کیوں آگئیں "کریم نے اسے اندر آتے دیکھ کر اچھنبھے سے کہا۔ "

آپ ہٹیں باہر جائیں میں دیکھتی ہوں "اسے ہنڈیا میں چمچ چلاتے دیکھ کر مناب کو اور بھی عجیب لگا۔ "

یہ کس نے بنایا ہے "باقی دیگچیوں کے ڈھکن اٹھا کر دیکھے۔ "

ایک میں کوفتے والی بریانی، دوسرے میں قورمہ اور ایک جس میں کریم چمچ ہلا رہا تھا اس میں کڑاہی بنی ہوئ تھی۔

میں نے اور سر نے "کریم نے ایک جانب ہوتے آرام سے جواب دیا۔ "

مناب کا چمچ ہلاتا ہاتھ چند لمحوں کو ساکت ہوا۔

اور کیا کرنا ہے "خود پر قابو پاتے اس نے مڑ کر پوچھا۔ "

سلاد بھی بنانا ہے اور کباب بھی فرائی کرنے ہیں" جواب کریم کی بجائے فاتک نے دیا۔"

غازی سے باتیں کرتے جیسے ہی اسکی نظر مناب کے خالی صوفے پر پڑی وہ ایکسکیوز کرتا کچن کی جانب آیا۔

اسے مزے سے چولہے کے قریب کھڑے دیکھ کر فاتک کو اپنا خواب سچ ہوتا نظر آیا۔

مناب کو اسکے اپنے گھر میں چلتے پھرتے۔۔اسحقاق سے رہتے دیکھنے کا خواب۔

کریم کو اشارہ کرکے باہر بھیجا۔

اور دروازے کے بیچوں بیچ کھڑے ہو کر مناب کو نظروں کی گرفت میں رکھا۔

اسکی آواز پر مناب جھٹکے سے مڑی۔

تھینکس "فاتک نے اندر آتے سینے پر بازو لپیٹتے اسے اپنی جانت متوجہ کرنا چاہا۔"

کس بات کے لئے "وہ حیران ہو کر پلٹی۔"

اپنے گھر آنے کے لئے "فاتک کچھ اور قریب آیا۔"

مجھے تو معلوم ہی نہیں تھا کہ یہ لوگ کہاں جا رہے ہیں۔"وہ سادہ سے لہجے میں سلاد کی چیزوں کو پلیٹ میں رکھ کر کاٹنے لگی۔"

اور اگر پتہ چل جاتا تو کیا نہ آتیں "فاتک سلیب کے ساتھ کمر ٹکائے اسے نظروں کے حصار میں پوری طرح قید کرکے بولا۔"

ایک ہاتھ سے اسکے چہرے پر آنے والی لٹوں کو کان کے پیچھے اڑسا جنہیں وہ ہاتھ فارغ نہ ہونے کے سبب جھٹکے سے پیچھے کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

فاتک کے ہاتھوں کی گرمائش نے پل بھر کو ساکت کیا۔

پیچھے کو کھسکی۔

کیوں۔۔۔آپ کون سے میرے دشمن ہیں کہ میں ایسا کچھ کرتی" لہجے میں خفگی صاف ظاہر تھی۔"

دشمن نہیں تو کیا دوست ہوں؟"فاتک نے اسے مشکل میں ڈالنا چاہا۔"

ضروری نہیں جو دشمن نہ ہو وہ دوست ہی ہو۔ہر اجنبی سے ہمارا رشتہ ہونا ضروری تو نہیں "ایک چبھتی ہوئی نظر فاتک پر ڈال کر اس نے" گویا اسے حدبندی قائم کرنے کی وارننگ دی جس کی نظریں اسے پگھلائے دے رہی تھیں۔

اجنبوں کے لئے لہجے میں شکایتیں نہیں ہوتیں "فاتک نے ابرو اچکا کر گویا اسے زچ کرنے کا آغاز کیا۔"

آپکے مہمان باہر بیٹھے ہیں۔انکے پاس بیٹھیں جا کر" مناب نے وہاں سے ہٹتے ہوئے اسے پھر سے ٹالنا چاہا اسکی معنی خیز باتوں کا اثر زائل" کرنا چاہا۔

فاتک نے بازو تھام کر اسکے دور ہونے کا ارادہ بدلا۔

اگر یوں کترائیں گی تو دل اور آپکی جانب کھینچے گا۔ اسے اعتدال پر رکھنے کے لئے مجھ سے کترانا چھوڑ دیں" اسے اپنے مقابل کھڑا کرتے" فاتک نے گویا اسکے بھاگنے کی ہر راہ مسدود کی۔

مجھے یہ سب کر کے پریشرائز مت کریں" اسکے بازو سے ہاتھ ہٹا کر مناب نے اسے پھر سے آگے بڑھنے سے روکا۔"

میں پریشرائز تو کر ہی نہیں رہا۔ میں تو بس گزارش کر رہا ہوں۔ پریشرائز کرنے والے زبان سے کہتے نہیں بس عمل کر گزرتے ہیں۔"

اور میں تو ہوں ہی آپکے رحم و کرم پر۔" فاتک نے ایک بار پھر اسکے بکھرے بالوں کو سمیٹا

مت کریں ایسے" مناب نے تھک کر اسکی محبت پاش نظروں میں جھانکا۔"

میرے پاس آجائیں یقین کریں جتنا وقت اور فیصلے کے لئے لینا چاہئیں گیں۔ بغیر شکوہ کیئے دوں گا۔" فاتک کا بے بس لہجہ مناب کو بے" بس کرنے لگا۔

بابا" وشہ کی آواز آتے ہی وہ کچن سے باہر چلا گیا۔"

مناب نے سکھ کا سانس لیا۔ نہیں تو فاتک کی قربتیں اسکے دل اور دماغ دونوں پر حاوی ہو رہی تھیں۔ اور اس بار وہ جذباتیت میں کوئی فیصلہ کرنا نہیں چاہتی تھی۔

کھانا خوشگوار ماحول میں کھایا گیا۔ فاتک کے لئے ہر لمحہ خواب کا سا۔ وہ مناب اور وشہ کو اپنے گھر چلتے پھرتے دیکھ رہا تھا۔ اور اس کے لئے یہی بہت تھا۔

کھانے کے بعد مناب عشاء کی نماز کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی۔ غازی اور صبغہ کا ابھی اٹھنے کا کوئی موڈ نہیں لگ رہا تھا۔

مجھے وضو کرنا ہے" اٹھتے ہوئے اس نے فاتک کو مخاطب کیا۔"

آپ تو اس گھر کے چپے چپے سے واقف ہیں" فاتک نے ہولے سے مسکراتے اس کے انجان بننے پر چوٹ کی۔"

غازی اور صبغہ نے الجھ کر دونوں کو دیکھا۔

وہ سب آپ نے مجھ سے دھوکے سے کروایا تھا" مناب منہ پھلا کر بولی۔ اور ایک جانب خاموشی سے چل دی۔"

اس بات کا کیا مطلب تھا" غازی نے اپنی الجھن بھری نظروں سے فاتک کو دیکھا۔"

فاتک نے مسکراتے ہوئے اپنی کارگزاری بتائی کہ کیسے خود کو معمہ بنا کر اس نے مناب سے اس گھر کا انٹیریئر ڈیزائن کروایا تھا۔

جس سیٹنگ کی تم تعریفیں کر رہی تھیں وہ تمہاری ہی بہن کا شاہکار ہے" فاتک نے مزے سے صبغہ کو بتایا جو اب خفگی بھری نظروں" سے فاتک کو دیکھ رہی تھی۔

بہت بڑے چیٹر ہیں آپ "انگلی اٹھا کر گویا اسے جتایا۔"

تمہاری بہن بھی تو کتنی ٹیڑھی ہے "فاتک کی بات پر وہ دونوں ہنس پڑے غلط بھی نہیں تھا۔"

صبغہ کچھ دیر بعد چائے بنا کر لائی مگر مناب تب تک بھی نماز پڑھ کر واپس نہیں آئی تھی۔

کہاں رہ گئی یہ "صبغہ کے کہنے پر فاتک اپنی جگہ سے اٹھا۔"

میں چیک کرتا ہوں "فاتک اسی کمرے کی جانب بڑھا جہاں مناب گئی تھی۔"

پہلے ناک کیا کوئی آواز نہ آنے پر وہ اندر داخل ہوا۔

وہ کہیں نظر نہ آئی۔

فاتک کچھ پریشان سا آگے بڑھا۔

کمرے کے وسط میں اسے بیڈ کے دوسری جانب پاؤں زمین پر نظر آئے۔

حیران ہو کر آگے بڑھا۔

مگر یہ کیا۔۔

جونہی بیڈ کے دوسری جانب آیا۔

جاء نماز پر مناب سکڑی سمٹی سوئی ہوئی نظر آئی۔

فاتک کو یکدم شرمندگی نے آگھیرا۔

نجانے آفس میں آج کتنی تھکی ہو گی۔

جب سے آئی تھی کچن میں مصروف رہی تھی۔

تھوڑا سا اور آگے بڑھا۔

نماز کے سٹائل میں دوپٹہ لپیٹے ڈھلے ہوئے چہرے کے ساتھ بھی وہ فاتک کے دل کو گھائل کر رہی تھی۔

فاتک اسکے قریب زمین پر دوزانو ہوا۔

ہاتھ بڑھا کر اسکا کندھا ہلانا چاہا مگر وہ اتنی گہری نیند لگ رہی تھی کہ اس کا دل نہ کیا کہ اسکی نیند خراب کرے۔

کچھ سوچ کر دونوں بازوؤں کو اسکے نیچے سے گزارتے اسے بازوؤں میں اٹھایا۔

جھٹکا پڑنے پر اسکی آنکھ کھلی۔

گہری نیند کے سبب پہلے تو وہ سمجھ ہی نہیں سکی کہ آخر یہ کیا ہوا ہے۔ مگر جیسے ہی آنکھیں کھول کر نظریں فاتک کے چہرے پر پڑیں۔

وہ چونک گئی۔اس سے پہلے کے وہ فاتک کی اس حرکت پر کوئی شدید رد عمل کا مظاہرہ کرتی۔فاتک اسے آہستہ سے بیڈ پر لیٹا چکا تھا۔

جھک کر اسکی عرق آلود پیشانی پر محبت بھرا لمس چھوڑا۔

مناب کچھ اور سمٹی۔

اٹھ کر بیٹھ گئی۔ مگر نظریں فاتک سے ملا نہیں پا رہی تھی۔

لیٹ جائیں" سینے پر ہاتھ باندھتے فاتک نے اسکے شرم سے گلنار ہوتے چہرے کو محبت سے دیکھتے کہا۔"

نہیں مجھے واپس جانا ہے" مناب سرعت سے بیڈ سے اٹھی۔"

فاتک کے چہرے کی جگمگاہٹ پل میں ماند پڑی۔

آئم سوری۔۔فور ایوری تھنگ "فاتک نے نادم ہوتے اسکے ہاتھ تھام کر کہا"

میں معاف کر دوں گی۔ مگر کچھ وقت لگے گا" مناب نے گہری سانس بھرتے آہستہ سے اسکے ہاتھوں سے ہاتھ چھڑائے اور باہر کی جانب"

قدم بڑھا دیئے۔

فاتک کتنی ہی دیر گم صم کھڑا رہا۔

نجانے وہ کیا ٹھانے ہوئی تھی۔ کہ فاتک کا کوئی اقدام اسے ٹس سے مس نہیں کر رہا تھا۔

وہی منجمد انداز اور سرد لہجہ۔فاتک کو کھائے جا رہا تھا۔

کچھ دیر بعد مناب نے واپسی کی رٹ لگا لی۔

غازی اور صبغہ کو اٹھتے ہی بنی

گھر چکر لگانا آپ "غازی کے کہنے پر فاتک نے سر ہلایا۔"

ان شاءاللہ جلد ہی چکر لگاؤں گا" وشہ کو گود میں اٹھائے پیار کرتے اس نے مثبت جواب دیا۔"

ابھی روبرو واجد سے اس نے معافی مانگنی تھی۔

مناب اسے ہولے سے خدا حافظ کہتی بنا اسکی جانب دیکھے گاڑی میں بیٹھ گئی۔

فاتک کی اداسی اسکے چہرے سے واضح عیاں ہو رہی تھی۔

وشہ کی کھڑکی کی جانب آ کر اسے پیار کیا۔

مناب نے گردن موڑ کر دیکھا۔

فاتک کی یاسیت لیئے نظروں سے نظریں ٹکرائیں۔

مناب کے دل کو کچھ ہوا۔

اپنا خیال رکھنا" اسے تاکید کرتا وہ پیچھے ہٹا۔"

غازی نے گاڑی بڑھالی۔

کریم بھی اسکے ساتھ کھڑا تھا۔ اپنے باس کی اداسی کو وہ اسکے چہرے سے بڑی آسانی سے پڑھ سکتا تھا۔

وہ ابھی بھی نہیں جانتا تھا کہ اسکے باس کی بیوی اور بیٹی اسکے ساتھ کیوں نہیں رہتے۔ فاتک ایک گہری سانس کھینچ کر اندر کی جانب بڑھا۔

دو دن بعد مناب کی جانب سے آنے والے میسج نے فاتک کو ہلا کر رکھ دیا۔

وہ بے یقینی سے بار بار سہ بار۔۔ اور پھر نجانے کتنی بار اس میسج کو پڑ تا گیا۔

ان دنوں اپنا کپڑوں اور جوتوں کا برینڈ کھولنے میں مصروف تھا۔

سنگنگ کو چھوڑنے کا فصلہ وہ سنجید گی سے کر چکا تھا۔

مگر پھر بھی وہ اپنا بزنس باپ کے بزنس سے الگ رکھنا چاہتا تھا۔

بہت سوچ بچار اور داؤد سے مشورے کے بعد اس نے اپنا کپڑوں اور جوتوں کا برینڈ بنانے کا سوچا۔

آج وہ بلڈ نگ دیکھ کر اسکی رینویشن کا آرڈر دے چکا تھا۔ اس کا انٹیرئیر وہ مناب سے ڈیزائن کروانا چاہتا تھا۔

اس کا سوچتے اس نے موبائل نکالا کہ مناب کو اپنے فیصلے کے بارے میں بتائے۔

مگر اس سے پہلے مناب نے اپنا فیصلہ بتا دیا۔

ہاتھ میں پکڑے موبائل سے مناب کا نمبر ڈائل کرنے ہی والا تھا کہ اسکا میسج آیا۔

چند فقروں پر مشتمل یہ میسج فاتک کو پہاڑ سا لگا۔

میں آپکے نام کے ساتھ جڑا اپنا نام الگ نہیں کرنا چاہتی۔ مگر میں آپ کے ساتھ رہ بھی نہیں سکتی۔ مجھے سیپریشن چاہیئے" یہ مناب کی"

جانب سے ملنے والا یہ میسج اسکے دماغ کو سنسنا کر رکھ گیا۔

کچھ پل تو وہ بے جان ہاتھوں سے موبائل ہاتھ میں پکڑے کھڑا رہا۔

کریم مزدوروں سے بات کرتا ہوا یکدم اسکی جانب کچھ پوچھنے کو مڑا۔

مگر اسکا زرد پڑتا چہرہ دیکھ کر تشویش میں مبتلا ہوا۔

سر آپ ٹھیک ہیں" اسکے قریب آتے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔"

فاتک نے نظر اٹھا کر کریم کی جانب اجنبی نظروں سے دیکھا۔

اسے نہیں سمجھ آ رہی تھی کہ وہ کہاں ہے۔۔اسکے قریب کون ہے اور وہ کیا کر رہا ہے۔

بس خالی نظروں سے وہ کریم کو دیکھے گیا۔

سر "اب کی بار کریم زور سے بولا۔"

اسے فاتک کی حالت ٹھیک نہیں لگی۔

ہاں۔۔کچھ نہیں "فاتک جیسے اپنے حواسوں میں نہیں تھا۔"

میں کچھ دیر کے لئے کھلی فضا میں جانا چاہتا ہوں۔ تم یہاں کا دھیان رکھنا" فاتک نے بمشکل خود کو سنبھالا۔ گھٹن بڑھتی جا رہی تھی۔ "

مناب کے فیصلے کی گھٹن۔ اسے اندازہ تھا کہ مناب فیصلہ مشکل کرے گی۔ مگر اتنا مشکل۔

کاش وہ جان جاتا تو شاید فیصلے کا اختیار اسے نہ دیتا۔

وہ تو اسکی روح تک کو گھائل کر رہی تھی۔

فاتک گاڑی کی چابی لیئے باہر نکل آیا۔

کچھ دیر بے مقصد گاڑی سڑکوں پر دوڑاتا رہا۔

کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیا کرے اور کس طرح اسے کے فیصلے کو بدلے۔

فاتک اسے ریپلائی کرنے کی ہمت نہ کر سکا۔

وہ کیسے کرتا۔ وہ تمام رات فاتک ایک پل کو سو نہیں سکا۔

اف یا دیہ کام آج کب ختم ہو گا" مناب تیزی سے کی بورڈ پر انگلیاں چلاتے ہوئے بڑبڑائی۔"

آج اسے جلدی گھر پہنچنا تھا۔ کچھ مہمان آنے تھے اور ناز نے تاکید کی تھی کہ وہ جلدی گھر پہنچے۔

مناب گھڑی کو دیکھتے دیکھتے ساتھ انگلیاں بھی تیزی سے چلا رہی تھی۔

شام میں ناز نے اسے فون کر کے بتایا تھا کہ وشہ کو فاتک تھوڑی دیر کے لئے کر گیا ہے۔

وہ اس کا باپ تھا مناب بھلا کیسے اعتراض کر سکتی تھی۔

رات کو فاتک کو میسج کرنے کے بعد وہ بے حد مضطرب رہی تھی۔ کہنے کو تو اس نے فیصلہ کر لیا تھا۔

مگر یہ کیسا فیصلہ تھا جو اسے خود کسی پل چین نہیں لینے دے رہا تھا۔

کام جیسے ہی ختم کر کے اس نے سکھ کا سانس لیا۔ سانسیں موبائل پر جگمگاتا نمبر دیکھ کر پھر سے اٹکنے لگیں۔

فاتک نے میسج ملنے کے بعد سے اب تک کوئی میسج یا کال نہیں کی تھی۔

وہ بالکل خاموش تھا۔ اور مناب کو یہ خاموشی بہت چبھ رہی تھی۔

بیل مسلسل ہو رہی۔ تھی۔

ہاتھوں کی لرزش پر قابو پاتے مناب نے کال ریسیو کی۔

ہیلو" مناب کی ہیلو سنتے ہی دوسری جانب فاتک کے حواسوں پر گویا سکوت طاری ہونے لگا۔"

ہیلو۔ کہاں پر ہو آپ؟" فاتک کے سوال پر مناب کچھ حیران ہوئی۔"

"آفس میں"

اوکے میں لینے آرہا ہوں" فاتک کی اگلی بات نے مناب کے گویا چھکے چھڑائے"

کیوں۔۔۔" وہ جتنا بھی حیران ہوتی کم تھا۔"

کل سے کوئی بات نہیں اور یکدم آنے کا بھی کہہ دیا۔

ایکچولی وشہ کی کچھ طبیعت ٹھیک نہیں اسی لئے آپ کو لینے آرہا ہوں" فاتک کی بات پر اب کی بار مناب پریشان ہوئی۔"

کیا ہوا ہے اسے "تیزی سے چیزیں اٹھائیں لہجے سے ٹپکتی پریشانی نے فاتک کو لمحہ بھر کو شرمندگی سے دوچار کیا۔"

میں اپنی گاڑی پر آئی تھی۔ آپ رہنے دیں۔ میں خود آجاؤں گی۔ آپ بتائیں آپ لوگ ہیں کہاں پر؟" بیگ اٹھائے لفٹ کی جانب" بڑھتے ہوئے اس کا لہجہ پریشانی میں گھل گیا۔

اوکے میرے ہی گھر پر" فاتک کی بات سنتے ہی مناب نے اوکے کہہ کر کال بند کر دی۔"

پارکنگ سے اپنی گاڑی نکالی۔ جتنا تیز ہو سکتا تھا وہ چلا کر فاتک کے گھر کے سامنے پہنچی۔

فاتک پہلے سے ہی باہر کھڑا تھا۔

کیسے ہیں" فاتک کے بشاش لہجے سے تو مناب کو ایسا لگا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔"

ٹھیک وشہ کہاں ہے" وہ فکر مند لہجےمیں بولی۔ اسکے ساتھ مین گیٹ سے گزر کر اندر کی جانب بڑھی۔"

اندر داخل ہوئی تو وشہ کو مزے سے لاؤنج میں کارپٹ پر کھلونوں کے ساتھ کھیلتے دیکھکر فاتک کو خونخوار نظروں سے دیکھا۔

یہ کیا گھٹیا مذاق تھا" بھنا کر اسکی جانب مڑی۔"

وشہ ماں کو دیکھتے چہکتی ہوئی اسے کے پاس آئی۔

ممی۔۔آج میں نے اور پاپا نے بہت انجوائے کیا" وہ ان دونوں کے بیچ ہونے والی کشمکش سے انجان خوشی خوشی ماں کو آج کی روداد سنانے لگی۔

مناب اپنے چہرے پر در آنے والی سختی سے بمشکل پیچھا چھڑاتے مسکرا کر اسکی باتوں کا جواب دینے لگی۔

فاتک اتنی دیر میں کچن کی جانب جا چکا تھا۔

کچھ دیر بعد ہاتھ میں جوس کا گلاس تھامے باہر آیا۔

مناب نے ایک سرد نگاہ اسکی جانب ڈالی۔ جو آنکھوں میں شرارتی چمک لئے صوفے پر بیٹھی مناب کو جوس کا گلاس پیش کر رہا تھا۔

جان نکلی ہے نا۔۔ معذرت مگر میری جان بھی آپ نے کل رات نکالی تھی۔ اپنی بے حسی سے "اسکے گلاس تھامتے ہی فاتک گویا ہوا۔"

مگر یہ نہایت گھٹیا مذاق تھا" مناب اب تک کچھ دیر پہلے والی پریشانی کے زیر اثر تھی۔"

میری اب تک کی غلطیوں میں آج کی یہ غلطی بھی لکھ لیں۔ اس پر بھی اب ساری عمر معذرت کرنی ہے "فاتک اس کے مقابل رکھے صوفے پر بیٹھتے اسے نظروں کی گرفت میں لیتے بولا۔

وشہ آپ اپنے روم میں جاؤ۔ وہاں پر اور بھی بہت سارے ٹوائز رکھے ہوئے ہیں "فاتک نے وشہ کو منظر سے ہٹانا چاہا۔"

وشہ سر ہلاتے اپنی چیزیں سمیٹتے دائیں جانب بنے کمروں میں سے ایک کی جانب بڑھی۔

وشہ کے جاتے ہی فاتک نے نظر دوبارہ خاموش مگر خفا بیٹھی مناب پر ڈالی۔ جس کے ہاتھ میں جوس کا گلاس جوں کا توں تھا۔

یہ پینے کے لئے ہے "فاتک نے اسکی توجہ گلاس پر مبذول کروائی۔"

مجھے نہیں پینا۔ اپنی اس گھٹیا حرکت کا مقصد بتائیں "مناب اسے بخشنے کو تیار نہیں تھی۔"

چہرے کے نقوش تنے ہوئے تھے۔ لہجہ بے حد تیکھا تھا۔

مجھے اتنی بڑی سزا کیوں دے رہی ہیں؟ "فاتک اس کا سوال ان سنی کرتا بے بسی سے اسکے فیصلے کی وجہ پوچھنے لگا۔"

کیا مطلب؟ "مناب جان بوجھ کر انجان بنی۔

کیا میں اتنا گناہ گار ہوں کہ آپ مجھے معاف کرنے کو تیار ہی نہیں "فاتک کے لہجے میں بے بسی کے ساتھ ساتھ انجانا سا دکھ تھا۔"

بہت کچھ ٹوٹ جانے کا دکھ۔

میں نے آپ کو معاف کر دیا ہے "مناب نے نظریں چراتے کہا"

نہیں منا۔۔ آپ نے مجھے معاف نہیں کیا۔۔ معاف کرنے والے بدلہ نہیں لیتے "فاتک نے اس جھٹلایا۔"

میں کوئی بدلہ نہیں لے رہی۔ نہ ہی آپ سے اپنا رشتہ ختم کر رہی ہوں۔ مگر آپکے ساتھ رہ بھی نہیں سکتی "مناب کے لہجے میں ٹھہراؤ"

تھا۔ایسے جیسے وہ خود کو اسکے سوالوں کے لئے تیار کر چکی تھی۔

تو کیا یہ معافی ہے۔۔؟کیا معاف کرنے والے ظالم ہوتے ہیں۔آپ تو مجھے سزا دے رہی ہو۔عمر بھر کی سزا۔میں تو انجانے میں آپ" سے دور رہا۔۔آپ تو جان بوجھ کر مجھے جدائی کی مار مار رہی ہو۔۔ویسے ہی کہہ دو فاتک مر جاؤ۔۔جیتے جی تو یہ ظلم مت کرو" فاتک اٹھ کر اسکے قریب دوزانو بیٹھا۔

مناب جھجک کر پیچھے ہوئی

معافی دی ہوتی تو یوں مجھ سے نہ کتراتی۔منا مجھے ایک موقع تو دو۔۔صرف ایک۔آپ۔۔آپ ایسے کیوں کر رہی ہو میرے ساتھ "اسکے" ہاتھ تھامے وہ بے بسی کی تصویر بنا اس سے پوچھ رہا تھا۔

آپ جانتے ہیں میں نے آپکے چلے جانے کے بعد وشہ کے پیدا ہونے سے پہلے تک بہت بار سوچا کہ میں اپنا آپ ختم کر لوں۔۔مجھے لگتا" تھا میں دنیا کی وہ واحد انسان ہوں جو بے حد غیر اہم ہے۔جسکے ہونے نہ ہونے سے کسی کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔میں ایسا کر گزرتی اگر میں اتنی بزدل نہ ہوتی۔میں بہت بزدل ہوں فاتک۔" فاتک کو لگا وہ اسکے دیکھتے ہوئے بھی اسے نہیں بلکہ ان تمام مناظر کو دیکھ رہی تھی جنہیں اس نے تنہا سہا تھا۔

نہیں مناب بزدل خود کشی کرتے ہیں بہادر تو حالات کا مقابلہ کرتے ہیں" فاتک نے اسے اسی کی خوبی بتائی۔"

مجھے معاف کر دو میں آپکو اس نہج تک لے کر گیا" یاسیت سے پر لہجہ مناب کو حال میں واپس لے آیا"

مجھے نہیں سمجھ آتی۔۔مگر جب جب آپ میرے پاس آتے ہیں۔مجھے آپکی جدائی میں گزرا اذیت کا ایک ایک لمحہ یاد آتا ہے۔اپنا ہر آنسو" یاد آتا ہے۔اپنی ہر تکلیف یاد آتی ہے۔میں آپکے ساتھ رہ بھی لوں تو میں نارمل زندگی نہیں گزار سکتی" اس کے چہرے پر تکلیف کی پرچھائیاں فاتک بآسانی پڑھ سکتا تھا۔

کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کے ساتھ منافقت بھری زندگی گزاروں؟آپکی قربت میں اذیتیں سہوں؟آپکے ساتھ مسکراؤں مگر اندر" سے روؤں۔۔۔؟اگر آپ یہ سب چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔میں رہنے کو تیار ہوں" اپنی آنسوؤں سے لبالب آنکھیں اسکی آنکھوں میں ڈالے وہ اپنی ہر اذیت گویا اسکے وجود میں انڈیل رہی تھی۔

فاتک کو ایسا ہی محسوس ہو رہا تھا۔اسکا ایک ایک لفظ فاتک کو تڑپا رہا تھا۔

اپنی ایک خواہش کے لئے اسے نے مناب کی شخصیت مسخ کر دی تھی اور آج اسے اس بات کا شدت سے احساس ہو رہا تھا۔

مگر پھر یاد رکھیئے گا۔میں آپکی منا ثابت نہیں ہوں گی۔" مناب نے اسے تنبیہہ کی۔"

فاتک اسکی گود میں رکھے ہاتھوں کو تھام کر بے اختیار لبوں سے لگا گیا۔

مناب کی اذیت آنسو بن کر اسکی آنکھوں سے رواں ہوئی۔

مناب حیرت زدہ اس دراز قامت مرد کو آنسو بہاتا دیکھ رہی تھی۔

مرد کے آنسو اول تو بہتے ہی نہیں اور اگر بہہ جائیں تو صرف اس شخصیت کے آگے بہتے ہیں جسے پر اسے مان ہوتا ہے۔ایسے شخص کے سامنے آنسو بہائے جانے پر مرد کو کبھی افسوس نہیں ہوتا۔

تو کیا میں واقعی اس کے لئے اب بھی سب سے زیادہ اہم ہوں 'مناب کے اندر سناٹا چھا گیا۔'

کہتے ہیں کہ مرد ہمیشہ عورت کے آنسوؤں کے آگے ہار جاتا ہے اور اس لمحے مناب کو لگا وہ اسکے آنسوؤں کے آگے ہار گئ ہے۔

وہ دل جو اسکی جدائ کے لئے سخت کر لیا تھا اس لمحے اسی کی قربت کے لئے ہمک رہا تھا۔

وہ ششدر دل کی حالت بدلتی دیکھ رہی تھی۔

میں خود کو کبھی معاف نہیں کروں گا۔۔ مگر وہ اذیت اس اذیت سے بڑی نہیں جو آپکی جدائ کی صورت مجھے ملے گی۔" اپنے آنسوؤں پر" بند باندھ کر وہ بمشکل بولنے کے قابل ہوں۔

بھاری آواز میں بولتا وہ مناب کو لب بستہ کر گیا۔

میری صرف ایک درخواست ہے۔ فیصلے کا اختیار اب بھی آپکے پاس ہی ہے۔" سر جھکائے وہ بولتا جا رہا تھا۔اب اس میں مناب کی" نظروں سے نظر ملانے کی ہمت نہیں تھی۔

کہیں" مناب اسکی خاموشی سے سمجھ گی کہ وہ اجازت چاہتا ہے۔اب وہ کچھ بھی اسکی مرضی کے بنا نہیں کرنا چاہتا تھا۔چاہے وہ کچھ کہنے" کی درخواست ہی کیوں نہ ہو۔

صرف ایک ہفتہ آپ میرے ساتھ اس گھر میں رہ لو۔۔ صرف ایک ہفتہ۔۔ بے شک نارمل میاں بیوی کی طرح نہیں۔ میں آپکا روم" الگ سیٹ کر دوں گا۔ مگر صرف میرے آس پاس رہ لو۔ اگر اس ایک ہفتے بعد بھی آپکا دل میرے ساتھ رہنے پر آمادہ نہیں ہوا۔ تو میں خاموشی سے آپکی اور وشہ کی زندگی سے نکل جاؤں گا۔ مگر صرف یہ ایک اور آخری موقع دے دو" اپنی خواہش بتا کر اس نے مناب کو مخمصے میں ڈال دیا۔

نجانے کس چیز نے مناب کو پھر سے فاتک کے لفظوں سے باندھا تھا۔ شاید اسکے شفاف آنسوؤں نے۔۔

مناب سر جھکا گئ۔

فاتک نے کسی قدر آس سے سر اٹھا کر اسے دیکھا جو سوچ میں گم تھی۔

ابھی بھی میں فورس نہیں کر رہا صرف درخواست ہے "اس کا منت بھرا لہجہ۔ مناب کا دل پسیج گیا"

کل شام آپ مجھے اور وشہ کو لینے آجائے گا" اسکی جانب دیکھے بنا مناب نے یہ سب کہتے جیسے فاتک کے اندر ایک نئ روح پھونک دی۔"

مگر پھر بھی فیصلہ میرا ہی ہو گا۔اس بات پر آپ قائم رہئیے گا" اسکی جانب دیکھتے وہ پھر سے باور کروانا نہیں بھولی"

بالکل میری جان فیصلہ آپ کا ہی ہو گا۔" فاتک نے محبت سے اسکی صبیح پیشانی پر لب رکھے۔اور اب کی بار مناب اسکی قربت سے بیزار نہیں ہوئ۔

دل سے اس تبدیلی پر سوال کیا جو خاموش تھا۔

وہ جھنجھلائ۔

اگلے دن جیسے ہی واجد کو فاتک کی درخواست کے بارے میں علم ہوا انہوں نے فوراً اسے فون کیا۔

کیسے ہیں بابا" لہجے میں محبت گھلی تھی۔"

ٹھیک ہوں۔ مگر مجھے تمہاری منتک سمجھ نہیں آئ۔ تم گھر کیوں نہیں آتے۔ میں تم دونوں کے فیصلے میں اب بولنا نہیں چاہتا۔ مگر صرف" اتنا چاہتا ہوں کہ تم نے جو بھی پلین کیا ہے وہ اپنے گھر رہ کر بھی تو کر سکتے ہو۔

مجھے ایسا لگ رہا ہے تم نے مجھے ابھی تک معاف نہیں کیا" واجد کے لہجے میں دکھ پنہاں تھا۔

نہیں بابا۔۔ایسا کچھ نہیں ہے۔ میں آپکو معاف کرنے والا کون ہوتا ہوں۔ بس آپ نے میری مجبوریوں کو سمجھ لیا میرے لئے یہی بہت" ہے۔مجھے گناہگار مت کریں۔۔ماں باپ اولاد سے معافی مانگتے اچھے نہیں لگتے" فاتک کی بات پر انکی آنکھیں نم ہوئیں۔ وہ اپنی اتنی فرماں بردار اولاد کو دنیا کی نظر کرنے والے تھے۔ اگر بروقت حفصہ اور داؤد انہیں احساس نہ دلاتے تو وہ تو اسے کھو چکے تھے۔

پھر بیٹا۔اب بس کرو اور گھر آجاؤ" انکے لہجے میں تھکاوٹ تھی۔"

بابا میں آؤں گا ان شاءاللہ ضرور آؤں گا۔ مجھے اور جانا ہی کہاں ہے۔ مگر میں چاہتا ہوں کہ مناب کچھ دن میرے گھر میں رہ کر فیصلہ " کرے۔

اگر میں آپکی طرف آجاتاہوں تو مجھے یقین ہے کہ اس گھر میں رہ کر وہ سوائے اذیت میں رہنے کے کچھ اور سوچ نہیں پائے گی۔

بابا۔۔اس گھر میں اس نے میری جدائی کے تکلیف دہ لمحے سہے ہیں۔وہ کبھی بھی مجھے دوبارہ اس گھر میں رہ کر قبول نہیں کرے گی۔

اسی لئے میں چاہتاہوں کہ وہ اس ماحول سے باہر نکل کر پھر اپنے پورے دل کی آمادگی کے ساتھ فیصلہ کرے۔آئی ہوپ آپ سمجھ رہے ہوں گے کہ میں کیا کہنا چاہتاہوں" فاتک نے اب انہیں اس فیصلے کی اصل وجہ سے آگاہ کیا۔

انہیں اس کا فیصلہ غلط نہیں لگا۔

یقیناانسان جس جگہ سب سے زیادہ تکلیف میں رہ چکاہو۔وہاں سے وہ دوبارہ خوشیاں کشید نہیں کر سکتا۔

اس کمرے میں حتی کہ اس گھر کے چپے چپے سے مناب کی تکلیف دہ یادیں وابستہ تھیں۔وہ سب اذیت کے لمحے تھے جنہیں اس نے فاتک کے بنا گزارے تھے۔

اسی لئے وہ جب بھی فاتک سے مل کر آتی۔کمرے میں پہنچتے ہی اسے وہی سب لمحے کسی فلم کی طرح یاد آتے۔اور وہ کوئی فیصلہ نہیں کر پا رہی تھی سوائے جدائی کے۔

"ٹھیک ہے اللہ تم دونوں کے حق میں بہتر کرے۔تم اگر مجھے منع نہ کرتے تو میں یقینا اسے سمجھاتا"

نہیں بابامیں نہیں چاہتا کہ وہ اب پریشرائز ہو" فاتک نے سانس بھرتے کہا۔"

اب وہ اپنے اور مناب کے بیچ کسی تیسرے کو آنے نہیں دیناچاہتا تھا۔

فاتک کے آنے سے کچھ لمحے پہلے وہ جو بے حد مضطرب تھی صمد کی کال کے بعد جیسے احساسات میں ٹھہراؤ آگیا۔

اسلام علیکم بابا۔۔کیسے ہیں۔۔امی کیسی ہیں۔وہ توصبغہ کی شادی کے بعد مجھے ایسا بھولی ہیں کہ پلٹ کر خبر بھی نہ لی۔"ناچاہتے ہوئے" بھی وہ ماں کے رویے کا شکوہ کر گئی۔

وعلیکم سلام۔بیٹاجب انسان کو اپنی غلطی کا احساس ہوتاہے تو وہ یوں ہی لوگوں سے نظریں چراتاہے۔تمہاری ماں بھی شرمندہ ہے۔اور" اسی شرمندگی کے باعث ابھی تمہارا سامنے کرنے کی اس میں ہمت نہیں "صمد کی بات پر وہ چپ سی رہ گئی۔

میں نے توانہیں موردالزام ٹھہرایا ہی نہیں۔میں نے توکسی سے شکوہ نہیں کیا۔ماں باپ تو ویسے بھی اپنی اولاد کی محبت میں ہر حد تک" جانے کی کوشش کرتے ہیں۔انہوں نے تو میری محبت میں کیا۔پھر میں انہیں الزام کیسے دے سکتی ہوں "صمد اسکی سعادتمندی پر

مسکرائے بغیر نہ رہ سکے۔

تم اچھی بیٹی ہو اسی لئے اسکی غلطیوں کو نظرانداز کر گئی ہو۔ مگر اعتدال ہر رشتے کی شرط ہے۔ اور اولاد تو سب سے بڑی آزمائش ہے اسی" لئے تو اللہ نے اپنی پاک کتاب میں اسے سب سے بڑی آزمائشوں میں سے ایک ٹھہرایا ہے۔ اسی اولاد کے ساتھ بھی کبھی کبھی ہم زیادتی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ مگر اسے محبت کا نام دیتے ہیں۔

خیر۔۔ تم ابھی اپنی ماں کو نہ ہی چھیڑو۔ بس تم دونوں کا معاملہ بہتری کی جانب آجائے تو تمہاری ماں خود تمہارے پاس آئے گی" صمد نے اسے تسلی دی۔

اور بیٹا۔۔ اگر تم نے کسی سے شکوہ نہیں کیا تو پھر اس بیچارے کو کس بات کی سزا دے رہی ہو" اب وہ اصل موضوع پر آئے۔"

کیونکہ میری تکلیف کا سب سے بڑا ذمہ دار وہی ہے" مناب نے پہلی بار فاتک کو کسی کے سامنے قصوروار ٹھہرایا۔"

میری بیٹی کا دل سب کے لئے وسیع ہے مگر اس بیچارے کے لئے کیوں تنگ ہے۔ اسے یہ کہہ کر معاف کیوں نہیں کر رہیں کہ یہ سب" حالات نے کیا ہے" صمد نے اسے گھیرا۔

بابا پلیز۔۔۔ انہیں بیچارا مت کہیں۔ خواہشیں تو انہی کی تھیں نا" وہ منہ بسور کر بولی۔"

ایک بات کہوں۔ ہم سب سے زیادہ جس کی پرواہ کرتے ہیں ناشکوے بھی اسی سے ہوتے ہیں۔۔ کیونکہ ان پر مان ہوتا ہے۔ امیدیں" وابستہ ہوتی ہیں ان سے اور پھر جب وہ امید ٹوٹتی ہے تو تکلیف ہوتی ہے اور تکلیف اسی شخص کی سب سے زیادہ ہوتی ہے جو دل کے سب سے قریب ہوتا ہے" وہ شروع سے ماں کی نسبت صمد سے زیادہ قریب رہی تھی۔ ہر چھوٹی بڑی بات پر انہیں سے مشورہ کرتی اور وہ بھی بن کہے اسکی پریشانیاں سمجھ جاتے۔

آج بھی وہ اسے دوست کی صورت اسکے دل کی باتیں بتا رہی تھے۔ جنہیں وہ خود سے بھی کہنے میں گریز برت رہی تھی۔

میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ تم فوراً اسے معاف کر دو۔ پرکھو۔ اور پھر فیصلہ کرو۔ مگر اتنا ضرور کہوں گا۔ کہ ایک بار دل سے معاف کر کے" دیکھو پھر دیکھنا اللہ تمہیں خود بخود پرسکون کر دے گا۔ ماضی میں جو ہوا نہ وہ تمہارے اختیار میں تھا اور نہ مستقبل میں جو ہوگا وہ تمہارے اختیار میں ہے

مگر ان دونوں کے بیچ اپنا حال خراب مت کرو" صمد کی ہر بات اس لمحے اسکے لئے سوچوں کے نئے در وا کر رہی تھی۔

بس میری دعا ہے اللہ تمہارے لئے بے حد آسانیاں پیدا کرے" مناب نے دل سے آمین کہا۔"

اور اسی خاموشی سے فون بند کر دیا۔

ابھی اسے فون بند کئے چند لمحے ہی گزرے تھے کہ وشہ بھاگتی ہوئی اندر آئی۔

ممی پاپا آگ ئے۔ چلیں "اسے جب سے مناب نے بتایا تھا کہ ہم بابا کے پاس رہنے جارہے ہیں۔ وہ تب سے بے حد ایکسئیٹیڈ تھی۔"

مناب نے سر اٹھا کر بیٹی کا خوشی سے جگمگاتا چہرہ دیکھا۔

چلیں نا" وہ اسکا بازو تھامے اسے اٹھنے پر زور دے رہی تھی۔ "

مناب ہولے سے مسکراتے اٹھی۔

نظر سامنے نصب آئینے پر پڑی۔ سادہ سی رائل بلیو شلوار قمیض پر پرنٹڈ شال لئیے ادھ کھلے بالوں میں اسکے چہرے پر نجانے کیوں مگر آج بہت عرصے بعد اسے خود سکون محسوس ہوا۔ آنکھوں کی وحشت بھی معدوم تھی۔

دل پلٹ رہا تھا۔ دماغ نے بھی جنگ چھیڑ رکھی تھی۔

بس اب بات انا کی رہ گئی تھی۔ وہ کب چکنا چور ہونی تھی اسے اس وقت تک اسے کوئی فیصلہ نہیں کرنا تھا۔

وشہ کا ہاتھ تھامے جس لمحے وہ نیچے اتری سامنے صوفے پر بیٹھے فاتک کی جگر جگر کرتی نظریں اس سے ہٹنے کو تیار نہیں ہوئیں۔

صبغہ اور ناز اسے کمپنی دے رہی تھیں۔

السلام علیکم "مناب نے دھیمی آواز میں سلام کیا۔ "

فاتک اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔

ایسا لگا مناب کو پہلی بار دیکھا ہو۔ اسکے چہرے سے عجیب سی روشنی پھوٹ رہی تھی۔ آنکھوں کی اداسی کی جگہ عجیب سا ٹھہراؤ محسوس ہوا تھا۔

فاتک کو لگا اسکی تکلیف کے دن اب جلد ہی ختم ہونے والے ہیں۔

تمہارا سامان کہاں ہے "ناز نے اسے خالی ہاتھ آتے دیکھ کر کہا۔"

اوپر ہی ہے "صبغہ کے برابر بیٹھتے اس نے جواب دیا۔"

میں لے آتا ہوں "فاتک سیڑھیوں کی جانب بڑھا۔"

کھانا کھا کر چلے جانا" ناز نے ہانک لگائ۔"

آپکی بہو کے لئیے بہت اچھا ڈنر بنا کر آیا ہوں۔ پھر کسیدن آکر آپ کے ہاتھ کا کھانا کھاؤں گا" ایک شوخ نگاہ مناب پر ڈالتا وہ تیزی سے" سیڑھیوں کی جانب بڑھا۔

میں حلوہ دیتی ہوں وہ تو لے جانا" ناز نے دال کا حلوہ بنا رکھا تھا۔ فاتک کی جلد بازی دیکھتے وہ تیزی سے کچن کی جانب بڑھیں۔"

صبغہ نے اپنے ساتھ خاموش بیٹھی مناب کے ہاتھ تھامے۔

خود کو حالات کے دھارے پر چھوڑ دو۔ کچھ دن بعد ذہن کو تھکانا۔ ابھی صرف اس بندے کی محبتوں کو دیکھو۔ جو ہر طرح تمہیں خوش" رکھنے کے جتن کر رہا ہے۔

خلوص خود غرض نہیں ہوتا۔ اور اسکے ہر عمل میں اس وقت صرف خلوص اور احساس نظر آ رہا ہے۔ مجھے امید ہے تم اپنے اور وشہ کے ساتھ کوئ زیادتی نہیں کرو گی۔" صبغہ نے اچھی دوست اور بہن ہونے کے ناطے اسے پھر سے سمجھایا۔

میں تمہاری محبتوں کا قرض کبھی نہیں چکا سکتی۔ تم نے قدم قدم پر جیسے میرا ساتھ دیا۔ اور اب بھی۔۔۔ صبغہ تم جیسی بہنیں اللہ قسمت" والوں کو دیتا ہے" مناب نے محبت سے اسے گلے لگایا۔

بس میں تمہاری بہتری اور خوشی چاہتی ہوں۔ دل کرتا ہے کہیں سے تمہارے ہونٹوں پر سچی مسکراہٹ لا دوں۔۔ تمہاری زندگی" خوشیوں سے بھر دو۔ تمہاری آنکھ میں اب کبھی ایک آنسو بھی نہ آئے۔ اپنے پیاروں کو روتے دیکھنا بہت تکلیف دہ ہوتا ہے اور پچھلے کئ سالوں سے میں اس تکلیف سے گزر رہی ہوں" آنسو بمشکل پیچھے دھکیلتے وہ سچے دل سے گویا ہوئ۔

میں جانتی ہوں" اسے خود سے بھینچتے مناب ہولے سے مسکرائ۔"

پیچھے ہوتے اسکے چہرے پر پیار سے بوسہ دیا۔

ہمیشہ خوش رہو" نم آنکھوں سے اسے دیکھتے صبغہ نے دل سے دعا دی۔ "

آمین" فاتک کے نیچے اترتے ہی وہ لوگ باہر کی جانب بڑھے۔"

اپنا خیال رکھنا" صبغہ اور ناز یک زبان ہو کر بولیں۔"

ان شاء اللہ" فاتک نے گاڑی بڑھانے سے پہلے ہاتھ اٹھا کر انہیں خدا حافظ کہا۔"

فاتک کے ساتھ مناب بیٹھی مسکراتی نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔

وشہ پیچھے بیٹھی۔جوش وخروش سے ہاتھ ہلاتے دادی اور خالہ کو خدا حافظ کہہ رہی تھی۔

کتنا مکمل منظر تھا

تمام راستہ گاڑی میں خاموشی رہی۔سوائے وشہ کی چہکاروں کے۔مناب قسمت کے اس ہیر پھیر پر حیران تھی۔چند دن پہلے جس شخص کی شکل دیکھنے کی وہ روادار نہیں تھی آج اسی کی گاڑی میں بیٹھی اسی کے گھر جارہی تھی۔

جبکہ فاتک خوشگوار حیرت میں مبتلا تھا۔کیا اللہ اتنا بھی مہربان ہوتا ہے۔کیا سچے دل سے مانگی جانے والی معافیاں اتنی جلدی قبول ہوتی ہیں۔

یہ وہ اور اس کا اللہ ہی جانتا تھا کہ اس نے رشتوں میں کبھی کھوٹ نہیں آنے دیا۔

نجانے اللہ کو اسکی کیا بات پسند آئی تھی۔یا پھر نہیں وہ اللہ تو ہے ہی اتنا مہربان وہ بندے کی نیکی کا منتظر نہیں ہوتا۔بس وہ بندے کا بندے کے ساتھ سلوک پرکھتا تھا۔

جہاں خود غرضی آئے وہیں سے امتحان شروع اور جہاں سچائی ڈیرے جمائے وہیں سے مہربانیوں کا آغاز۔

فاتک کا رواں رواں اللہ کا شکر ادا کر رہا تھا۔

گھر پہنچ کر گاڑی سے اترے ہی تھے کہ کار پورچ میں کھڑا کریم انہیں خوش آمدید کہنے کو آگے بڑھا۔

وشہ سے مل کر مناب کو سلام کیا۔

ان کا سامان اٹھا کر اندر کی جانب بڑھ گیا۔

یہ آپکے پاس ہی ہوتا ہے" مناب،فاتک کے ساتھ اندر قدم بڑھاتے ہوئے کریم کے بارے میں استفسار کرنے لگی۔"

ہاں اسکی فیملی نہیں ہے۔میرا مینجر تھا اب بھی ہے۔مگر کسی اور کام کے لئے "فاتک اندرونی حصے کی جانب بڑھتے ہوئے مناب کو پہلے" قدم بڑھانے کا اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

مناب نے اسکی بات پر کچھ الجھ کر اسے دیکھا۔پھر اندر بڑھ گئ۔

شام کے سائے گہرے ہو چکے تھے۔فاتک وشہ کے ساتھ مصروف تھا۔

گاہے بگاہے اٹھ کر ایک چکر کچن کا بھی لگا آتا۔

اپنے کمرے کے ساتھ والا کمرہ اس نے مناب کے لئے سیٹ کروا دیا تھا۔

مناب اندر جا کر اپنی اور وشہ کی چیزیں الماری میں سیٹ کرنے لگی۔

وہاں سے فارغ ہو کر نماز پڑھی۔باہر کی جانب قدم بڑھائے۔

فاتک اور وشہ۔۔۔وشہ کے کھلونوں کے ساتھ کھلنے میں مصروف تھے۔

مناب بھی قریب بیٹھ گئی۔

صبح آپ کو اور وشہ کو میں ڈراپ کر دوں گا" مناب کو صوفے پر بیٹھتے دیکھ کر فاتک گویا ہوا۔"

وہ دونوں رگ پر بیٹھے کھیلنے میں مصروف تھے۔

نہیں میں نے غازی سے کہا ہے وہ میری گاڑی کچھ دیر میں چھوڑ جائے گا۔ آپ کو مشکل ہو گی۔ عادت نہین ہے نا" مناب روانی میں"

کہہ گئی۔ مگر اپنی بات کے جواب میں فاتک کے چہرے پر پھیلنے والے شرمندگی کے سائے اسکی آنکھوں سے اوجھل نہیں رہے۔

آئم سوری" فاتک نے بہت مشکل سے ضبط کرتے ہوئے کہا۔"

میرا یہ مطلب نہیں تھا" مناب شرمندہ ہوئی۔"

اٹس اوکے" فاتک اٹھ کر نماز ادا کرنے چل پڑا۔"

تھوڑی ہی دیر بعد ڈائننگ ہال میں فاتک نے کھانا لگانا شروع کر دیا۔

کریم بھی بھرپور مدد کر رہا تھا۔

مناب نے بھی مدد کرنی چاہی تو فاتک نے سہولت سے اسے منع کر دیا۔

آج کے دن مجھے خاطریں کر لینے دیں۔ پھر تو آپ نے ہی چارج سنبھالنا ہے" فاتک کی بات پر وہ خاموش ہی رہی۔ "

اسی خاموشی سے واپس لاؤنج میں جا کر بیٹھ گئی۔

کچھ دیر بعد ہی فاتک نے اسے اور وشہ کو ڈائننگ ہال میں آنے کا اشارہ کیا۔

اندر داخل ہوتے ہی ڈم لائٹس میں ٹیبل پر موجود کھانے کے ہمراہ کینڈلز جلتی دیکھ کر مناب دم بخود رہ گئی۔

ہمارا فرسٹ کینڈل لائٹ ڈنر" فاتک اسکے پیچھے کھڑا اسکے کان میں گنگنایا۔"

مناب لب بھینچ کر آگے بڑھی۔

ایک کرسی گھسیٹ کر فاتک نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

دوسری کرسی وشہ کے لئے گھسیٹی

آخر میں خود ایک کرسی پر ایسے براجمان ہوا کہ اسکے دائیں جانب مناب تھی تو بائیں جانب وشہ۔

اس کا گھر آج حققت میں گھر لگ رہا تھا۔

فاتک نے مختلف ڈشز مناب کی جانب بڑھائیں۔ اور خود وشہ کی پلیٹ میں کھانا ڈال کر اسے کھلانے لگا۔

مناب خاموش تھی۔کیاہورہاتھادل کو کیسے ہر چیز بدل رہی تھی ہر احساس جاگ رہاتھا۔وہ نہیں جانتی تھی یہ سب کیوں اور کیاہورہاتھا۔

پاپا کھانے کے بعد آپ ہمیں گاناسنائیں گے "وشہ نے چاولوں سے انصاف کرتے ہوئے مزے سے فرمائش کی"

نہیں بیٹے میں اب گانانہیں گاؤں گا"فاتک کے انکار پر مناب نے جھٹکے سے سراٹھا کر اسکی جانب دیکھا۔"

فاتک اسکی نظروں کو خود پر مرکوز ہوتے محسوس کر چکا تھا۔

گردن موڑ کر لمحہ بھر کے لئے اسکی حیران آنکھوں میں دیکھا۔

میں سنگنگ چھوڑ چکاہوں۔اب ہر وہ چیز چھوڑ دوں گا۔جو مجھے آپ سے اور وشہ سے دور لے جانے کا سبب بنے گی۔"فاتک نے گردن" جھکا کر چاولوں سے بھرا چمچ منہ میں ڈالتے ہوئے کہا۔

مناب کا کباب کھاتاہاتھ وہیں رہ گیا۔

یہ مہربانیاں مناب کو خوش کرنے کی بجائے سناٹوں میں لے جارہی تھیں۔

وہ کیوں اتناسب کچھ کر رہاتھا۔

کیامداوا تھایہ مناب کی ہر تکلیف کا۔۔۔

کیاکوئی یوں بھی کسی کے لئے دیوانہ ہو سکتاہے کہ اپنے جنون کو ختم کرلے۔

کھانے سے فارغ ہوتے ہی مناب نے فاتک کے منع کرنے کے باوجود تمام برتن خود کچن میں رکھے۔چائے کا پانی رکھ کر کریم اور فاتک دونوں کو کچن سے باہر نکالا۔

اسی لمحے غازی اسکی گاڑی چھوڑنے کے لئے آچکا تھا۔

کیسے ہو"بھائی سے بغلگیر ہوا۔فاتک کے چہرے سے ظاہر ہوتی سچی خوشی دیکھ کر غازی نے اسکے چہرے پر ہمیشہ یہ مسکراہٹ قائم رہنے" کی دل سے دعامانگی۔

بالکل ٹھیک۔مبارک ہو"فاتک نے اسکی بات پر ایک بار پھر محبت سے اسے گلے لگایا۔ "

اگر غازی اس کاساتھ نہ دیتاتو یہ سب کبھی ممکن نہ ہو سکتا۔

لاؤنج سے آتی باتوں کی آواز سے وہ جان گئی تھی کہ غازی آچکا ہے۔

سب کے کپس ٹرے میں سجائے وہ کچن سے باہر آئی۔

غازی کی نظر کچن سے آتی مناب پر پڑی تو وہ احتراما کھڑا ہو گیا۔

اسے استحقاق سے گھر میں چلتے پھرتے دیکھ کر غازی کو بے حد خوشی ہوئی۔

کیسے ہو" مناب کے لہجے میں ہمیشہ والی محبتیں گھلی ہوئیں تھیں۔"

بھابھی کم اور اس کے لئے ہمیشہ اس نے دوست والے انداز اپنائے تھے۔صبغہ سے پسندیدگی سے لے کر انکی شادی ہونے تک اس نے ہر طرح سے غازی کا ساتھ دیا تھا۔

وہ کیسے نہ اسکی خوشیوں کے لئے دعا گو ہوتا۔

بالکل ٹھیک۔۔۔ویلکم ٹو یور آن ہاؤس" غازی نے بیٹھتے ہوئے چائے کی پہلی چسکی لیتے شرارت سے اسے دیکھ کر کہا۔"

مناب کے چہرے پر سنجیدگی کی جگہ ہلکی سی شرم کی لالی بکھری جسے اس نے چہرہ وشہ کی جانب موڑ کر سب سے چھپانے کی کوشش کی۔

چلو وشہ اب چل کے سوتے ہیں۔ صبح آپ نے سکول بھی جانا ہے" مناب اپنا چائے کا کپ ختم کرتے ہی اٹھی۔"

وشہ کے کھلونے سمیٹ کر اسکے ٹوائے باکس میں ڈالنے لگی۔

اوکے بھائی میں بھی اب چلتا ہوں۔آپ لوگ بھی ریسٹ کریں۔جلد ہی گھر کا چکر لگانا۔ہم سب بہت اداس ہو گئے ہیں آج" اپنا" کپ سینٹر ٹیبل پر رکھ کر غازی بھی ان سے اجازت لیتے ہوئے اٹھا۔وشہ کے قریب جا کر اسے ڈھیر سارا پیار کیا۔

اب پاپا کے آنے کے بعد چاچو کو نہ بھول جانا" وشہ کے گال کھینچتے اسے مصنوعی غصے سے کہا۔"

نہیں" وہ محبت سے مسکراتے اسکی ٹانگوں سے لپٹ گئی۔"

غازی کے جاتے ہی کریم بھی باہر کی جانب لپکا۔

کریم کہاں رہتا ہے" اسے باہر جاتے دیکھ کر وشہ نے پوچھا۔"

جو بیک یارڈ کی جانب ایریا ہے وہاں ہی پچھلے دنوں کریم نے کنسٹرکشن کروا کر اپنے لئے چھوٹا سا کاٹیج بنوالیا ہے" مناب کے پوچھنے پر وہ جو" دروازے چیک کر رہا تھا مڑ کر اسے جواب دیتے ہوئے کھڑکیاں چیک کرنے لگا۔

صبح دیکھوں گی" مناب خود کلامی کے سے انداز میں بولی۔"

نیند میں جھومتی وشہ کو گود میں اٹھایا۔

پاپا بھی آئیں نا" وشہ کے کہنے پر مناب کے قدم لمحہ بھر کو منجمد ہوئے۔"

یہ تو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ رہا تھا کہ وشہ نہیں جانتی کے انکے درمیان کیا طے ہوا ہے۔نہ ہی ابھی وہ ان باتوں کو سمجھ سکتی ہے۔

وہ تو ان دونوں سے نارمل ماں باپ والا بی ہیویئر چاہے گی۔

فاتک اس کا ٹھٹھکنا نوٹ کر چکا تھا۔

وشہ ابھی میں اور آپ بھی تھکے ہوئے ہیں اور پاپا بھی آج ہم اس روم میں سوجاتے ہیں کل سے پاپا کے روم میں سوئیں گے "مناب" نے نرمی سے اسے سمجھایا جو اسکی گود میں اکڑ رہی تھی۔

نہیں پاپا کے ساتھ سونا ہے" وہ ہاتھ پاؤں چلانے لگی۔"

وشہ نے کبھی یوں ضد نہیں کی تھی۔

وشہ۔۔" مناب نے تنبیہہ کی۔"

اوکے جاؤ۔۔پاپا کے ساتھ سو جاؤ۔ میں ابھی آتی ہوں "اسے ٹس سے مس نہ ہوتے دیکھ کر مناب نے وشہ کو گود سے اتار کر فاتک کی" جانب بڑھایا۔

اور قدم اپنے کمرے کی جانب موڑے اس سے پہلے کے وہ دروازہ کھول کر اندر جاتی۔

فاتک نے دو قدم تیزی سے آگے بڑھاتے اسے بازو سے پکڑ کر روکا۔

بچوں کے ساتھ ضد نہیں کرتے۔جب وہ سو جائے گی تب آپ آجانا" فاتک نے رسانیت سے کہتے اسکا بازو پکڑے رخ اپنے کمرے کی" جانب کیا۔

مناب ٹھنڈی سانس بھر کر اسکے کمرے میں داخل ہوئی۔

یہ کمرہ یہاں کی ایک ایک چیز اس نے خود اپنے ہاتھ سے سجائی تھی۔کیا پتہ تھا کہ ان سب چیزوں کو وہ خود برتے گی۔

وشہ کو لیئے وہ جھجھکتی ہوئی بیڈ کے قریب آئی۔فاتک نے کمبل کھولا۔

میں اس کا نائٹ سوٹ لے آؤں" مناب کچھ یاد آنے پر کمرے سے باہر نکلی۔"

کچھ دیر بعد واپس آئی تو وشہ مزے سے باپ کے کندھے سے سر ٹکائے اسکی باتیں سننے میں مگن تھی۔دونوں بیڈ پر نیم دراز بیڈ کی پشت سے سر ٹکائے ہوئے نجانے کیا راز و نیاز کر رہے تھے۔

مناب کے اندر آتے ہی فاتک اٹھ کر کپڑے بدلنے کی غرض سے ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ گیا۔

مناب نے اتنی دیر میں وشہ کو کپڑے بدلوائے۔

اب چپ کر کے سو جانا نہیں تو مار لگاؤں گی" فاتک کے آنے سے پہلے مناب نے جلدی سے اسے وارننگ دی۔اسے وارننگ دیتے" مناب کو خود بھی ہنسی آئی۔

جب وشہ نے منہ بسور کر کمبل میں منہ چھپایا۔

کیسا احساس تھا جو مناب نے پہلی بار محسوس کیا تھا۔

ماؤں والی وہ عادت جب اکثر مائیں باپ سے چھپ کر بچوں کو ڈانٹتی ہیں کہ کہیں باپ کو خبر نہ ہو۔اور شامت نہ آجائے۔مناب کو ایسا لگا وہ بھی آج پہلی بار ٹیپیکل ماؤں والی حرکت کر گئی ہے۔

مسکراتے لب یکدم سکڑے۔

ایسے احساسات صرف شوہر کی موجودگی میں ہی ہو سکتے ہیں۔تو کیا واقعی وہ آج پہلی بار نارمل انداز میں ہر منظر کو دیکھ رہی ہے اور سوچ رہی ہے۔

بیڈ سے ٹیک لگائے وشہ کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے وہ اپنی سوچوں میں مگن تھی۔جب فاتک نے کمرے میں آتے سوئچ بورڈ کی جانب بڑھ کر لائٹس بند کیں اور ڈم لائٹ آن کر کے بیڈ کی جانب بڑھا۔

مناب نہ جانے کیا سوچ رہی تھی کہ فاتک کی موجودگی کو محسوس ہی نہ کر پائی۔

جو بیڈ پر بیٹھے محویت سے اسے دیکھنے میں مگن تھا اور وہ کمبل کے ڈیزائن میں مگن تھی۔

اچھا ڈیزائن ہے نا" فاتک کے لہجے میں شرارت تھی۔"

کیا؟" مناب نے ہونق چہرے سے اسکا سوال سنا۔"

کس کا ڈیزائن" حیرت سے اسے ایسا دیکھا جیسے اسکی دماغی حالت پر شک ہوا ہو۔"

کمبل کا۔۔جس میں آپ گم تھیں" فاتک نے مسکراہٹ دباتے کہا۔"

اتنا بھی خوبصورت نہیں" وہ سمجھ گئی کہ اسکی محویت پر فاتک نے چوٹ کیا ہے۔"

وشہ کو ایک نظر دیکھا وہ سو چکی تھی۔اسکے ماتھے پر پیار کرتے وہ اٹھنے لگی جب فاتک کی آواز آئی۔

یہیں پر کیوں نہیں سو جاتیں" فاتک کی بات پر اس نے مڑ کر اسے دیکھا۔"

جس کی آنکھوں میں عجیب سی التجا تھی۔

آپ نے کہا تھا جیسے چاہو رہ لینا" مناب نے اسکے الفاظ یاد دلائے۔"

میں اب بھی ان پر قائم ہوں۔جب تک فیصلہ نہیں کرتیں تب تک یقین کرو۔۔" فاتک نے پھر سے یقین دہانی کراتے بات ادھور" چھوڑی۔

اور اسکی ادھوری بات کا مفہوم وہ بآسانی سمجھ گئی۔

پھر بھی خاموشی سے بیڈ سے اتر کر دروازے کی جانب بڑھ گئی۔

فاتک نے لب بھینچے۔وشہ کے ساتھ لیٹتے اس پر اپنے بازو کا حصار باندھا۔

آنکھیں موند کر سونے کی کوشش کی۔

ٹھیک تھی آپا" جیسے ہی غازی کمرے میں داخل ہوا بے چین سی صبغہ کو دیکھ کر مسکرایا "

کب سے وہ ادھر سے ادھر ٹہل کر غازی کا انتظار کر رہی تھی۔ نجانے کیوں پریشانی سی لگی ہوئی تھی۔

الحمداللہ بالکل ٹھیک ہیں۔ آپ کیوں اتنی پریشان ہو رہی ہو "غازی اسکے قریب آکر ٹھہرا۔"

محبت سے اسکے چہرے پر آئی لٹیں اسکے کانوں کے پیچھے اڑسیں۔

بس پتہ نہیں کیوں ٹینشن ہو رہی ہے۔ "الجھی نظروں سے پاس کھڑے غازی کو دیکھا۔"

اللہ سب بہتر کرے گا۔ چلو لیٹو "اسکا ہاتھ تھامے وہ بیڈ تک لایا۔ "

اسے بیڈ پر بٹھا کر کمرے کی لائٹس آف کر کے سائیڈ ٹیبل کا لیمپ آن کیا۔

صبغہ نے پاؤں اوپر کر کے کمبل اپنے اوپر لیا۔

گھر میں کتنی خاموشی لگ رہی ہے۔ وشہ کے دم سے کتنی رونق تھی "وہ اداس لہجے میں بولی۔"

اس کے قریب لیٹے غازی نے مسکرا کر اسکی جانب دیکھا۔

اللہ نے بندوبست تو کر دیا ہے "اسکی بات پر صبغہ کے چہرے پر گلال بکھرے۔"

چند دن پہلے ہی تو وہ طبیعت خراب ہونے کے سبب ڈاکٹر کے پاس گئی۔ اور وہاں اسے اپنی زندگی کی سب سے بڑی خوشی ملی کہ وہ پریگننٹ ہے۔

اچھا سو جائیں اب "شرم کے باعث نظریں چراتے وہ تکیہ سیدھا کر کے لیٹنے لگی۔"

اچھا اب اپنی باری آئی تو لیٹ جائیں۔۔ بالکل بھی نہیں سونا۔ میں خود بہت اداس ہو رہا ہوں۔ باتیں کرتے ہیں "غازی نے اسکا کمبل منہ تک لے جاتا ہاتھ تھام کر اسے آنکھیں کھولنے پر مجبور کیا۔"

اور پھر وہ تمام رات انہوں نے ماضی، حال اور مستقبل ہر طرح کی بات کی۔

بس کر دیں غازی اب سو جائیں "گھڑی پر چار بجتے دیکھ کر اس نے غازی کو احساس دلایا۔"

صبح لیٹ ہونے پر جوتے پڑیں گے ماموں سے "وہ اسے دھمکانے لگی۔"

میں تو بابا کو کہہ دوں گا کہ آپکی بہو نے ساری رات جگایا ہے "غازی مزے سے اسے اپنے ارادے بتانے لگا۔"

ہاں۔۔۔ "صبغہ کا منہ کھل گیا۔"

شرم نہیں آئے گی آپکو ایسی فضول بات کرتے" وہ اسے شرم دلانے لگی۔"

نہیں۔ میں کہوں گا ساری رات طبیعت خراب ہونے کا ڈرامہ کرتی رہی ہے نہ خود سوئی ہے نہ مجھے سونے دیا ہے" غازی کی بات پر وہ اس پر مکے برسانے لگی۔

بہت فضول انسان ہیں آپ" آخر اسکے قوی ہیکل وجود کے سامنے ہار گئی۔"

جس پر اسکے مکوں کا کوئی اثر نہیں تھا۔

اپنی نازک سی جان پر ظلم مت کرو اور اب سو جاؤ" اسے بازو کے گھیرے میں لیتے وہ مزے سے آنکھیں موند گیا۔"

جبکہ صبغہ کا منہ پھول چکا تھا۔

الارم کی آواز پر مناب کی آنکھ کھلی۔ رات بہت دیر سے نیند آئی تھی۔ اسی وجہ سے سر ابھی تک بھاری ہو رہا تھا۔

چند لمحے تو اجنبی نظروں سے ارد گرد دیکھتی رہی۔ پھر یاد آیا کہ آج وہ فاتک کے گھر میں موجود ہے۔

بھاری ہوتے سر کو تھام کر وہ اٹھی۔

نماز کا وقت ہو رہا تھا۔ اٹھ کر واش روم کی جانب بڑھی۔

نماز ادا کر کے وشہ کا خیال آیا۔ رات بھر تو وہ جاگی نہیں تھی۔ ورنہ فورا مناب کے پاس آتی۔

جاء نماز لپیٹ کر وہ کمرے سے باہر نکلی۔

ساتھ والے کمرے کا دروازہ آہستہ سے کھولا۔ تاکہ دیکھ سکے کہ وشہ سکون سے لیٹی ہوئی ہے نا۔ یہ پہلی رات تھی جب وشہ اسکے پاس نہیں تھی۔ بے چینی فطری تھی۔

دروازہ کھولا تو سامنے وشہ سکون سے لیٹی ہوئی تھی۔

فاتک کمرے میں ایک جانب جاء نماز بچھائے دعا مانگ رہا تھا۔

دروازے کھلنے کی آواز پر گردن موڑ کر دیکھا۔

مناب کھڑی دکھائی دی۔

مناب نے ہولے سے سلام کیا۔ اور دروازہ بند کر کے کچن کی جانب بڑھی۔

وشہ کا لنچ تیار کرنے لگی۔ ساتھ ساتھ چائے کا بھی بندوبست کیا تاکہ سر درد ختم ہو۔

کچن کے پاس ہونے والی آہٹ پر مڑ کر دیکھا۔

میں جاگنگ کے لئے جا رہا ہوں" فاتک اسے اطلاع دے کر نکل گیا۔"

مناب جانتی تھی کہ فاتک کی صبح میں جاگنگ کرنے کی عادت کافی پرانی ہے۔ جاگنگ سے آکر وہ جوس پیتا تھا۔ مگر اب وہ کیا لیتا تھا وہ نہیں جانتی تھی۔

پھر بھی جوس بنا کر ٹیبل پر رکھ دیا۔

وشہ کا لنچ تیار کیا ساتھ ساتھ چائے بن گئی تو دو ٹیبلٹس لے کر چائے پی۔ کچھ دیر بعد اسے لگا کہ اب سر کو سکون آیا ہو۔

وشہ کو سکول کے لئے اٹھانے میں ابھی کچھ وقت تھا۔ وہ خاموشی سے باہر لان کی جانب آ گئی۔

کچھ دیر واک کرنے کے بعد وہاں موجود بینچ پر خاموشی سے بیٹھ کر ارد گرد پھیلے سکون کو اپنے اندر اتارنے لگی۔

مارچ کی اٹھائیس تاریخ تھی۔ موسم خوشگوار تھا۔

ابھی بیٹھے زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ فاتک جاگنگ سے واپس آکر اسکی جانب بڑھا۔

ایک نظر اسے دیکھ کر مناب وہیں بیٹھی رہی۔

فاتک بھی قریب بیٹھ گیا۔

جب ہم نوجوان۔۔ دوسرے الفاظ میں امیچور ہوتے ہیں نا۔ تب نتائج کے بارے میں کبھی نہیں سوچتے۔ جو سوچا ہے وہ کر گزرنا" ہے۔" سامنے درختوں کی جانب دیکھتے فاتک خود کلامی کے سے انداز میں بولا۔

میں بھی ایسا ہی تھا۔ جب جنون سر میں سما گیا تب یہ سوچا ہی نہیں کہ ایک چیز کو حاصل کرنے کے نتیجے میں کیا کچھ کھو دوں گا۔ احساس" تب ہوا جب سب ہاتھ سے نکل گیا" سر جھکا کر اس نے اپنے ہاتھوں کی جانب دیکھا۔

مناب اپنے سے چند گز کے فاصلے پر بیٹھے اس چھے فٹ سے بھی اونچے شخص کو انتہائی نادم دیکھ رہی تھی۔

اور پھر جب میچورٹی آتی ہے تو احساس ہوتا ہے کہ ہم سراب کے پیچھے بھاگ رہے تھے۔ میں ہجوم میں ہو کر بھی شدید تنہا تھا۔ مجھے لوگ" انٹرویوز کے لئے بلاتے تھے میں نہیں جاتا تھا۔ مجھ سے کو سنگرز بات کرتی تھیں۔ میں جواب نہیں دیتا تھا۔ میں میں ہو کر بھی میں نہیں تھا مناب۔۔ صرف آپ تھی میرے اندر باہر۔ ہر جانب۔" سر اٹھا کر بائیں جانب بیٹھی مناب کو دیکھا۔ جس کی نظریں اسکی محبت پاش نظروں کو خود پر اٹھتا دیکھ کر ساکت ہو گئیں تھیں۔

وہاں محبت نہیں تھی۔۔ یہ جنون محبت کا مرہون منت نہیں ہوتا۔ یہ تو کوئی عشق کی منزل تھی۔

جہاں اندر باہر صرف عاشق ہو۔

اللہ اسے کیا کچھ دکھا رہا تھا۔ کتنی حقیقتیں وہ کب تک ان سے انجان رہتی۔

میں اپنی ہر صبح کا آغاز رب کے بعد آپ سے معاف مانگتے ہوئے کرنا چاہتا ہوں۔ اور ہر دن کا اختتام بھی اسی معافی کے ساتھ چاہتا ہوں۔"

مجھ جیسے خود غرض مرد تہی داماں رہ جاتے ہیں۔ اللہ نے مجھے تو احساس دلا دیا۔ میری دعا ہے کہ ایسے تمام مرد جو اپنی خواہشوں کی تکمیل کے لئے اپنے پیاروں کو سولی پر لٹکا جاتے ہیں اللہ ان سب کو وقت گزر جانے سے پہلے عقل دے دے" بینچ پر دھرے مناب کے ہاتھ کو دیکھتے اس نے ہولے سے اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔

مناب جیسے ہوش میں آئی۔

میں بابا کو ہر بات کا الزام اسی لئے نہیں دوں گا کہ شاید انہوں نے میری اور آپکی محبت میں یہ سب کیا۔ اولاد واقعی آپکو وہ کچھ کرنے پر" اکسا دیتی ہے جو آپ نے کبھی سوچا بھی نہیں ہوتا۔ میں اپنی وشہ کے ساتھ محبت دیکھتا ہوں تو ماں اور باپ کو دیئے جانا والا دکھ اور شدت سے محسوس ہوتا ہے" فاتک کے اداس لہجے پر نجانے کیا ہوا مناب نے دوسرا ہاتھ اسکے اسی ہاتھ پر رکھا جس میں مناب کا ہاتھ قید تھا۔

فاتک کی حیران نظروں نے اسکے چہرے کا طواف کیا۔

حیرت خوشگوار حیرت میں بدل گئی۔

مناب اسکی مسکراہٹ پر چونکی۔ بنا کچھ کہے ہاتھ چھڑا کر اندر کی جانب قدم بڑھا دیئے۔

فاتک اپنے خالی ہاتھ دیکھ کر افسردہ ہونے کی بجائے پہلی بار دل سے ہنسا۔

دو دن ہو گئے تھے اسے وہاں رہتے ہوئے اور ہر نیا دن اسے لگتا کہ فاتک کی وکالت کر رہا ہے۔

اسکے دل سے تکلیفوں کا زنگ آہستہ آہستہ ہٹ رہا تھا۔ تو کیا واقعی اسکے ساتھ سے یہ سب فرق پڑ رہا تھا؟ وہ خود حیرت زدہ تھی۔ وہ کیسے اسے اپنے سحر میں جکڑ رہا تھا۔ کیا وہ اتنا ہی اچھا ہمیشہ رہے گا یا یہ صرف وقتی طور پر تھا۔

جیسے محبوب تبھی اچھا لگتا ہے جب وہ دور ہو۔۔

جیسے ہی اس پر تسلط قائم ہوتا ہے اس کی محبت اور اس محبت کا اثر ماند پڑ جاتا ہے۔

وہ اب خوفزدہ تھی۔

شام میں جس وقت وہ گھر آئی فاتک کی دو بار کال آچکی تھی جسے وہ گاڑی ڈرائیو کرنے کی وجہ سے سن نہیں سکی تھی۔

وشہ کو دو دن سے پک کرنے کی ذمہ داری کریم نے اپنے سر لے لی تھی۔ سکول سے آکر مناب کے آنے تک کریم ہی وشہ کا سایہ بنا رہتا۔ وشہ بھی کریم انکل کے ساتھ بہت خوش رہتی تھی۔

ہیلو۔ سوری میں ڈرائیو کر رہی تھی اسی لئے آپکے فون کا پتہ نہیں چلا" صوفے کی بیک سے ٹیک لگا کر آنکھیں موندتے ہوئے وہ فاتک" سے فون پر مخاطب تھی۔

اٹس اوکے۔ایکچولی میرے برینڈ کی آج انو گریشن تقریب ہے تو میں آپکو اور وشہ کو لے جانا چاہتا ہوں۔آپ تھکی ہوئی تو نہیں۔۔"""

فاتک نے اپنا مدعا بیان کر کے اسکی رائے جاننی چاہی۔

نہیں۔تو" مناب نے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔"

میں تھوڑی دیر تک آرہا ہوں" فاتک نے کہتے ساتھ ہی فون رکھ دیا۔"

مناب کچھ سوچ کر اٹھی۔

وشہ کے کپڑے پریس کر دئیے اپنے بھی کر دئیے مگر جانے کا ارادہ نہیں تھا۔

آدھے گھنٹے بعد ہی فاتک کی گاڑی گھر میں داخل ہوئی۔

کچھ دیر بعد وہ بھی گھر کے اندر تھا۔

میرے کپڑے نکال دیں" فاتک تیز قدموں سے چلتا مناب کو مخاطب کرتا کمرے کی جانب بڑھا۔"

مناب ناچار صوفے سے اٹھ کر کچن میں آئی۔

وشہ کو تیار کر چکی تھی۔کریم بھی تیار تھا وہ دونوں کچن میں بیٹھے نوڈلز کھانے میں مصروف تھے۔

مناب اندر داخل ہوئی۔

فاتک موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر واچ اتار رہا تھا۔

کیا ہمارا جانا ضروری ہے؟" مناب کے سوال پر اسکا کف لنکس کھولتا ہاتھ لمحہ بھر کو رکا۔ "

وہ پورے کا پورا مناب کی جانب مڑا۔

آپ میری فیملی ہو" فاتک استہزائیہ انداز میں ہنسا۔"

مگر ہم آپکے ساتھ رہتے ہیں یا نہیں اس کا فیصلہ نہیں ہوا۔تو پھر آپ ہمیں ہر جگہ کیوں لے کر جا رہے ہیں۔اگر کل کو کوئی فیصلہ۔۔"""

مناب کی بات ابھی منہ میں ہی تھی کہ فاتک چند قدموں کا فاصلہ مٹا کر بے اختیار اسکے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ گیا۔

جیسے اس سے دوری کی بات سننے کا متحمل نہ ہو۔

مناب کی گہری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس نے گویا کوئی التجا کی۔

آپ چاہے میرے پاس رہو نہ رہو میرا سب کچھ ہمیشہ آپ ہی رہو گی۔یہ مقام۔۔یہ جگہ کوئی لے ہی نہیں سکتا۔پھر میں دنیا سے آپ"

کو اور وشہ کو کیوں چھپاؤں" ہاتھ ہٹا کر وہ محبت بھرے لہجے میں بولا۔

فاتک کیا یہ جنون۔۔یہ عنایتیں۔۔یہ محبتیں صرف تب تک ہیں جب تک میں آپکو معاف کر کے آپکی مرضی کا فیصلہ نہیں کر دیتی"""

مناب کی بات پر وہ دکھ سے مسکرایا۔

بس اتنا ہی سمجھی ہو مجھے "مناب کے شک پر وہ افسوس سے سر ہلا کر اسکی سائیڈ سے گزر کر جانے لگا کہ مناب نے بازو تھام کر اسے روکا۔" نجانے کیوں اسکی ناراضگی دل کو چبھی تھی۔

آپ خود سوچیں اتنا سب ہونے کے بعد میں ایک دم سے کیسے یقین کرلوں "مناب کو اندازہ نہیں تھا وہ اپنی فاتک کے لئے کی جانے" والی فکر اس پر آشکار کر رہی تھی۔

وہ سب صحیح کرنے کی اب خواہاں بھی تھی مگر ڈر بھی تھا۔

فاتک کو وہ ایسے بچے کی مانند لگی جو اپنی پسندیدہ چیز کو چھونا بھی چاہتا ہو مگر یہ بھی ڈر ہو کہ یہ قیمتی ہے کہیں ٹوٹ نہ جائے۔

پہلے سے ہونے والی ٹوٹ پھوٹ کے سبب وہ مزید کسی اور ٹوٹ پھوٹ کو برداشت نہیں کرنا چاہتی تھی۔

تھوڑا سا تو اعتبار کرو "فاتک نے گویا التجا کی۔"

مناب خاموش ہو کر ہاتھ پیچھے کر کے الماری کی جانب بڑھی۔

فاتک کے کپڑے نکل نکال کر مسلسل کسی سوچ میں غلطاں وہ کمرے سے باہر نکل گئ۔

فاتک کپڑے لئے واش روم کی جانب بڑھا۔

کچھ دیر بعد وہ تینوں ایک گاڑی میں تھے جبکہ مناب کی گاڑی میں کریم انکے پیچھے ہی آرہا تھا۔

ممی اب پاپا کہیں نہیں جائیں گے نا "فاتک مناب کو اپنے برینڈ کے بارے میں بتا رہا تھا جب پیچھے بیٹھی وشہ یکدم آگے کو مناب کی" سیٹ کی جانب جھکی اور پوچھا۔

مناب اور فاتک کی نظریں لحظہ بھر کو ایک دوسرے سے ملیں۔

نہیں بیٹا۔۔پاپا، وشہ اور ممی کو چھوڑ کر اب کہیں نہیں جائیں گے "فاتک نے مناب کی جانب دیکھتے تمام بات پوری کی۔"

مناب نے ایک بار پھر مڑ کر فاتک کو دیکھا جس کی نظریں گاہے بگاہے اسی کی جانب اٹھ رہی تھیں۔غازی اور صبغہ کی شادی کے بعد اس نے آج مناب کو ہلکا پھلکا میک اپ کیئے اور تھوڑا سا تیار دیکھا تھا۔

میل بری رنگ کا پیپلم پہنے بلیک کلر کے ٹراؤزر میں ملبوس وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھا۔دوپٹہ سلیقے سے لے رکھا تھا۔بالوں کو کندھوں پر کھولا ہوا تھا۔کانوں میں خوبصورت ہم رنگ نغوں کے ائیر رنگ پہن رکھے تھے۔

فاتک بلیک ڈریس کورٹ میں مناب کے ڈریس سے ملتے جلتے رنگ کی ٹائی لگائے بے حد ہینڈسم لگ رہا تھا۔

مناب اب خاموش ہو چکی تھی۔

Urdu Novels Ghar

معاف تو کر کے دیکھو اللہ تمہیں سکون دے گا" مناب نے آج دوپہر میں صمد کو کال کی گھر والوں کا حال چال پوچھا۔ '

انہوں نے ان دونوں کے تعلق کے بارے میں پوچھا۔

جب وہ ٹال مٹول سے کام لینے لگی تب انہوں نے اسے یہ بات کہی۔

اس لمحے بھی اسے باپ کی کہی جانے والی وہی بات شدت سے یاد آئی۔

اس کا ایک فیصلہ کتنے لوگوں کی زندگی میں خوشی لانے کا سبب بن سکتا ہے خاص طور سے اسکی اپنی بیٹی کی زندگی میں۔

گلئیشیر پگھل رہا تھا۔ محبت کا سمندر اپنی چھب دکھا رہا تھا۔

فاتک نے ہاتھ بڑھا کر اسٹریو آن کیا۔

Tell me this

Does any of this love exist

Or is it just a fire

Keeping out the cold

Fear of the unknown

Turning us to coal

We'd set the world alight

Live years within a night

And memories never lie

Tell me that I'm right, tell me that I'm right

I've seen it all go your way

But now you fall every day

Your tired, unfamiliar face

Says it all

I was told

Even though we all grow old

Love will never die

Love's ignorant of time

But those words were your own

And that was long ago, that was long ago

I used to call

I used to call you my own, my dear

But now you're lost

وہ واقعی گم تھی اپنی تکلیف میں۔

آئم سوری" فاتک کی گھمبیر آواز ابھری۔ "

مناب نے چونک کر اسکی جانب دیکھا۔

نجانے وہ دن میں کتنی بار معافی مانگتا تھا۔اس نے جو کہا تھا وہ سچ کر رہا تھا۔وہ روز اسکے سامنے۔۔اسکی غیر موجودگی میں اسے ٹیکسٹ کر کے معافی مانگتا تھا

میں روز آپکو اس اذیت سے نہیں گزارنا چاہتی۔مگر میں کوئی فیصلہ بھی نہیں کر پا رہی" مناب صاف گوئی سے بولی۔"

مجھے جلدی نہیں ہے۔پتہ ہے کبھی کبھی انتظار میں بھی ایک عجیب سا سرور ہوتا ہے۔اور میں اس سے ابھی لطف اندوز ہونا چاہتا ہوں"""

فاتک کے چہرے پر کھلنے والی مسکراہٹ بہت محظوظ کن تھی۔

اب کہیں یہ نہ ہو یہ انتظار میں لمبا کروا دوں تاکہ اچھی طرح آپ سرور لیں" مناب کی بات پر وہ قہقہہ لگائے بنا نہ رہ سکا۔ "

محبوب ظالم نہ ہو تو محبت کا مزہ ہی نہیں آتا" فاتک نے شرارتی لہجے میں کہا۔"

اچھا جی۔۔پھر ایک ہفتے بعد بوریا بستر اٹھا کر واپس چلی جاؤں گی۔تو مزے لیتے رہنا" اس سے الجھ کر مناب کو بھی ایک الگ ہی مزہ آرہا" تھا۔

اسے ایسا لگا کہ وقت واقعی پیچھے چلا گیا ہو جب نکاح کے بعد فاتک اسے جان بوجھ کر کسی بات کے لئے چھیڑتا تھا اور وہ تنگ ہو جاتی تھی۔

تو ٹھیک ہے میں بھی بوریا بستر سمیٹ کر پیچھے پیچھے آجاؤں گا" اسکی دھمکی کا فاتک پر ذرہ برابر اثر نہیں ہوا۔ "

مناب ہنستے ہوئے سر جھٹک گئی

فاتک کے کپڑوں اور جوتوں کے آؤٹ لیٹ کے قریب گاڑی روکتے ہی بے شمار کیمرے متحرک ہو چکے تھے۔

فاتک اپنی جانب کا دروازہ کھول کر باری باری مناب اور وشہ کی سائیڈ کا دروازہ کھول کر ان دونوں کے ہمراہ چلتا آؤٹ لیٹ کی جانب بڑھا۔ جہاں لوگوں کا جم غفیر تھا۔

فاتک کے بازو کے ایک حلقے میں مناب تھی اور مناب کے ساتھ وشہ ماں کا ہاتھ تھامے اتنے لوگوں کو دیکھ کر کچھ پریشان ہوئی۔

سر یہ آپکی وائف ہیں کیا؟"ایک رپورٹر نے مائیک فاتک کے آگے کر کے سوال کیا۔"

"جی یہ میری وائف ہیں اور یہ میری پیاری سی بیٹی"

فاتک نے مسکراتے ہوئے دونوں کی جانب محبت سے دیکھتے جواب دیا۔

تو سر آپ نے اب تک میڈیا کو اس بارے میں کبھی کیوں نہیں بتایا تھا اور ان دونوں کو منظر عام پر نہ لانے کی کوئی اہم وجہ؟"ایک اور" صحافی نے سوال کیا۔

میڈیا سے میں نے خود کبھی زیادہ بات نہیں کی تو اپنی فیملی کو کسے ڈسکس کرتا۔ بس میں اپنے پرسلز میں کسی کو انوالو نہیں کرنا چاہتا تھا۔" اور ویسے بھی اب میں سنگنگ چھوڑ چکا ہوں اسی لئے میری بیوی اور بیٹی اب میرے ساتھ ہیں"فاتک نے نہایت طریقے سے صحافی کے سوال کا جواب دیا تاکہ کوئی کونٹروورسی انکے رشتے کے حوالے سے نہ بنے۔

سر سنگنگ چھوڑنے کی کوئی خاص وجہ؟"ایک اور سوال۔"

میں سنگنگ کی وجہ سے اپنی فیملی کو پچھلے کچھ سالوں میں زیادہ وقت نہیں دے پایا۔ جب مجھے لگا کہ اب میرا سارا وقت ان کا ہونا چاہئے" تو میں نے سب چھوڑ دیا"اسکے چہرے پر ایک عجیب سا سکون تھا۔ مناب مبہوت نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ جو اپنے شوق اور جنون کو چھوڑ دینے پر کہیں سے دکھی نظر نہیں آ رہا تھا۔

وہ جو ایک کسک تھی کہ اس نے مجبوری میں اس فیلڈ کو چھوڑا ہے اس لمحے وہ بھی ختم ہو گئی۔

فاتک نے اسکے ٹکٹی باندھ کر خود کو دیکھنے کو نوٹ کر لیا تھا۔

حیرت آنکھوں میں سموئے خوبصورت مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔ اسکی آنکھوں میں دیکھا۔

مناب نے گھبرا کر چہرہ موڑنے کی بجائے اسے مسکراہٹ ہونٹوں پر سجا کر دیکھا۔

میری اس آؤٹ لیٹ کی چیف گیسٹ بھی میری بیٹی اور بیوی ہیں۔ انہی کے ہاتھ سے میں اس کا افتتاح کروانا چاہتا ہوں"فاتک نے ان" دونوں کی جانب مسکرا کر دیکھتے وہاں پر موجود سب لوگوں کی جانب دیکھا۔

کریم ایک ہاتھ میں پھولوں سی بھری پلیٹ اور قینچی لئے مناب کے پاس آیا۔ مناب نے وشہ کو گود میں اٹھا کر قینچی تھامی۔

آپ بھی ہمارا ساتھ دیں" مناب نے فیتا کاٹنے سے پہلے فاتک کی جانب دیکھ کر خوشگوار لہجے میں کہا۔ "

فاتک حیرت زدہ رہ گیا۔ توکیا منزل قریب ہے؟

اس نے دل سے سوال کیا۔ وشہ کے ہاتھ پر دھرے مناب کے ہاتھ پر فاتک کا بھاری مردانہ ہاتھ ٹھہر گیا۔

فیتا کٹتے ہی تالیوں کی گونج پیدا ہوئی۔

انکے قریب کھرے کریم نے دل سے انکی دائمی خوشیوں کی دعا کی۔

مناب کو اپنے پیچھے غازی، صبغہ، صمد اور سب گھر والوں کی چہکاریں سنائی دیں۔ حیرت سے مڑ کر اس نے دیکھا تو آنکھوں پر یقین نہ آیا۔

ماموں کی فیملی کے ساتھ ساتھ اسکی اپنی سب فیملی بھی موجود تھی۔ عارفہ، بھائی اور بھابھیاں۔

سب فاتک کو اور اسے مبارک باد پیش کر رہے تھے۔ عرصے بعد وہ سب سچی خوشیاں کشید کر رہے تھے۔

مناب کے لئے فیصلہ اب بے حد آسان ہو گیا تھا۔ سب کے چہروں پر کھلنے والی سچی خوشیوں نے اسکے دل سے ہر غم، ہر بے یقینی ختم کر دی تھی۔

فاتک کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے ہفت اقلیم کی دولت آج اسے مل گئی ہو۔ اسکے سب اپنے اسکے پاس تھے۔ پچھلے بہت سے سالوں میں اس نے یہ خواب میں بھی دیکھنا چھوڑ دیا تھا کہ اب وہ کبھی یوں ان سب کے درمیان موجود ہو گا۔

مگر اللہ تو ہر انہونی کو ہونی میں بدل دیتا ہے۔ یہی تقدیر ہے اور یہی اسکی رحمتیں۔ جو آج انکے خاندان پر برس رہی تھیں۔

اوپننگ فنکشن سے وہ لوگ تھکے ہارے گھر آئے۔ فاتک اور وشہ تو بستر پر لیٹتے ہی سو بھی گئے۔

مناب نے عشاء کی نماز ادا کی پھر خاموشی سے فاتک کے کمرے کی جانب قدم بڑھائے۔

صبح اسے فاتک کو اپنے ساتھ کی خوشخبری سنانی تھی۔ اسے یقین تھا آدھی بات تو وہ اسے اس کمرے میں دیکھ کر ہی سمجھ جائے گا۔

اور آدھی بات کے لئے اسے تھوڑی سی کوشش کرنی پڑے گی۔

مناب ان دونوں پر کمبل ٹھیک کرتی۔ چند لمحوں کے لئے فاتک کے محبتوں بھرے چہرے کو تکتی رہی۔

ایک عورت کے لئے محبت سے بڑھ کر عزت ہے اور فاتک نے اسے ان چند دنوں میں بے تحاشا عزت دے کر اسکے تمام دکھ دھو دیئے تھے۔

وہ جو خود کو دنیا میں سب سے زیادہ غیر اہم انسان تصور کرنے لگ گئی تھی۔

آج اسے لگا کہ اس سے زیادہ اہم اس دنیا میں کوئی اور نہیں۔

فاتک کی محبت کے ساتھ ساتھ عزت اور احترام سب نے مل کر مناب کو اس پر ایک بار پھر اعتماد کرنے پر اکسایا۔

اور پھر زندگی اور رشتے تو ہوتے ہی تاش کی اس بازی کی طرح ہیں جس کے کھلنے پر نہیں پتہ ہوتا کہ جیت مقدر میں ہوگی یا ہار۔ مگر اس بازی کو کھیلنا تو پڑتا ہے چاہتے ہوئے یا نا چاہتے ہوئے بھی۔

صبح الارم بجنے سے فاتک کی آنکھ کھلی۔

ہاتھ بڑھا کر اس نے الارم بند کیا یہ سوچ کر کہ بس پانچ منٹ میں اٹھتا ہوں۔ اور پھر وہ پانچ منٹ ایک گھنٹے بعد ہوئی۔

اچانک ہی فاتک کی آنکھ کھلی۔ نجانے کیا احساس تھا۔

پٹ سے آنکھیں کھول کر اس نے حیرت سے وشہ پر رکھے اپنے بازو کی جانب دیکھا۔

ایک نسوانی ہاتھ اسکے بازو پر دھرا تھا۔ حیرت کے مارے اس نے سر اٹھا کر بیڈ کے دوسری جانب دیکھا تو وہ کوئی اور نہیں مناب ہی لیٹی تھی اور نیند میں اسی کا ہاتھ فاتک کے بازو پر آپڑا تھا۔

فاتک کے چہرے پر پہلے تو بے یقینی اور پھر جاندار مسکراہٹ نے لے لی۔ نچلا لب دباتے وہ سر کو نفی میں ہلا رہا تھا۔

رات کو جو محسوس ہوا تھا کہ منزل قریب ہے تو وہ واقعی قریب کیا اس سے چند گز کے فاصلے پر آگئی تھی۔

ہولے سے کہنی کے بل اٹھ کر مناب کے ہاتھ پر پیار کی نشانی ثبت کی۔

پھر بھی قرار نہیں آیا تو اسکی صبیح پیشانی کو محبت سے چھوا۔

پیچھے ہٹتے یکدم نگاہ سامنے لگے وال کلاک پر گئی تو وقت کے گزرنے کا احساس ہوا۔

اوہ نو "اسے آج اہم میٹنگ میں جانا تھا اپنے ڈیزائنرز کے ساتھ میٹنگ ارینج کی تھی۔"

آواز پیدا کئے بنا وہ بیڈ سے اٹھا اسی آہستگی سے تیاری کی تا کہ وشہ اور مناب کی نیند خراب نہ ہو۔

نجانے وہ کب سوئی تھی۔ فاتک کا دل نہ کیا کہ اسے اٹھائے۔

جلدی سے تیار ہو کر کچن میں آیا۔ کافی بنائی اور کپ لیئے باہر کی جانب لپکا۔

کریم تم تھوڑا لیٹ آفس آنا۔ مناب اور وشہ ابھی سوئی ہوئی ہیں۔ جب مناب اٹھ جائے گی تب تم آجانا" کریم کو ہدایات دیتا وہ گاڑی" میں بیٹھ کر تیزی سے آفس کی جانب بڑھا۔

گاڑی میں بیٹھا بھی وہ ابھی تک مناب کے خیال سے خود پیچھا چھڑا نہیں پا رہا تھا۔ خوشی انتہاؤں کو چھو رہی تھی۔

کچھ سوچ کر گاڑی آہستہ کر کے مناب کو میسج کیا۔

A heart unsatisfied, walks on a wire
From the lover to the loved, blind as a fire
Warning signs are passed aside, fuel to the fire
A heart will come undone, by a simple desire
Simple desire
We sink deeper in the mud, deep in the mire
What is pure and what is real, hard to define it
No rewind no turning back, love is like a heart attack
And you push until you crack, for a simple desire
Simple desire
I don't want to be alone no more
It's a simple desire

مناب کی جس لمحے آنکھ کھلی فاتک اسے کمرے میں نظر نہ آیا۔

مگر اسکے کلون کی خوشبو سے وہ سمجھ گی کہ وہ جاچکا ہے۔مایوس ہو کر فاتک والی سائیڈ پر نگاہ کی جہاں وہ رات میں سویا تھا۔
وہاں سے ہوتی نظر گہری نیند میں سوئی وشہ پر پڑی۔
اٹھ کر بیٹھتے بالوں کا جوڑا بنایا۔وہ فاتک کے تاثرات دیکھنا چاہتی تھی۔
مگر۔۔
وشہ کو ہلایا جلایا۔

وشہ جانی اٹھ جاؤنو بج گ ۓ ہیں۔آپکے سکول کی اور میرے آفس کی چھٹی ہو گئ ہے" وشہ کسمسائ۔"

"ممی ابھی سونے دیں نا"

اٹھ جاؤبس بہت سولیا ہے۔"وہ پھر سے وشہ کو گدگدا کر موبائل کو تلاش کرنے لگی۔ "

سائیڈ ٹیبل پر موجود موبائل اٹھایا تا کہ باس کو فون کر کے آج کی چھٹی کا بتادے۔

موبائل آن کرتے ہی فاتک کا نمبر جگمگایا۔

نظم کے اشعار ہی اسے بتلا گ ۓ کہ فاتک آدھی بات تو سمجھ ہی گیا ہے۔

آدھی بات آپ کو اب شام میں پتہ چلے گی" مناب موبائل ٹھوڑی کے نیچے رکھتے فاتک کے تصور سے مخاطب ہوئ۔فاتک کی خوشی کا"

سوچتے ہی دل اور ہی لے میں دھڑکا۔

سارا دن وشہ کے ساتھ گزارتے گھر کے کام کرتے بھی اسکا دھیان فاتک میں ہی رہا۔

شام میں کپڑے بدلنے کی غرض سے کمرے کی جانب بڑھی کہ لاؤنج مین موجود کارڈلیس بج اٹھا۔

بنا نمبر چیک کیئیے فون کان سے لگایا۔

"ہیلو"

ہیلو جی میں سرجی میڈ ہاسپٹل سے بات کر رہی ہوں۔ابھی کچھ دیر پہلے آپکے ہزبینڈ کا رایکسیڈنٹ میں ہمارے ہاسپٹل لائ گ ۓ"

ہیں۔انکی حالت بہت تشویشناک ہے۔آپ فوراہاسپٹل پہنچیں"وہ جو کوئ تھی مناب کی جان لینے کے درپہ تھی۔فون مناب کے ہاتھ سے چھوٹا۔

صبح میں فاتک کی بھیجی جانے والی نظم کے اشعار نظروں کے سامنے گھومے۔

I don’t want to be alone no more

It’s a simple desire

تو کیا اس نے فاتک کی یہ ذرا سی خواہش پوری کرنے میں دیر کر دی۔

وہ دھم سے جہاں کھڑی تھی وہیں بیٹھ گئ۔

وشہ جو اپنے کھلونوں سے کھیل رہی تھی فون گرتے اور ماں کی حالت دیکھتے دوڑ کر اسکے پاس آئ۔

ممی کیا ہوا ہے۔۔آپ ایسے کیوں بیٹھی ہو"وہ ماں کی حالت دیکھ کر پریشان ہوئ۔ "

مناب نے خالی خالی نظروں سے وشہ کو دیکھا۔

یہ نہیں ہو سکتا۔۔فاتک میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے" آنسو گالوں پر رواں ہوئے۔وہ مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی۔"

وشہ بھی اسکے رونے پر رونے لگی۔

مناب نے حواس بحال کرتے وشہ کو موبائل پکڑانے کو کہا۔

صبغہ کا نمبر ڈائل کیا۔

کیسی ہو آپا" صبغہ کی چہکتی آواز سنائی دی۔ "

مر رہی ہے تمہاری آپا" صبغہ کی آواز سنتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ "

اللہ خیر کرے کیا ہوا ہے" وہ دبی دبی آواز میں چلائی۔ "

مناب نے مختصر لفظوں میں اسے سارا واقعہ بتایا۔

میں آ رہی ہوں تمہارے پاس۔تم ایک بار فاتک بھائی کو کال ملاؤ۔۔ایسا نہیں ہو سکتا" وہ بے یقینی سے بولی۔ "

مناب نے صبغہ کی کال بند کر کے فورا فاتک کے نمبر پر کال ملائی اس آس میں کہ یہ خبر واقعی جھوٹ ثابت ہو۔

مگر دوسری جانب سے آنے والی پاورڈ آف کی اطلاع پر مناب سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

کریم کا خیال آیا فورا اسے فون ملایا۔

ہیلو میم جی" کریم اسکا فون آتا دیکھ کر حیران ہوا۔ "

کریم تمہارے باس کہاں ہیں" مناب نے چھوٹتے ہی کریم سے پوچھا۔ "

باس تو کسی کام سے ایک کلائنٹ کی طرف گئے ہیں۔خیریت ہے" مناب کی آواز میں موجود پریشانی نے کریم کو بھی پریشان کیا۔"

نہیں ہے خیریت۔۔کریم ان کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔مجھے ابھی ہاسپٹل سے کال آئی ہے" وہ پھر سے رونے لگی۔ "

کون سے ہاسپٹل سے" وہ پریشان ہوا اٹھا۔ "

مناب نے فورا نام بتایا۔

میں پہنچتا ہوں" کریم فون بند کرتے ہی باہر کی جانب لپکا۔ "

صبغہ نے غازی کو فون کر کے تمام صورتحال بتائی وہ اسی لمحے مناب کو لینے پہنچا۔

مناب اور وشہ کو لئے وہ ہاسپٹل میں موجود تھا جہاں کریم بھی پہلے سے ہی آ چکا تھا۔

کریم کو ریسیپشن پر بحث کرتے دیکھ کر وہ تینوں بھی اسکے قریب گئے۔

کریم" غازی کے آواز دینے پر وہ فورا پلٹا۔ "

سر یہ کہہ رہے ہیں کہ فاتک نامی کوئی شخص کسی کار ایکسیڈنٹ میں ہاسپٹل نہیں آیا۔"کریم کے بتانے پر وہ مناب اور غازی چونکے۔ "ابھی کچھ دیر پہلے مجھے یہاں کہ کسی نمبر سے بتایا گیا ہے کہ میرے شوہر کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے اور وہ سیریس کنڈیشن میں ہیں" مناب نے آگے بڑھ کر ریسیپشنسٹ سے کہا۔

دیکھیں میم میں ان صاحب کو بتا چکی ہوں کہ صبح سے ایسا کوئی کیس نہیں آیا"اس نے پھر سے مناب کو بتایا۔ "

بھابھی کیا اسی ہاسپٹل کا نام بولا گیا تھا" غازی نے اب کی بار مناب سے پوچھا۔ "

ہاں ہاں۔ یہ سرجی میڈ ہی ہے نا میرے کانوں نے غلط نہیں سنا۔ اگر یہاں کوئی ایسا کیس نہیں تو پھر کال کیوں آئی۔ آپ کیا لوگوں کو پاگل بنا کر انکے جذبات سے کھیلتے ہیں" مناب صدمے اور غصے کی ملی جلی کیفیت میں اپنا غصہ اس پر اتارنے لگی۔

میم کیا آپ وہ نمبر بتا سکتی ہیں جس سے آپکو فون آیا"اس لڑکی نے اب کی بار بھی سہولت سے مناب کو دیکھ کر پوچھا۔ "

نہیں نمبر تو یاد نہیں مگر اسی ہاسپٹل کا کہا گیا تھا۔ اور اگر اللہ کرے واقعی ایسا نہ ہو تو فاتک کا نمبر کیوں بند جا رہا ہے۔ غازی میرا دل بیٹھا جا رہا ہے" پریشانی عروج پر تھی۔

کریم اور غازی وقتاً فوقتاً فاتک کو کال ملا رہے تھے۔

مگر نمبر ہنوز بند تھا۔

کریم نے غازی کو دیکھا۔

تم ایسا کرو بھابھی کو گھر چھوڑ آؤ راستے میں صبغہ کو بھی لے لینا میں اور ہاسپٹلز میں چیک کرتا ہوں۔ اور بھابھی آپ گھر جا کر اسی نمبر کو ڈھونڈ کر اس پر کال بیک کریں۔ اللہ سب بہتر کرے گا" غازی کی بات پر وہ بس ایک نظر اسے دیکھ کر رہ گئی۔

مجھے گھر نہیں جانا"اس نے التجا کی۔ "

نہیں بھابھی میں آپکو لئے لئے ہر جگہ نہیں پھر سکتا۔ پلیز"اس نے سہولت سے اسے منع کیا۔ "

چار و ناچار وہ کریم کے ساتھ واپس گھر آئی۔ صبغہ کو راستے میں پک کر لیا تھا۔

گھر آتے ہی اس نے کارڈلیس کی سی ایل آئی میں وہی نمبر ڈھونڈا۔

جیسے ہی نمبر ملایا وہ بزی تھا۔

حوصلہ کرو اللہ سب بہتر کرے گا۔"صبغہ جو اسکے قریب صوفے پر بیٹھی تھی۔ مناب کے کندھوں کے گرد بازو باندھے تسلی دینے" لگی۔

دعا کرو صبغہ یہ سب جھوٹ ہو۔ میرا دل لگتا ہے کہ بند ہو رہا ہے۔ میں۔۔ میں نے تو ابھی فاتک کی واپسی کو قبول کیا تھا۔ ابھی رات میں"

ہم کتنے خوش تھے۔

مجھے لگا تھا میں پلٹ رہی ہوں۔اور" وہ ہاتھ بالوں میں الجھائے غمزدہ لہجے میں بول رہی تھی۔

صبغہ۔۔کیا کیا۔۔یہ سزا ہے۔۔فاتک کو معاف نہ کرنے کی۔اتنا وقت لینے کی" مناب کو جیسے کچھ یاد آیا۔زرد رنگت لئے چہرہ صبغہ کی" جانب موڑ کر خشک ہونٹوں کو بمشکل زبان سے تر کرتی وہ بدقت بولی۔

نہیں پاگل۔۔ایسے نہیں سوچتے۔فاتک بھائی کو کچھ نہیں ہوگا وہ بالکل ٹھیک ہوں گے "صبغہ نے اسے خود سے لگاتے خوف سے" بھینچا۔

خوشیوں کی چاہ میں وہ پھر سے غم سے دوچار ہوگئی تھی۔

پھر یہ کیا ہو رہا ہے۔میں نے تو آج فاتک کو۔۔۔" مناب کی بات فاتک کی گاڑی کے ہارن سے ادھوری رہ گئی۔ "

آنکھیں کیا۔۔ان میں موجود آنسو بھی منجمد ہوگئے۔

پھٹی پھٹی آنکھوں سے وہ صبغہ کو اور صبغہ اسے بے یقینی سے دیکھتی ہوئی اٹھ کر لاؤنج کے دروازے کی جانب بڑھی۔

تھوڑی ہی دیر میں فاتک ان دونوں کے سامنے تھا۔

"السلام علیکم۔۔ارے تم یہاں"

خوشگوار لہجے میں صبغہ کو سلام کرتا اسکی حواس باختہ صورت کو حیرت سے دیکھتا جیسے ہی وہ آگے بڑھا۔اپنے سامنے متورم چہرہ لئے کھڑی مناب کو دیکھ کر ٹھٹھکا۔

رو رو کر اسکی آنکھیں سوجی ہوئی تھیں۔

وہ بے یقین نظروں سے فاتک کو دیکھ رہی تھی۔

فاتک پریشان ہوا۔

کیا ہوا ہے رو کیوں رہی ہو" مناب اسکے قریب آتے ہی ٹوٹی ہوئی شاخ کی طرح گرنے کے سے انداز سے اسکے کندھے پر سر ٹکاتے" پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

وہ سب غبار جو ان چند گھنٹوں میں اسکے اندر پل رہا تھا وہ فاتک کے کندھے پر نکال رہی تھی۔

کوئی مجھے بتائے گا کہ کیا ہوا ہے" فاتک نے خود پر ضبط کرتے مناب کو کندھے سے پیچھے کرنا چاہا مگر وہ مزید اسکے قریب ہوتی اسکے بازو" اپنے ہاتھ میں دبوچے کھڑی تھی۔

آپ ٹھیک ہیں نا بھائی"صبغہ نے بولنے کی ہمت کی۔ "

"ہاں میں۔۔"

اگر آپ ٹھیک تھے تو پھر یہ کیا گھٹیا مذاق تھا۔" مناب یکدم بپھرتے ہوئے اس سے پیچھے ہوئی۔ "

آپکے ایکسیڈنٹ کی خبر اور پھر آپکا فون بھی آف ہونا۔ "

یہ یقینا آپ نے جان بوجھ کر کیا۔۔ ہے نا" مناب اسے غصے سے گھورتے ہوئے بولی۔

ایکسیڈنٹ۔۔ میرا" وہ اچنبھے سے بولا۔ "

ہاں آپکا ایکسیڈنٹ۔۔ جان کر آپ نے کسی سے فون کروایا نا۔ تاکہ دیکھ سکیں مناب زندہ رہتی ہے کہ مر جاتی ہے۔ "

آپ نے ہی کہا تھا نا، مناب ویسے ہی کہہ دو کہ مر جاؤں جدائی کی بات مت کرو۔۔

تو آپ نے جدائی کی بات کیوں کی ویسے ہی کہہ دیتے مناب مر جاؤں۔

اتنی بڑی سزا دی۔۔ وقت ہی مانگا تھا نا۔۔ اور اور۔۔۔ آج آپ کو فیصلہ سنانا تھا کہ اگر آپ میرے بغیر نہیں رہ سکتے تو مناب بھی آپ کے بغیر ادھوری ہے

مگر آپ نے تو ٹھیکا اٹھایا ہوا ہے۔ مجھے زچ کرنے کا۔ تکلیف دینے کا۔۔ صبر نہیں ہوا نا آپ سے" مناب ہذیانی انداز میں چیخ رہی تھی۔

وشہ اور صبغہ اسکے انداز پر دم بخود اسے دیکھ رہی تھیں۔

جو شیرنی بنی ہوئی تھی۔

صبغہ نے کچھ کہنا چاہا مگر فاتک نے اشارے سے اسے خاموش کروا دیا۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ انہیں کس قسم کی اطلاع اسکے بارے میں ملی ہے اور کس نے دی ہے۔ مگر وہ غبار جو مناب میں کب سے پل رہا تھا وہ اسے باہر آنے دینا چاہتا تھا۔

اب کہہ دیں کہ آپ کو کسی فون کے بارے میں نہیں پتہ۔ "

پاگلوں کی طرح غازی اور کریم ہاسپٹلوں میں آپکے بارے میں پوچھتے پھر رہے ہیں۔ میرا تو چلو آپ کو کوئی احساس ہے ہی نہیں ان کا بھی نہیں ہے۔۔۔۔

مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ۔ دھوکے باز ہیں۔ جب جب آپکے لئے سچے دل سے سوچا آپ نے کچوکے لگائے۔ رہیں آپ اکیلے۔ نہیں رہوں گی اب آپکے ساتھ" مناب کمرے کی جانب مڑنے لگی کہ بازو آہنی گرفت میں آگیا۔

فاتک نے اسکا رخ اپنی جانب کیا۔

اپنے لئے اسکی محبت کی انتہا دیکھ کر اسکی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔

مجھے واقعی نہیں پتہ کس نے آپ کو کیا فون کیا ہے۔ میں تو اپنے ایک کلائنٹ سے مل کر آرہا ہوں۔ مجھے وہ نمبر دکھاؤ جس سے فون آیا"

ہے" فاتک نے نرمی سے کہا۔

یہ دیکھیں۔۔یہ نمبر ہے اور اب یہ بھی بند جا رہا ہے۔مجھے فون آیا تھا کہ آپکے شوہر کا ایکسیڈینٹ ہوا ہے وہ سرج میڈ میں ہیں۔۔"""

مناب نے آنسو صاف کرتے اسے بتایا۔انداز اب بھی نروٹھا تھا۔

یہ لوگ وہاں گئے تو انہون نے کہا کہ ایسی کوئی کال نہیں آئی۔اب آپا کو گھر چھوڑ کر وہ دونوں آپکو دیکھنے اور ہاسپٹلز گئے ہیں "صبغہ "

نے باقی کا ماجرا سنایا۔

انہیں فون کرو پہلے کہ میں گھر آ گیا ہوں" فاتک نے صبغہ کو کہا۔ "

صبغہ فون اٹھائے دوسرے کمرے کی جانب بڑھی۔

وشہ ابھی تک صوفے پر دبکی بیٹھی تھی۔

وشہ یہاں آؤ" فاتک نے وشہ کو پاس بلا کر پیار کیا۔ "

ممی بہت رو رہی تھیں" وشہ کو اور تو کچھ سمجھ نہیں آئی ماں کا حال بتایا۔ "

فاتک نے نظر اٹھا کر سامنے دیکھا۔جہاں ہنوز ناراضگی کے ہی اثرات تھے۔

آپ خالہ کے پاس جاؤ" فاتک نے وشہ کو صبغہ کے پیچھے بھیجا۔خود سیدھا ہوتے مناب کے سامنے آکر رکا۔ "

دماغ مسلسل یہی سوچ رہا تھا کہ کس کی حرکت ہو سکتی ہے۔سوچتے ہوئے نظر کیلنڈر پر گئی یکدم ذہن میں جھماکا ہوا

آج ڈیٹ کیا ہے" فاتک کی نظروں کے تعاقب میں مناب نے بھی الجھ کر دیکھا۔ "

پہلی اپریل واضح جگمگا رہی تھی۔

دونوں نے سکھ کا سانس لیا۔

میرا فون آفس سے نکلتے ہی آف ہو گیا تھا اور چارجر بھی میرے پاس نہیں تھا" سب گتھیاں سلجھ گئیں"""

میری بیوی پھر سے بے وقوف بن گئی" مناب کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے وہ محبت سے گندھے لہجے میں بولا۔

مناب کو اب اپنے لہجے کی تلخی اور کڑواہٹ کا احساس ہوا تو ندامت نے چہرے کا گھیراؤ کیا۔

آئم سوری" وہ شرمندگی سے فاتک کو ایک نظر دیکھ کر بولی۔ "

جس کی نظروں میں مناب کا عکس لہرا رہا تھا۔

نظریں جھکا لیں۔

نہیں سوری مت کہو۔اپنے لئے آپکا یہ جنونی انداز بہت اچھا لگا۔ گو کہ کسی کے نزدیک یہ بے ضرر سا مذاق کسی اور کے لئے جان لیوا تھا۔" مگر مجھے صرف اتنی خوشی ہے کہ اس مذاق کی بدولت مجھے میری اصل مناب واپس مل گئ"فاتک نے محبت سے اسکے ماتھے پر بوسہ دیا۔ محبت سے پر یہ لمس مناب کے اندر کی آگ کو بجھا گیا۔

میں بہت پریشان ہو گئ تھی۔ مرنے والی تھی"مناب پھر سے چند لمحوں پہلے کا تصور کر کے خوفزدہ انداز میں بولی۔ "

ابھی آپکو بہت جینا ہے۔ میرے لئے ہمارے لئے"فاتک نے اس خود سے قریب کیا۔ "

آپکی رات کی پیش قدمی سے یہ تو اندازہ ہو گیا تھا کہ دھند چھٹ گئ ہے۔ مگر دھند چھٹتے ہی جو طوفان آیا ہے اس کا انداز نہیں تھا"فاتک کے پر مزہ انداز پر وہ مسکرائے بغیر نہ رہ سکی۔

میری محبت طوفان ہے"وہ مصنوعی خفگی سے اسے گھور کر بولی۔"

نہیں یہ تو وہ موتی ہے جسے میں ہمیشہ اپنے دل کے سیپ میں بند کر کے رکھوں گا"فاتک نے اب کی بار اسے خود سے لگایا۔ "

مناب نے اسکی پناہوں میں آتے ہی طمانیت سے آنکھیں موندلیں۔

میں اب اور ہمیشہ صرف آپکے ساتھ رہنا چاہتی ہوں"مناب نے اپنا فیصلہ سنایا۔ "

اور میں بھی"فاتک نے ہولے سے مسکرا کر اسکے وجود کی خوشبو خود میں اتارتے اسکے گھنے بالوں سے ڈھکے سر پر لب رکھ دیئے۔ محبت" کی تکمیل ہو گئ۔

ایک سکول کا منظر۔

ایک باپ اور بیٹی سکول کے اینول فنکشن میں گٹار ہاتھ میں لئے اسٹیج پر کرسیوں پر آمنے سامنے بیٹھے مائیک پر جادو جگا رہے ہیں۔

جی ہاں یہ باپ اور بیٹی کوئ اور نہیں وشہ اور فاتک ہیں۔

مناب کراؤڈ میں بیٹھی ان دونوں کو محبت پاش نظروں سے گنگناتے دیکھ رہی ہے۔

مناب نے فاتک کو سنگنگ سے مکمل طور پر دستبر دار ہونے سے روک دیا۔

جب آپ میرے ہر جنون کے ساتھ محبت کر سکتے ہیں تو میں کیوں نہیں۔ جب آپ میرے احترام اور محبت میں کوئ کمی نہیں آنے" دے سکتے تو میں بھی آپکے شوق کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتی۔ بس اس شوق کو مجھ پر اور وشہ پر فوقیت مت دیجئیے گا"مناب کے کہنے پر اب فاتک گٹار بھی پکڑتا ہے اور وشہ کو سکھاتا بھی ہے۔

فاتک نے وہ گھر فی الحال کریم کے حوالے کر دیا ہے کہ وہ اسکی دیکھ بھال کرے۔

مناب کا فیصلہ ملتے ہی فاتک نے حقیقت میں بوریا بستر سمیٹ لیا۔اور واجد اور ناز کے بے حد اصرار پر اسی گھر اسی کمرے سے انہوں نے ایک نئ زندگی کا آغاز کیا۔

محبت کے ساتھ ساتھ عزت نہ ملے تو اس محبت کی وقعت نہیں رہ جاتی۔ مناب نے اپنے رویے سے فاتک کو یہی سمجھایا اور فاتک نے بھی سمجھا۔

اب وہ اسکی عزت پہلے کرتا ہے اور محبت بعد میں۔ مناب نے اس سب کے دوران یہ سیکھا کہ معاف کر دینے سے واقعی اللہ بے پناہ سکون سے نوازتا ہے۔سب کے چہروں پر موجود خوشی مناب کے بروقت صحیح فیصلہ کرنے سے ہوئ۔

اور وہ فیصلہ معاف کرنے کا تھا۔

ختم شد